والارض وضعها للانام فيها فاكهة والنخل ذات الاكمام والحب ذو العصف والريحان فبأي آلاء ربكما تكذبان

باغبانی

یعنی

فرمنگرس مینول آف گارڈننگ

کا

ترجمہ جس کو

بحکم علیا حضرت نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج ہند جی سی ایس آئی جی سی آئی ای فرمانروائے بھوپال دامہا اللہ بالعز والاقبال

مولوی سید محمد مصطفٰے صاحب بی اے انڈر سکرٹری

فنانشل ڈپارٹمنٹ بھوپال نے انگریزی سے

اُردو مین ترجمہ کیا

اور منشی خورشید احمد صاحب مہتمم باغات مفصلات ریاست نے مفید حواشی اور ضروری تصریحات کا اضافہ کیا۔

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قادر علیخان صوفی کے اہتمام سے چھپا

سنہ ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۶ء
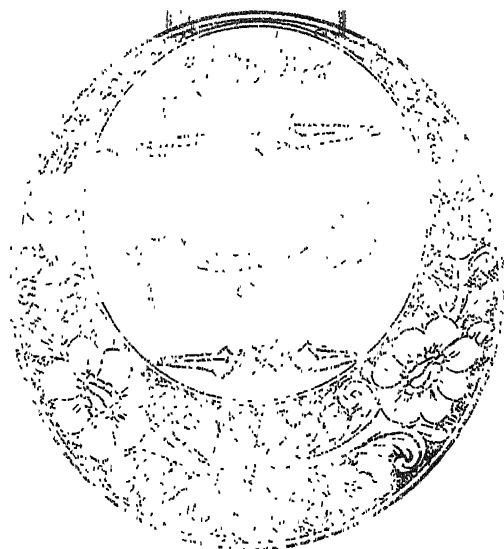
مسٹر فرمنگر ایک نہایت مشہور گارڈنر ہین جن کو انگلستان و ہندوستان کے
باغات کا کامل تجربہ ہے۔ ان کا مدتون کلکتہ مین قیام رہا اور اُنھون نے جے پور
کے باغ رام نواس کو خاص طور پر جدید اصولون کے مطابق درست کیا ہے۔
صاحب موصوف نے جو تجربات حاصل کئے اُن کو فائدہ عام کے لئے
فرمنگرس مینول آف گارڈننگ — Firminger's manual of Gardening
نامی کتاب کی صورت مین جمع کردیا ہے اور یہ کتاب ایسی
مفید و مقبول ہوئی ہے کہ اس وقت تک اس کے پانچ اڈیشن طبع ہوچکے ہین۔
اس سے قبل اگرچہ اور بھی ماہرین فن باغبانی نے اس موضوع پر کتابین لکھی ہین
لیکن ہندوستانی باغات کے متعلق یہ کتاب تمام کتابون سے زیادہ مکمل حیثیت
رکھتی ہے اور اس مین ہر چیز پر علمی و عملی طریقے سے بحث کی گئی ہے اور اس قابل ہے
کہ جو لوگ باغون سے شوق رکھتے ہین یا یہ کام بطور پیشہ کے کرتے ہین یا اُس کو

ذریعہ آمدنی بناتے ہین وہ اس کتاب کو مطالعہ مین رکھین لیکن کتاب چونکہ انگریزی
زبان مین ہے اس لیئے ہر ہندوستانی اُس سے فائدہ نہین اُٹھا سکتا تھا اور
اس طرح عام اشخاص ایک بڑے نفع سے محروم تھے مگر اب علیا حضرت نواب
سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج ہند، جی، سی، ایس، آئی و جی، سی، آئی،
ای فرمانروا ے **بھوپال** دام اقبالہا کی توجہات خسروانہ سے فائدہ عام کے
لئے اِس کتاب کا اُردو مین ترجمہ ہو کر شایع کیا جاتا ہے۔

حضور ممدوحہ کا یہ احسان نہ صرف پبلک کے اِس حصہ پر ہوگا جس کو اِس
کتاب کی ضرورت ہوگی بلکہ اُردو ادب کے لئے یہ ایک بیش بہا عطیہ ہوگا کیون کہ
اس زبان کا دامن ابھی تک ایسے علمی تراجم و تصنیفات اور تالیفات سے خالی
ہے۔ اور حضور ممدوحہ بذات شاہانہ بھی اِس علم و فن کے ساتھ دلچسپی اور وسیع
معلومات رکھتی ہین جس کا مختصر تذکرہ صفحات ماسبق مین مین کرون گا۔

اِس کتاب کے چار حصے ہین اور پہلا حصہ جس مین باغ کے انتظامات وغیرہ کے
ابتدائی اصول ہین وہ اس وقت شایع کیا جاتا ہے۔ مین نے اس مین جہان جہان
ضرورت دیکھی وہان فٹ نوٹ لکھدئے ہین۔ میرے لئے بڑا فخر ہوگا کہ اگر ناظرین اس
کو مفید سمجھین گے۔ دستخط

سید خورشید احمد الف، آر، ایچ، ایس و ایم
آر، اے، ایس مہتمم باغات مفصلات
ریاست بھوپال

ھندوستان کی سرزمین اگرچہ ایک زراعتی زمین ہے اور اس مین اس قسم کی قوت موجود ہے کہ تمام نباتات اور ثمر دار درخت اس مین پیدا ہون لیکن تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تمدن سے قبل یہان باغات کا کچھہ شوق نہ تھا۔ پھول پھل اور دوسرے قسم کے قیمتی درخت بھی بہت ہی کم ہوتے تھے۔ ہندو چونکہ ہندوستان سے باہر نہ جاتے تھے اس لئے اُن کو دنیا کے پھولون اور پودون کی پوری طرح خبر نہ تھی۔ تیموریون نے یہان آکر اس طرف توجہ کی اور ایران و خراسان کے لطیف پودے اور پھل لاکر تمام ہندوستان مین پھیلا دئے۔ قلم اور پیوند لگانے سے ھندو مطلق واقف نہ تھے۔ سب سے پہلے اکبر کے زمانہ مین محمد قلی افشار نے جو کشمیر مین داروغہ باغات تھا کابل سے شاہ آلو منگوا کر پیوند کیا اور پھر عام رواج ہو گیا تاہم اکبر کے زمانہ تک آم کی قلم نہ لگ سکتی تھی

زمانہ میں اور بہت سے میوے ولایت (کابل اور ایران) سے آ گئے۔ انناس بھی اُسی زمانہ میں یورپ سے آیا اور اس کی کثرت سے کاشت کی گئی اور آگرے کے باغ گل افشان میں ہزاروں انناس پیدا ہونے لگے۔ سرو، صنوبر، چنار سفید اور بید مولا جن کا ہندوستان میں خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا وہ بھی بہم پہونچایا گیا۔ صندل جو خاص طور پر جزیروں میں پیدا ہوتا تھا اُس نے بھی انہیں باغوں میں نشو و نما پائی اسی طرح خربزہ، شفتالو، بادام، پستہ اور انار کی بھی اسی زمانہ میں کاشت کی گئی اور کامیابی ہوئی۔ انگور اور خربزہ بھی اسی عہد کی یادگار ہیں۔

پھول ہندوستان میں یوں بھی کثرت سے تھے یہاں تک کہ جہانگیر جب کشمیر گیا تو اُستاد منصور کو جو شاہی مصور تھا حکم دیا کہ خاص کشمیر کے پھولوں کی تصویریں کھینچے چنانچہ سو سے زیادہ پھولوں کی تصویریں لی گئیں لیکن سلاطین مغلیہ کی خوش مذاقی نے اسی پر قناعت نہیں کی بلکہ ایران و توران کے پھول منگوا کر ہندوستان کو ایران کا چمن زار بنا دیا گلِ سرخ، نرگس، بنفشہ، یاسمن سوسن، ریحان، نافرمان، خطمی اور دوسرے بے شمار پھول ایران و توران سے لائے گئے۔

ہندوستان کے ناواقف مالی باغات میں یوں ہی بے ترتیب درخت لگاتے تھے چمن بندی، خیابان، جدول، تختہ بندی کا نام بھی کسی نے نہیں سنا تھا۔ نہ باغوں میں کسی قسم کی عمارت اور آبشار ہوتے تھے۔ بابر نے ہندوستان میں آکر

ان چیزوں کو رواج دیا (ماخوذ از مقالات شبلی)

کتاب کے دیباچہ مین مسٹر فرمنگر نے ہندوستان مین فن باغبانی کی غیر ترقی یافتہ حالت اور ہندوستانیون کے اعلیٰ طبقہ کی عدم توجہی کی بابتہ کچھ تذکرہ کیا ہے۔ اس مین تو شبہ نھین کہ یورپ کی طرح ہندوستان مین سائنٹفک طریقہ سے باغبانی نہین کی جاتی اور نہ اُن جدید معلومات سے جو یورپ نے مہیا کی ہین کچھ استفادہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اوراس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ اس ملک مین عام تعلیم نھین ہے لیکن والیانِ ملک اور امرا کے باغات اس حالت سے مستثنٰی ہین اور ہندوستان کی قدیم تاریخ ہم کو بتاتی ہے اس فن کو سلاطین تیموریہ نے کافی ترقی دی تھی جیساکہ اقتباس بالا سے ظاہر ہے اور زوال سلطنت کے بعد بھی اس کے آثار باقی رہے ہین۔

سلاطین تیموریہ کی تمدنی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بابر کے وقت سے لے کر بہادر شاہ کے زمانہ تک باغات کے شوق اور دلچسپیون مین کبھی کوئی کمی نہین آئی بلکہ ترقی ہوتی رہی۔ نہ صرف تیموری بادشاہ بلکہ اُن کے امرا اور اراکین سلطنت سب کو باغات کا ایک عام مذاق ہو گیا تھا عموماً دارالخلافون کے سوادِ شہر مین بڑے بڑے باغات لگائے جاتے تھے جن مین نہ صرف اقسام اقسام کے درخت اور پھول وغیرہ ہوتے تھے بلکہ عمارتین اور آبشارین بھی بنائی جاتی تھین جو کمال صنعت کا نمونہ ہوتی تھین اور بڑے بڑے

حوض و فوارے ان کی رونق کو اور دوبالا کر دیتے تھے - آگرہ، دھلی، اورنگ آباد اور لاھور مشہور دار الخلافہ رہے ہین - اور اُن مین آج تک شاہی باغونکی یادگارین موجود ہین - آگرہ مین نور افشان، ہوا باغ، تاج گنج، باغ سکندرہ - دھلی مین حیات بخش، مھتاب باغ، بیگم باغ، روشن آرا باغ، سرہندی باغ، شالامار اور قدسیہ باغ - الہ آباد مین خسرو باغ اور لاھور مین "شالامار باغ" مشہور تھے - یہ مذاق صرف امرا اور بادشاہون ہی تک محدود نہ تھا بلکہ بیگمات مین بھی پایا جاتا تھا - محلات کے اندر نھایت خوش منظر اور پُر فضا باغات لگائے جاتے تھے - چنانچہ قلعہ آگرہ مین ابھی تک زنانہ باغ موجود ہے - خاص محل جو قلعہ معلیٰ (دھلی) مین تھا اُس کے صحن مین ۷۶ گز مربع کا ایک باغیچہ تھا اِس باغیچہ مین تین گز چوڑی سنگ مرمر کی ایک نہر تھی اور سنگ مرمر ہی کا حوض تھا بیچ مین ۲۵ گز قطر کا ایک اور ہشت پہل حوض تھا اور اس مین ۲۵ فوارے چھوٹتے تھے اسی طرح امتیاز محل مین ۱۰۷ گز لانبا باغیچہ تھا -

جھان آرا بیگم، روشن آرا بیگم، سرہندی بیگم اور قدسیہ بیگم کے باغات انھین کے نامون سے اس وقت تک موسوم ہین - اورنگ آباد کے باغات کے نشانات اگرچہ اپنی گذشتہ شادابی کا صرف تخیل ہی پیدا کرتے ہین تاہم رابعہ دورانی کا باغ جس مین ان کا مقبرہ بھی ہے اس وقت تک اپنی اصلی حالت پر موجود ہے -

دھلی اجڑنے کے بعد جب لکھنؤ آباد ہوا تو یہ مذاق وہان بھی پہنچا - خاص

لکھنؤ کے باغوں میں بادشاہ باغ، قیصر باغ اور دوسرے امرا کے باغات اس وقت تک کچھ ویران اور کچھ آباد ہیں۔ عام لوگ بھی اس مذاق سے بیگانہ نہ تھے اُن کے مکانات کے صحنوں تک میں پھول پھل والے درخت نصب تھے اور ابھی تک نصب ہوتے ہیں بڑے بڑے شہروں کے علاوہ قصبات میں بھی باغات کا شوق رہا ہے اور اگرچہ ان میں پھول بہت ہی کم رہے ہیں لیکن پھلوں کے درخت کثرت کے ساتھ نصب کئے جاتے رہے۔ اور چونکہ عموماً ہر دولتمند شخص کی یہ خواہش رہی کہ اس کے مقبرہ کے ساتھ ایک باغ ہو یا باغ میں مقبرہ ہو اس لئے اُنھوں نے باغات کی سرسبزی و شادابی پر ہمیشہ توجہ مبذول رکھی۔ لیکن جس طرح سلطنت مغلیہ کے انحطاط کے ساتھ ہندوستانی تمدن اور صنعت و حرفت کا زوال ہوا اسی طرح اِس مذاق و دلچسپی کا فقدان ہو گیا البتہ ریاستوں میں فرمانروائے وقت کے مذاق طبیعت کے مطابق اس کا شوق کبھی کم اور کبھی زیادہ رہا۔ چنانچہ تمام ریاستوں میں اس مذاق کے آثار نمایاں ہیں سنٹرل انڈیا میں اور خاصکر بھوپال میں جہاں میرا تقریباً ۳۰ سال کا تجربہ ہے والیان ملک کو ہمیشہ باغات سے دلچسپی رہی ہے ایک صدی سے بھوپال میں یکے بعد دیگرے بیگمات کی فرمان روائی رہی لیکن ہر عہد میں اُن کی اور اُن کے اُمرا کی توجہ باغات کے لگانے میں مصروف رہی۔

سب سے پہلے تو نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے اپنے گرامی قدر شوہر کے نام پر

ایک باغ بنایا تھا جس کا نام "نظر باغ" رکھا۔ پھر نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین نے باغ "فرحت افزا" اور نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ خلد مکان نے باغ "نشاط افزا" لگایا۔ ان باغات کا نہایت وسیع رقبہ ہے۔ ہر قسم کے پھل اور پھولون کے درخت موجود ہین۔ ان مین متعدد مکانات بھی ہین جو ہندوستانی باغات کا ضروری جز سمجھے جاتے ہین سلسلۂ عمارات تاج محل مین عالی منزل کا باغیچہ قابل دید ہے اس مین "شالامار" لاہور کی طرح دو درجے ہین پہلے درجے مین صرف چمن ہے اور ایک بہت بڑی بارہ دری ہے۔ دوسرے درجے مین پھل دار درخت اور متعدد بنگلے ہین۔ اسی درجے مین ایک اعلیٰ درجہ کا خوشنما فرن ہاؤس از نام "کوہ فزا" موجود ہے جس مین بہت سے فوارے لگے ہوئے ہین۔ یہ باغ چارون طرف بلند دیوارون سے محصور ہے اور اب اس مین "پرنسس آف ویلز لیڈیز کلب ہے۔

حضور سرکار عالیہ دام اقبالہا فرمانروائے بھوپال کی طبیعت مین مذاقِ باغات وچمن اور مناظر قدرت سے دلچسپی ابتدا ہی سے خاص طور پر واقع ہوئی ہے اور چونکہ حضور ممدوحہ فائن آرٹس مین بھی کامل دستگاہ رکھتی ہین اور اس فن کی کتابون کا بہ کثرت مطالعہ فرمایا ہے اور پھر عملی تجربے بھی کئے ہین۔ اسی کے ساتھ یورپ اور ٹرکی کے باغات خاصکر کیوگارڈن کو بھی ملاحظہ

فرمایا ہے۔

حضور ممدوحہ میں ایسا ذوق سلیم پیدا ہو گیا ہے جس کی نظیر ملنی دشوار ہے اس لئے لامحالہ حضور ممدوحہ کے عہد مبارک میں شاہی باغات کو اسی اعلیٰ پیمانہ پر ہونا چاہیئے تھا جو اِن تمام تجربات اور واقفیت فن کا نتیجہ ہے۔ حضور ممدوحہ کے مذاق کا ابتدائی نمونہ باغ حیات افزا ہی جو زمانہ ولیعہدی میں تیار ہوا ہے۔ اس باغ میں پھل دار درختوں کے متعدد تختے ہیں۔ قدیم و جدید قسم کی پھلواری بھی ہے۔ وسط میں ایک خوبصورت بارہ دری ہے جس کے ہر چہار جانب نہایت خوشنما نہر ہے اور اس نہر میں متعدد فوارے نصب ہیں ۱۹۰۸ء میں حضور ممدوحہ نے شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر جب عمارات کا سلسلہ شروع فرمایا اور "قصر سلطانی" کی تعمیر کا آغاز کیا تو اسی کے ساتھ "قصر سلطانی" کے احاطہ میں بہت بڑے وسیع رقبہ پر دو باغ جن کی حالت اور شان اُن کے ناموں ہی سے ظاہر ہے یعنی "ضیاء الابصار" اور "ریاض الاثمار" کی بھی بنیاد ڈالی۔

ضیاء الابصار صرف نزہت نظر اور تفریح خاطر کے لئے ایک ایسا چمن ہے جس میں زمانہ جدید کے خوشنما پودے اور پھولوں کے بکثرت تختے اور "فرن ہاؤس" و گلاس ہاؤس ہیں۔ اِن فرن ہاؤسوں میں ہندوستان اور انگلستان کے بہترین اور خوشنما پودے رکھے ہوئے ہیں۔ متعدد سبزہ زار اور لان بھی ہیں۔

ان تمام خوبیون کے ساتھ قدرتی موقع نے جو اس باغ کو حاصل ہے اور بھی دلفریبی پیدا کر دی ہے۔ باغ کے نیچے جنوب و مغرب مین بھوپال کا مشہور تالاب ہے اس کے بعد مشرق مین وسیع میدان اور پہاڑون کا سلسلہ ہے۔ جنوب مین تالاب کے بعد ایک پہاڑی ہے جس پر "جہان نما پیلس" محو نظارہ بنا دیتی ہے۔ جانب غرب حصہ زیرین مین باغ ریاض الاثمار ہے جس مین آم، سنترہ، امرود، کیلا اور دوسری قسم قسم کے پھل دار درخت ہین۔ مختلف اور متعدد قسم کی ترکاریان بھی ہوتی ہین

اس مین شک نہین کہ ہندوستان مین مذاق باغات سے پہلے پھول پھل، ترکاریان ادنیٰ قسم کی ہوتی تھین۔ جب سے یہ مذاق پیدا ہوا تو غیر ملک کے پھل بھی بہ کثرت پیدا ہونے لگے اور ترکاریون مین بھی ترقی ہوئی۔

کشمیر کے پھول تو ہندوستان ہی مین تھے لیکن ایران کے پھول بھی کثرت سے پیدا کئے گئے۔ ان پھولون مین زیادہ تر یہ خیال رکھا جاتا تھا کہ خوشنمائی کے ساتھ خوشبو بھی ہو اور ایسے پھولون کے درخت صرف امرا کے باغون، پائین باغون ہی سے مخصوص نہ تھے بلکہ غربا کے گھرون کے صحنون تک مین عام طور سے لگائے جاتے تھے۔ بعض پھول ایسے تھے اور ہین جن کا عرق اور تیل استعمال مین آتا ہے اور بعض بعض مقامات ایران کے کھیت اور جنگل کے جنگل ہین مثلاً بیلا، چمیلی، جوہی، چمپا، گلاب، کیوڑہ وغیرہ غازی پور، جونپور، قنوج جھانسی، بھوپال اور حیدر آباد دکن مین کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ جونپور مین جوہی

چمیلی اور چمپا کے رقبون کا لگان سو روپیے بیگہ سے بھی زیادہ بڑھا ہوا ہی۔ غازی پور کے گلاب کی بھتات ہندوستان مین مشہور ہے جس کا کچھ کھنا ہی نہین ہے۔ حیدر آباد کا کیوڑہ خاص طور پر مشہور ہے۔

ہندوستان مین نہ صرف اِن پھولون ہی کی کثرت سے فائدہ اُٹھایا گیا ہے بلکہ گھانس تک بیکار نہین چھوڑا گیا۔ خس جس قدر موسم گرما مین آرام دہ چیز ہے وہ محتاج بیان نہین۔ یہ نہ صرف ٹٹیون ہی کے کام مین آتی ہے بلکہ اس کا عطر بھی نکالا جاتا ہے۔

پھلون مین آم، اننناس، ناسپاتی، بھی، خربزہ، تربوز، بیر، انار، سنترہ، انگور، کیلا وغیرہ بھی کثرت سے پیدا ہوتا ہے لیکن ہر پھل کے لئے مخصوص مقامات ہین جہان کی زمین اس کے لئے موزون ہوتی ہے وہین پیدا ہوتے ہین اور آم کی تو اتنی قسمین ہوتی ہین کہ جو سیکڑون سے متجاوز ہین۔ مدراس، حیدر آباد، مالدہ، صوبہ اودہ کے قصبات ملیح آباد، سندیلہ، شاہ آباد، کاکوری۔ یوپی مین بنارس، شاہ جہان پور، بریلی، رام پور، پیلی بھیت، امروہہ خاص طور پر آم کے لئے مشہور ہین۔ خاص خاص اقسام کے آمون کے اُن کی صورت وذائقہ کے اعتبار سے نام بھی رکھے گئے ہین۔ چونکہ ہندوستان کا بڑا حصہ گرم ہے اور صرف پہاڑون اور اُن کے نیچے کا حصہ سرد ہے اس لئے قدرتی طور پر وہ پھل جو سرد مقامات مین پیدا ہوتے ہین ہندوستان مین کم نظر آتے ہین۔

ترکاریاں بھی عموماً ہر شہر و قصبہ مین بہ کثرت ہین شلجم، چقندر، گاجر، کدو، سیم، ٹماٹو، بیگن، آلو، اروی، تُرئی، گلکی، گرڈلی، بھنڈی، مولی، گوبی، کرم کلّا، کی کچھ کم پیداوار نہین ہے لیکن ہر جگہہ وہان کی قابلیت زمین اور وسائل آبپاشی کے لحاظ سے اعلیٰ، اوسط، ادنیٰ اقسام کی پیدا ہوتی ہین۔ ہندوستان مین ایک بہت بڑا فرقہ ایسا ہے جو گوشت نہین کھاتا۔ اور اس کا صرف ترکاریون پر گذارہ ہے اس لئے لامحالہ ہر جگہہ ترکاریون کی زیادہ پیداوار ہونا لازمی ہے۔ البتہ چونکہ تعلیم عام نہین ہے اور کاشت مین جدید اصول اور سائنٹیفکٹ طریقے استعمال نہین کئے جاتے اس لئے ترکاریون، پودون اور پھولون کی پیداوار جیسی کہ دوسرے ملکون مین ہے ایسی نہین ہوتی لیکن امرا کے باغات وغیرہ مین جو تعلیم یافتہ باغبانون کی نگرانی مین ہین سب چیزین اعلیٰ درجہ کی پیدا ہوتی ہین۔

سید خورشید احمد۔ ایف، آر، ایچ،

ایس و ایم، آر، اے، ایس مہتمم باغات

مفصلات ریاست بھوپال

بنگال مین جسے جاڑہ کا موسم[۱] کہا جاتا ہے وہ زائد سے زائد تین ماہ رہتا ہے نومبر
مین شروع ہوتا، اور فروری مین ختم ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی شب مین حرارت (ٹمپریچر)
اس قدر گھٹ جاتا ہے کہ پانی منجمد ہو جانے کی نوبت آجاتی ہے، لیکن ایسا اتفاق
شاذونادر ہوتا ہے، فروری کے ختم ہوتے ہوتے گرمی کا موسم آجاتا ہے۔ مارچ سے
مئی تک شدت کی گرمی پڑتی ہے۔ مارچ واپریل سال کے خشک مہینے سمجھے جاتے
ہیں۔ بارش کا موسم نصف یا آخر جون مین شروع ہو جاتا ہے، اور عموماً ۲۰۔ اکتوبر
تک شمار کیا جاتا ہے۔ اگست ستمبر مین رطوبت کی بہت زیادتی ہو جاتی ہے ان

[۱]۔ ملک گونڈوانہ ومالوہ مین بھی جاڑہ کا موسم نومبر سے فروری تک تین ماہ رہتا ہے اس موسم مین کبھی
کبھی رات میں حرارت ایسی مفقود ہوتی ہے کہ سایہ مین ظروف کے اندر پانی جم جاتا ہے اور بڑے بڑے
عظیم الشان درخت پالے سے ضایع ہو جاتے ہین مارچ کے مہینے سے گرمی کا سامنا ہوتا ہے۔ ابتدائے

مہینوں مین شام ہوتے ہوتے ہوا مین اس قدر نمی آجاتی ہے کہ اگر کوئی خشک چیز لٹکادے اور بوندین بھی نہ پڑتی ہون تو نمی سے تر ہو جاتی ہے۔

ہوشیار، وعقلمند باغبان کو درختون کی پرورش ونگہداشت میں ان موسمی تغیرات کا بہت کچھہ لحاظ کرنا ہوتا ہے۔

موسم سرما مین نازک پودے، اور خاص کر گرم ملک کے پودون، و درختون کو بچانا ہوتا ہے تاکہ موسم کی فوری تغیرات کے مضر اثر سے محفوظ رہین۔ موسم کا دفعتہً گرم کے بعد سرد یا سرد کے بعد گرم ہوجانا مثل انسان کے۔ پودون کو بھی مضر ہوتا ہے، علی ہذا ان ایام مین جن درختون کی بالیدگی رُک جاتی ہے اور وہ حالت نوم مین ہوتے ہین ان کو پانی دینے مین نہایت بخل سے کام لینا چاہیے۔ ان مین پانی کے جذب کرنے اور اس سے نمو حاصل کرنے کی قوت زائل ہو جاتی ہے، جن مہینون مین ہوا تند چلتی ہے، اور خشک کرنے والی ہوتی ہے تو زمین روزمرہ خشک ہو کر سخت ہو جاتی ہے۔ آب رسانی مین کوتاہی ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ اس زمانہ مین قوتِ نمو اور بالیدگی بڑھ جاتی ہے، اور خاصکر اشجار مثمرہ جن مین پھل آگئے ہون اُن کی گوڑائی، اور آبپاشی اچھی طرح کرتے رہنا چاہیے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۔ موسم مین یہان گرمی بہت کم ہوتی ہے لیکن اپریل ومئی کے دونوں مہینے اس ملک میں سخت گرم وخشک قرار دئے گئے ہین۔ کہ دن کو تمازت آفتاب ناقابل برداشت ہوتی ہے مگر رات ان مہینون کی بھی بمقابلہ بنگال وممالک متحدہ کے میدانی سطحون کے بہت ٹھنڈی ہوتی ہے جس سے دنگی

بارش کا موسم پورے طور پر شروع ہو جائے اور ہوا میں کافی نمی آجائے تو باغبان کو جاننا چاہیئے کہ پودے ہندی الوطن ہیں اور زیادہ گرم ممالک کے ہیں۔ اُن کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نصب کرنے کا یہی زمانہ ہوتا ہے، ہوا میں نمی ہونے کی وجہ سے ابخرات خارج نہیں ہوتے، اور نہ پتوں کو کوئی گزند پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں قلموں[2] کے ذریعہ سے درختوں کی افزایش بہت آسانی سے کیجا سکتی ہے۔

علاوہ اس کے باغبان کو ثابت ہو جائے گا اس زمانہ میں بارش کے بعد تمازت آفتاب کی نازک پودوں کو بہت مضر ہوتی ہے سرحدی پودے جو نسبتاً زیادہ سرد ملک کے ہوتے ہیں اور جن کی قوت نمو اس موسم میں گھٹ جاتی ہے ان کو پانی کا برسنا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲ - تلافی ہو جاتی ہے شاذو نادر کوئی رات ایسی ہوتی ہوگی جسمیں رات بھر گرمی رہتی ہو۔ بنگال اور ممالک متحدہ میں بیشتر راتیں ایسی گرم ہوتی ہیں اور تمام تمام رات لُو چلا کرتی ہے موسم بارش کا آغاز بر اعظم ہند کے ممالک میں عموماً جون میں ہو جاتا ہے فرق اسقدر ہو کہ کہیں آغاز اور کہیں اوسط کہیں آخر جون میں ہوتا ہے مگر ابتدائی و انتہائی آغاز کا وقت ۵ سے ۲۵ جون تک ہندوستان بھر میں ہے اور وہ رفتار مان سون پر منحصر ہے۔

یہاں ستمبر کے مہینے میں شبنم کی زیادتی شروع ہوتی ہے لہذا اس ملک میں تغیرات موسمی کا بخوبی لحاظ رکھنا چاہیئے۔

۵۲ - موسم بارش کے سوا موسم سرما میں بھی قلمیں لگائی جاتی ہیں مثلاً گلاب اسکی قلم برسات میں نہیں

نقصان رسان نہیں ہوگا، بلکہ جو پانی ان کی جڑون کے نزدیک ٹھہر جاتا ہے اور جمع ہو جاتا ہے وہ نقصان کرتا ہے - لہذا باغبان اگر اُن کو نقصان سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے تو اون کو وہان سے منتقل؎ کر کے کسی ایسی جگہہ لے جائے جہان پانی نہ ٹھیرتا ہو اور گرنے کے ساتھ ہی نکل جاتا ہو -

باغبانون کو گملون کے درختون کی نگہداشت بھی اس موسم مین وقت طلب ہو جاتی ہے، اگر سب نہین تو چند اقسام کے گملون کو برآمدہ کے سایہ مین رکھنے کی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳ - لگاتے بلکہ اکتوبر و نومبر مین - اگر بارش کے موسم مین گلاب کی قلم لگائی جاتی ہے تو اوس مین زیادہ کامیابی نہین ہوتی - کیونکہ موسم بارش مین گلاب کی شاخین خام ہوتی ہین ان مین پوری قوت جڑین پیدا کرنے کی نہین ہوتی بلکہ بجائے قلم لگانے کے اگر ڈبے باندہے جائین تو زیادہ کامیابی کی اُمید کیجاتی ہے ماہ اکتوبر و نومبر مین گلاب کی شاخین پختہ ہو جاتی ہین اور یہی بہترین زمانہ گلاب کی قلم کرنے اور لگانے کا ہے - اس کے سوا موسم بارش مین گلاب پر چشمہ بھی چڑہایا نہین جاتا - کیونکہ اس موسم مین نمی کی زیادتی کیوجہ سے چشمہ سڑ جاتا ہے گلاب کے سوا مندرجہ ذیل درختون کی قلمین بھی برسات مین لگانے سے پوری کامیابی نہین ہوتی - مثلاً ہملٹونیان بگونیان کروٹن اور اسی قسم کے درخت اگر انکی قلمین بارش مین لگائی جائین تو بیشتر گل جاتی ہین مگر ڈبہ باندہنے مین پوری کامیابی ہوتی ہے جو تجربہ مین آچکا ہے -

۵۳ - درختون کو منتقل کرنے کے سوا میرے تجربہ مین ایک یہ بات بھی آئی ہے کہ درختون کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ منتقل نہ کیا جائے بلکہ چھوٹے درختون کے اطراف مین مٹی ڈالکر اسکو اتنا بلند

ضرورت ہوتی ہو - یہ ٹھیک ہی کہ بہت سے گملے ان مین ایسے ہونگے کہ جن کا بڑہنا رُک گیا ہوگا لیکن پہر بھی اُن کو کچہہ نہ کچہہ زمین کی تراوٹ اور اُن مین شگفتگی و تازگی قایم رکھنے کے لئیے وقتاً فوقتاً سیرابی کی ضرورت ہوا کرے گی - اگر پانی بہ جانے کا راستہ معقول نہوا اور زمین مین پانی جذب ہوا کیا تو زمین مین ترشی پیدا ہو جائے گی اور سطح پر ایک قسم کی سبز رنگ کی پھپوند پیدا ہو جائے گی - جو آخرکار پودے کے حق مین مہلک ہوگی -

اس موقع پر ایک اور بات قابل بیان کرنے کے ہے اور جب کسی کو چند روزہ تجربہ ہندوستان مین باغبانی کا ہوگا اوس کے تجربہ مین لامحالہ آیا ہوگا کہ ہر پودے و تخم کے مناسب ہر موسم نہین ہوتا - بلکہ ایک خاص درجہ کا "ٹمپریچر" ہر ایک کے لئیے موزون ہوتا ہے اگر درجہ مین کچہہ تفاوت ہوا تو نہ پودا بڑہتا ہے اور نہ تخم اُگتا ہے -

---

بقیہ نمبر ۳ - کر دیا جائے کہ دہان بارش کا پانی زیادہ نہ ٹھہر سکے تو درختون کے منتقل کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے - اور ایک دوسری ترکیب یہ بھی ہے کہ موسم بارش مین اگر کسی درخت کے نیچے زیادہ پانی ٹھہرنے کا اندیشہ ہو تو اوس زمین مین ایک نالی کھود کر پانی کو بہا دینا چاہیئے -

نوٹ نمبر ۴ - کونڈیون کو سایہ مین رکھنے کے سوا اتنی بات اور لازمی ہے کہ کونڈیون کی مٹی و کہاد بدل دینا چاہیئے - اس ترکیب سے درختون کی نشو نما مین بہت کچہہ مدد پہونچتی ہے -

نوٹ نمبر ۵ - اگر ٹمپریچر "تخم یا پودے کے موافق نہو اور سردی کا "ٹمپریچر" بڑہانا منظور ہو تو تخم بوئی ہوئی کونڈیون یا پودے لگی ہوئی کونڈیوں کو نا ندون مین رکھکر بقدر ضرورت ناندومین پانی بہر کر ہوا

بطور مثال کے معمولی سرخ رنگ کے "جی رانی یم" Geranium
اور ہی لی یوٹروپ، Helistrope کو لیجیے اِن پودون کی بالیدگی
اور قوت نمو جس طرح یورپ کے موسم سرا مین معطل رہتی ہی اسیطرح ہندوستانکی موسم
گرما، اور بارش مین بھی معطل رہتی ہے - حالانکہ دونون ممالک کے "ٹمپریچر" ایک
دوسرے سے بالکل مغائر ہوتے ہین - ایک سرد اور دوسرا بدرجہ غایت گرم
لیکن ان دونون پودون پر متضاد موسمون کا اثر قریب قریب یکسان ہوتا ہے
یہی کیفیت بعض تخموں کی بھی ہے کہ اگر اون کے موافق حسب حال "ٹمپریچر"
موزون و مناسب نہین ہے اور کچھہ تفاوت ہے تو یقیناً بیج اُسوقت تک
نہ پھوٹینگے جب تک کہ "ٹمپریچر" زیادہ سرد یا زیادہ گرم رہے گا - فصلی پہولون کے
تخم کی بھی یہی کیفیت ہی، کہ جو تخم یورپ کے موسم سرما کی سرزمین مین نہین پھوٹتے
وہ ہندوستان کے موسم گرما اور برشگال کی زیادہ گرم زمین مین بھی نہیں پھوٹتے،
اور نومبر مین جب ان کے مناسب سردی پڑنے لگتی ہے تو اون مین روئیدگی
کی قوت آجاتی ہے -

بقیہ نمبر ۵ - مین رکھہ دینا چاہیے - اس ترکیب سے سردیکا ٹمپریچر بقدر حاجت پیدا ہوجایگا
اسی طرح پر اگر گرمی کا ٹمپریچر بڑہانا منظور ہو تو تخم بوئی ہوئی کونڈیون کو بیل گلاس کے نیچے رکھنا چاہیے
اور اگر خفیف ٹمپریچر بڑہانا مقصود ہو تو کونڈیون کو برآمدے مین رکھکر کانچ کے ٹکڑے اون پر
رکھدینے چاہئین - پودے والی کونڈیون مین اگر گرم ٹمپریچر پیدا کرنے کی ضرورت ہو تو دو فٹ

اس لیئے اکتوبر کے ختم ہوتے ہوتے باغبان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے آرام کے دن گئے، اور ہر وقت باغبانی کے کامون مین مشغول رہنے کے دن آگئے۔ ولایتی فصلی درختون اور پودون کی تخم ریزی کرنا چاہیئے، اور ترکاریون کے لیئے باغیچہ کو درست کرلینا چاہیئے - اور سرد ملک کے پودون کو بڑھانے کی تیاریان کرنا چاہیئے - اور گملون کی تجدید کرنی چاہیئے -

بنگال اور بالائی صوبہ جات کی آب وہوا مین زمین وآسمان کا فرق ہی - چند درخت یا پودے جو ایک جگہہ اُگتے اور بڑھتے ہین وہ دوسری جگہہ یا تو بارآور نہیں ہوتے یا بالکل ہوتے ہی نہین - مرجاتے ہین اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک درخت کسی غیر ملک سے کلکتہ مین لاکر نصب کیا گیا، اور بارآور نہ ہونے کی وجہ سے خیال کیا گیا کہ ہندوستان کے لیئے موزون نہین ہی، لیکن وہی درخت ممالک متحدہ یا پنجاب مین خوب بڑھا اور بارآور رہوا -

بہ نسبت ہندوستانکی زیادہ گرم ملک کے پودی مثلاً اسٹرسٹیس Straits کے مقامات کے پودے جن کو کلکتہ کی آب وہوا موافق نہین ہوتی ان کیلیئے یہ خیال کرنا کہ بالائی ہندوستان مثلاً ممالک متحدہ پنجاب وغیرہ مین خوب پھلین پھولین گے

بقیہ نمبر ۵ - چوڑی تین فٹ گہری نالی کھود کر اوس مین کھاد اور لید کو اچھی طرح سطح زمین تک بھرنا چاہیئے - جب یہ کھاد زمین کے ہموار ہو جائے تو پودے والی کونڈیون کو اس کھاد مین اتنا گاڑنا چاہیئے کہ کونڈیون کے کنارے زمین کی سطح کے برابر ہو جائین - اور اگر اس سے بھی زیادہ ٹمپریچر کی ضرورت ہو تو

غلطی ہے۔ لیکن بہت سی قسم کے درخت جو چین یا کیپ آف گڈ ہوپ
Cape of Good hope سے لائے جائین جہان بمقابلہ کلکتہ کے
زیادہ سردی ہوتی ہے تو ممالک متحدہ اور شمالی ہندوستان مین ان کے نشو نما پانے
کی ہر طرح امید کی جاسکتی ہے اور امتحاناً ان کو نصب کرنا بیجا نہ ہوگا۔ سب اقسام
کے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین ہے صرف بطور مثال کے دو خوشگوار
پودون کو لیجیے۔

"کائی مونن تھس فریگ انس Chimonanthus fragrans
اور نن ڈی نا ڈومس ٹی کا Nandina domestica
یہ دونون پھول کے درخت کلکتہ مین اوگتے ہین لیکن پھولتے نہین، حالانکہ
ممالک متحدہ کے باغات کو اپنی دلفریب خوشبو سے معطر کیے رہتے ہین۔ اور سرخ
رنگ کے خوبصورت پھلون سے باغات کی رونق کو دوبالا کیے رہتے ہین۔ اور چونکہ
فی زمانہ ریلوے لائن سے ذریعہ آمد و رفت مین بہت آسانی ہوگئی ہے۔ اس لئے
ریلوے کے بیشمار فوائد مین سے ایک پہلا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اس قسم کے پودے
و درخت جن کو کوئی جانتا ہی نہ تھا، شمالی ہندوستان کے باغات کی آرایش ہوجائیگی

بقیہ نمبر ۵ ۔ اس نالی کی کونڈیون کے چارون طرف بانس کی جافری بناکر موٹے کپڑے
یا پھوس کے چھپر سے جافری کو ڈھانک دینا چاہیے۔ تاکہ ہر طرف سے بند ہوکر گرمی پیدا ہونے کا موقع
ملے۔ سرد اور گرم "ٹمپریچر" پیدا کرنے کی یہ عملی ترکیب ہے۔

شمالی ہندوستان میں جاڑہ کا موسم اوائل اکتوبر میں شروع ہو جاتا ہے۔ اور آخر اپریل تک کم و بیش جاڑہ کا موسم کہا جاتا ہے۔ دسمبر و جنوری میں رات کو اکثر خوب کُہر اگرتا ہے، اور اگر حفاظت نہ کی جائے تو نہ صرف نازک پودوں کو بلکہ مضبوط اور تناور درختوں کو بھی نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اگرچہ اس موسم میں اکثر صبح کے وقت ولایتی فصلی درختوں پر ایک سفید تہ کُہرے کی جمی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد دن چڑھنے پر آفتاب کی تمازت ان پر پڑتی ہے۔ چنانچہ باستثنائے ایک یا دو قسم کے درختوں کے، بقیہ سب درختوں کی بالیدگی جب تک سردی پڑا کرتی ہے رُکی رہتی ہے عموماً ۱۰ فروری کے بعد کُہرے و پالے کا گرنا بند ہو جاتا ہے۔

تھوڑے دنوں تک حالت نوم میں رہنے کے بعد جوش کے ساتھ درخت و پودے مارچ کے مہینے میں بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کی سابقہ اور موجودہ حالت کا موازنہ کرنے سے سخت حیرت ہوتی ہے۔ جدید کونپلیں جو اس سرعت کے

نمبر ۶ - کُہرے اور پالے سے پھل اور پھول والے درختوں کے بچانے کی ایک نہایت سہل ترکیب یہ ہے کہ اوپر چھوٹے چھوٹے چھپر چھا دے۔ یہی ترکیب نازک ترکاریوں کو بھی محفوظ رکھنے کی ہے۔ بعض اوقات چٹائیاں بھی تان دیتے ہیں۔ نہایت نازک اور نفیس ترکاریوں کی بھی حفاظت اس ترکیب سے کیجاتی ہے۔ یہ ترکیب اُسوقت تک کیواسطے ہے کہ جب تک پھلدار درخت نازک پودے ہوں یعنی سہ سالہ و چہار سالہ اور جبکہ تناور ہو جائیں پھر ضرورت اونکے چھانے کی نہیں۔

کے ساتھ نکلتی ہین ان کو تند اور گرم ہواؤن سے جو بعد مین چلنا شروع ہوتی ہین بعض اوقات سخت نقصان پہنچتا ہے - یعنی جھلس کر چند گھنٹون کے اندر کونپلین ضایع ہوجاتی ہین -

مئی کے مہینہ مین گرمی شدت کی پڑتی ہے - دن ورات یکسان گرم ہوتے ہین - اس زمانہ مین علی الاتصال باغون کو سیراب کرتے رہنا چاہیئے، روشون، پٹریون - کے کنارہ کے پودے اگر ایک ہفتہ بلا آبپاشی کے رہ جائین تو گمان غالب ہے کہ تروتازگی اور شگفتگی زائل ہوجائے گی، اور اگر پورے موسم بھر نہ سیراب کئے جائین تو یقیناً مرجائین گے -

شدت کی گرمی اور طپش مسلسل ستمبر تک کم وبیش پڑا کرتی ہے - اگر جولائی و اگست مین بارش زور کے ساتھ متواتر ہونے لگے تو کسی قدر طپش مین کمی آجاتی ہے -

اختتام موسم بارش کے بعد ہی اکثر تند اور تیز ہوائین چلنی شروع ہوتی ہین - اگر زمین پانی سے نم ناک اور ملایم و ڈھیلی ہوتی تو چھوٹے ونازک پودے تو درکنار بڑے بڑے اشجار مثمرہ بیخ وبن سے اکھڑ جاتے ہین - ارضی وسماوی آفات مین سے اور کسی آفت سے اس سے زائد نقصان باغات کو نہین پہنچتا - اور اس نقصان کی تلافی واصلاح بہت مشکل ہوجاتی ہے -

موسم کے بیان کو ختم کرنے کے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر ان غیر ملکی

پودون و درختون کے کچھہ حالات قلمبند کیجائین جو دنیا کے مختلف حصص مین پیدا ہوتے ہین - اور بگمان غالب جن کی کاشت ہندوستان مین ممکن ہے - اس کا کوئی ایک کُلیہ قرار نہین دیا جاسکتا، واقعی تجربہ پر اس کا انحصار ہے کہ کس پودے کو یہان کی سرزمین و آب و ہوا مزاج کے موافق ہوگی، جو کچھہ ان درختون کے اوگنے اور جلسیت حصتو کے متعلق ہمارے پاس معلومات ہین وہ بہت محدود ہین، ہمارے پاس کافی ذخیرہ معلومات کا نہین ہے، کہ ہم قبل تجربہ کرنے کے تجویز کرسکین کہ فلان درخت اس ملک مین زندہ رہے گا - یا نہین، اور اس کی بالیدگی اور نمو کیسے ہو گی - دو درخت ایک ہی مقام سے لائے جاتے ہین - ایک خوب پھلتا، پھولتا ہے، اور دوسرا مرجھا کر ضایع ہو جاتا ہے - قریبی وجہ تو درکنار کوئی بعید وجہ بھی ہم نہین بتلا سکتے کہ کیون ایسا ہوتا ہے -

اسوقت تک کے ہمارے تجربات کا لب لباب یہ قرار دیا جاسکتا ہے کہ جنوبی "اسٹریلیا" اور "کیپ آف گڈ ہوپ" کے درختون اور پودون کی کاشت سے بنگال مین، ناامید ہو جانا چاہیئے - انواع و اقسام کے بابب دار (گانٹھ) پودے جو "کیپ آف گڈ ہوپ" مین بہ کثرت پائے جاتے ہین - ان کی کاشت اگر اس ملک مین کی جائے تو بدرجہ غایت ناکامیابی ہوتی ہے - علاوہ ازین چند اقسام کے پودے جو ہمارے باغون کی زینت کو بڑہاتے ہین "وہ چین" "یا جاپان" سے لائے گئے ہین - لیکن ان کے سوا اور بہت قسم کے خوبصورت و نفیس پھول جو ان

ملکون مین ہوتے ہین - اگر یہان لائے جائین تو اون کے بالیدہ ہونے کا تو کیا ذکر، تھوڑے ہی دنون مین ضایع ہوجاتے ہین - یہی حالت ملک "جاوا" کے درختون کی ہندوستان مین اکثر ہوجاتی ہے - برخلاف اس کے ملک "سیلون" "برزیل" "وسٹ انڈیز" اور "میکسیکو" کے درختون پودون کو کلکتہ کی آب ہوا خاص طور پر مناسب و موزون ثابت ہوئی ہے - لیکن جن مقامات سے پودے دستیاب جائین ان مقامات کی بلندی اور موقع کا بھی اوسی قدر لحاظ ہونا چاہیے جسقدر کہ آب وہوا اور عرض البلد کا لحاظ کیا جاتا ہے -

ڈاکٹر "جے ہنڈرسن" صاحب کی رائے ہے کہ "اسٹریلیا کے" تمام پودے ایک سال گذارنے کے بعد پنجاب مین خوب بڑہے ہین اور تین فٹ سے زائد تک بلند ہوئے ہین - لیکن باوجود اتنے دنون تک یہان کی آب وہوا سے مانوس ہونے کے موسم برشگال کی زیادتی ونمی کا اثر فوراً قبول کر لیتے ہین -

مذکور الصدر حالات کے لکھنے کے بعد تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ جنوبی "اسٹریلیا" "کیپ آف گڈھوپ" "جاوا" "چین" اور "جاپان" کے مختلف اقسام کے نفیس اور نازک پودون کی حفاظت نہ کی جائے تو بہ مشکل زندہ رہتے ہین، ایسے پودون پر اگر پان کے بریجہ کی طرح کا سایہ کر دیا جائے تو دن کی تمازت اور شب کے گھرے کے مضر اثرات سے محفوظ رہتے ہین - اس قسم کے سایہ دار مکانون کو خس وخاشاک سے ڈھانک دیا جاتا ہے، جن کو اصطلاح باغبانی مین

"پلانٹ ہاؤس" یعنی اشجار خانہ کے دقیع نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بطور مثال کے "ڈِک سونیا این ٹارک ٹی کا" کے درخت کو لیجیئے اگر کھلے میدان میں رکھا جائے تو ہرگز زندہ نہیں رہے گا۔ اس کے لئے سایہ دار محفوظ مکان کی ضرورت ہوگی، چنانچہ "پلانٹ ہاؤس" میں آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہ کر خوب پھلتا پھولتا ہے۔ اور جب تک کہ "پلانٹ ہاؤس" میں اُسے جگہ نہیں دی گئی تھی تو خیال گیا تھا کہ۔ ہندوستان میں اس کا زندہ رکھنا غیر ممکن ہے۔

اس سلسلہ میں کوہستانی مقامات کی چمن بندی اور باغبانی کے متعلق بھی مختصر طور پر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے فی زمانہ جو لوگ کہ صاحب مقدرت ہیں اور جن کو فرصت بھی ہے۔ گرمیوں کا زمانہ پہاڑ پر بسر کرتے ہیں۔ اور اکثروں نے تو وہاں کی مستقل سکونت اختیار کرلی ہے۔ اِن مقامات کے موسم قریب قریب انگلستان کے موسم کے ہوتے ہیں۔ اور انہیں کی طرح جلد جلد بدلتے رہتے ہیں، باستثنائے بارش کے موسم کے کہ کوہستانی مقامات پر بھی مثل میدانی ممالک کے عموماً ایک ہی زمانہ میں بارش ہوا کرتی ہے، چنانچہ ان حالات و کیفیات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ انگلستان کے لئے جو طریقہ کاشت و نگہداشت کا بتلایا گیا ہے ان ہی طریقوں پر خفیف ترمیمات کے ساتھ یہاں کے کوہستانی مقامات میں بھی عمل درآمد کرنا چاہیئے۔ جو تخم وہاں موسم بہار میں بوئے جاتے ہیں انھیں یہاں فروری و مارچ میں بو دینا چاہیے اور ان کی نگہداشت اسی طرح کرنا

چاہیے جس طرح کہ انگلستان میں کی جاتی ہے البتہ مقامی حالات مثلاً زمین اور شیشہ دار مکان وغیرہ کا فرق ضرور ہوگا۔

لیکن چونکہ کوہی مقامات مین باغ لگانے کا رواج مثل میدانی علاقون کے بڑھتا جاتا ہے اور ولایتی درختون کی کاشت مین زیادہ کامیابی ہوتی ہے اس لئے اس کتاب مین حسب موقع کوہی نخل بندی کے متعلق بھی ہدایات خاص پودون و درختون کے تحت مین، یا جہان ضرورت معلوم ہوتی ہے وہان درج کی گئی ہیں۔ جنوبی ہندوستان کے میدانی علاقون کی آب وہوا، گرم اور ڈہائی ہزار سے پانچہزار فٹ تک بلند علاقون کی خفیف گرم اور "اوٹاکمانڈ" و "کوڈیاکنال" کے پہاڑی مقامات کی آب وہوا معتدل گرم ہوتی ہے۔ آخرالذکر مقام انگریزی باغات کے لئے پورے طور پر موزون ہے۔

ریاست میسور کے میدانی حصہ کی آب وہوا کسیقدر خشک ہونے کیوجہ سے تخم کی پختگی کیلئے بہت مفید ہوتی ہے۔ کم وبیش یہی کیفیت تمام دکن مین پائی جاتی ہے

زمینوں کا اختلاف

بُری یا بھلی جیسی زمین ہوتی ہے باغبان کو باغ نصب کرنا ہوتا ہے، اور ان کی تندرستی و ترقی مین بڑے پیمانہ پر وہ تدابیر عمل مین نہین لاسکتے کہ جن کو مزارعین اپنی آراضی کی حیثیت بڑہانے مین کرکے بہت کچھہ مالی نفع حاصل کرتے ہین، ان وجوہ سے بالتشریح آراضی کی اقسام و ترقی حیثیت کو بیان کرنے

کی ضرورت نہین ہے بلکہ اجمالی طور پر اس قدر لکھنے پر اکتفا کرتا ہون کہ ہندوستان مین خاص کر دو قسم کی زمینین زیادہ پائی جاتی ہین - (۱) چکنی پنڈول (۲) یا بھربھری ریت ملی ہوئی - اول قسم کی زمین اپر انڈیا کے زیادہ حصون مین اور دوسری قسم کی احاطہ مدراس مین پائی جاتی ہے - اور ان دونون مین سے جس زمین مین ریت یا بالو کی آمیزش ہوتی ہے وہ زیادہ زرخیز ہوتی ہے -

ہندوستان کے اضلاع کی مٹی مین ریت کا جزو زیادہ ملا ہوتا ہے - چنانچہ اس قسم کی زمین باغ کے لئے موزون نہین ہوتی - اس کو درست کرنے اور زرخیز کرنے مین بہت محنت اور سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور باغ بھی زیادہ کارآمد اور مفید تیار نہین ہوتا - چونکہ باغ کے رقبات اکثر بہت بڑے نہین ہوتے بلکہ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اس لئے خراب مٹی بہ آسانی بدل دی جاسکتی ہے، اور بجائے اس کے کہ کھاد اور کیچڑ اچھیلا دیا جا سکتا ہے اس تدبیر سے ریتلی مٹی کی حیثیت اور زرخیزی بڑھ جاتی ہے - دومٹ زمین چونکہ حرارت کو جلد جذب

نوٹ نمبر ۷ - بھوپال کی زمینون مین بھی اس قسم کا اختلاف موجود ہے یہان پر ایک خفیف زرد رنگ کی مٹی ہے جس مین ریت کا حصہ کم ہوتا ہے اور ایک سیاہ مٹی ہے جسمین ریت بالکل نہین ہوتی اور بعض مقام پر سرخ مٹی کے میدان ہین جسمین ریت کا جزو زیادہ ہوتا ہے تو بارش کے زمانہ مین ان زمینون مین جنمین ریت کا جزو کم ہوتا ہے فصلی ترکاریون اور پھلوار کے بونے مین بہت کم کامیابی ہوتی ہے -

نوٹ نمبر ۸ - دومٹ زمین کو قوی کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس مین سبز پتون کی کھاد یا دوسری قسم

کر لیتی ہے اس لئے جو فصل اس مین بوئی جاتی ہے۔ وہ جلد تیار ہو جاتی ہے، یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ دومٹ زمین عموماً کمزور ہوتی ہے اور نمی کو عرصہ تک قایم نہین رکھ سکتی۔ چکنی اور سیاہ مٹی زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اور عرصہ تک نمی قایم رکھتی ہے۔

مشتبہ حیثیت کی زمین کے اجزاء کو علیحدہ علیحدہ بہ طرق تحلیل کیمیائی جانچ لینا چاہئیے۔ اگر کیمیائی خواص قابل اطمینان ہون تو آراضی کی حیثیت درست کر لی جاسکتی ہے۔

زور آور اور عمدہ زمین کو بھی درست و تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے محض زمین کے عمدہ ہونے پر بھروسہ نہ کر لینا چاہیئے۔ بہت چھوٹے چھوٹے معدنی اور نباتاتی اجزا کے باہم ملنے اور مخلوط ہونے سے زمین مین ایک قسم کی کیمیائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے درخت و پودے اپنی اصلی غذا حاصل کرتے ہین۔ اگر یہ اجزاء بمقدار مناسب ہوئے تو اچھی زمین مین پختگی اور مٹھاس آجاتی ہے۔ پانی مین ڈوبے

بقیہ نمبر ۸۔ کی کھاد ڈالی جائے۔ کھاد ڈالکر ہل بکھرسے زمین کی مٹی کو اُلٹ پلٹ کر خوب کھاد اس مین ملا دیا جائے زیادہ ہل بکھر لگانے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ پودے کی پرورش کرنیوالی خوراک کے مادے جو زمین مین ہوتے ہین اس ترکیب سے اوپر آکر کاشت کو نفع پہونچاتے ہین۔ اور جدید مادے زمین مین جاکر تہ نشین ہوتے ہین یہ آیندہ کے لئے پختہ ہو کر مذکورہ بالا صورت مین اوپر لائے جاتے ہین جو زراعت کے لئے مفید ترین۔ اس طرز عمل کو اس ملک مین مینے بہت کم دیکھا ہے۔

رہنے سے زمین کی یہ بات جاتی رہتی ہے۔ اور بجائے اوس کے اسمین ترشی پیدا ہوجاتی ہے جو درختون کی جڑون کو نقصان کرتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نمی جذب کرنے والی زمینین جن مین تراوٹ عرصہ تک قایم رہتی ہو ان مین پانی کو نہ ٹھیرنے دینا چاہیے بلکہ نالیون وغیرہ کے ذریعہ سے کیاریون کے باہر پانی نکال دینا چاہیے۔

ترکاریون کی کھاد

سبز کھاد مسٹر نائٹ صاحب اپنے تجربات کی بنا پر تحریر فرماتے ہین کہ نباتات مناسب مقدار مین بطور کھاد کے عموماً استعمال مین لائی جاسکتی ہین اور بجنسہ اپنی اصلی و درست حالت مین بلا سڑے گلے ہوئے انکی کھاد درختون اور پودونکو بہت مفید ہوتی ہے۔ سڑنے اور خمیر اٹھنے سے بہت اجزا تحلیل ہوکر ضایع ہوجاتے ہین۔ اس لیے موسم سرما کے آخر مین جب ترکاریون کی فصل ختم ہوجائے تو گوبھی۔ شلجم۔ گاجر کے پتون اور دیگر سبز خار وخس کو پھینک

بقیہ نمبر ۸ – عمدہ زمین کی درستی کی ضرورت – جو زمین زدرآور ہوتی ہے اوسکو بلحاظ موسم ہل بکھر سے کھود کر درست و تیار کرتے ہین – ایسا نہین ہوتا ہے کہ اس قسم کی زمین کو کوئی شخص ساون یا بھادون کی بارش مین بنانے پر آمادہ ہو اول تو بارش کی وجہ سے موقع نہین ملتا ہے اور اگر موقع ملے بھی تو تر زمین کی اسوقت ہل بکھر لگانے سے خراب ہوجاتی ہے اس لیے مناسب یہ ہے کہ ابتدا مین ایک دو پانی کے بعد جب زمین تر ہوکر خشک ہونے لگے تب اوسکو خوب خوب جوتکر چھوڑ دینا چاہیے تاکہ بارش بھر اوس کا کچرا کوڑا گل سڑ کر کھیت مین پیوست ہوجائے اور پھر بارش کے بعد زمین مین جب اوٹ آجائے یعنی زمین مین خشکی پیدا ہونے لگے اوسوقت ہل اور بکھر سے

نہ دیا جائے یا جیسا کہ عموماً لوگوں کا دستور ہے کہ اُن کو کیاریوں مین دھوپ سے خشک ہونے کے لیئے چھوڑ دیا جاتا ہے - نہ ہونا چاہیئے - بلکہ بجائے اس کے مالی کو ہدایت کرنا چاہیئے کہ کھود کر زمین مین دبا دے - اور آیندہ فصل تک زیر زمین دبے پڑے رہین تو زمین کو بہت قوت پہنچتی ہے - اور پودون کے لئے مفید کھاد کا کام دیتے ہین - سبز کھاد عام طور پر اس طرح دیتے ہین کہ کیاریون یا کھیتون مین سن - نیل یا جینت بو دیا جاتا ہے - جب وہ کسی قدر بڑا ہو جاتا ہی تو ہل چلا کر اوسے زیر زمین کر دیتے ہین - بعد چندے وہ گل کر مٹی کے ساتھ آمیز ہو جاتا ہے - اور طاقتور کھاد کا کام دیتا ہے باغیچون مین یہ بہتر ہے کہ مٹر، لوبئے، سیم کھاچ - کلور وغیرہ بیلی دار پودون سے جب پھلیان اُتر چکین اور کچھ باقی رہ جاتی ہین تو مع بیلون کے اوکھڑوا کر وہین یا جہان سبز کھاد دینا منظور ہو خوب پھیلوا کر مٹی کے نیچے دلوا دین، بہت جلد یہ کھاد زمین کو طاقتور اور زرخیز بنا دی گی - بہت سے قسم کے بیل دار پودون سے دونا فائدہ ہوتا ہے - زمین ہلکی ہو تو ابخرات کے روکنے مین ان کا سایہ مانع ہوتا ہے - اور دوسرے بڑے ہونے پر آخر مین ہل چلا کر اُن کو زیر زمین کر دیا جاتا ہے تو عمدہ کھاد کا کام دیتے ہین -

لیف مولڈ یعنی پتون کی کھاد قریباً تمام باغات جو

نوٹ نمبر ۹ - لیف مولڈ - یعنی پتون کی کھاد بنانے کی ایک آسان ترکیب یہ بھی ہے کہ دس فیٹ مربع و اسی قدر عمیق گڑھا کھود کر اس مین خشک و سبز پتیان بھرنا چاہیئے جب گڑھا بھر جائے تو اوسپر

عرصہ کے نصب کردہ ہوتے ہین اُن مین نرائی کے وقت سبز پتے ناکارہ گھاس وغیرہ اُکھاڑ دئے جاتے ہین - یا درختون کی زاید شاخین چھانٹ دی جاتی ہین، خلاصہ یہ کہ اس ہی قسم کا سبز کچرہ اور خاص کر موسم خزان مین جب پت جھڑ ہوتا ہے تو آم کے درختون اور دیگر پھلدار درختون کے پتے کثیر مقدار مین جھڑتے ہین، ان پتون اور خس وخاشاک کو بیکار نہ پھینکنا چاہئیے - بلکہ ان سب کو ایک گڈھے مین جمع کرانا چاہئیے، موسم گرما مین دو تین بار پانی ڈلوا کر اس جمع شدہ کچرہ کو خوب ترکرا دینا چاہئیے - اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ پانی دینے سے جلد گل جائین گے - اس طرح جو کھاد تیار کی جائے گی وہ درختون کے لئے نہایت زرخیز اور طاقتور ہوگی اور خاص کر گملون مین بھرنیکے لئے بہت عمدہ ہوتی ہے

بقیہ نمبر ۹ - مٹی ڈالکر اور اچھی طرح دباکر سطح زمین کے برابر کردینا چاہئیے - اسکے بعد باغ کی خشک خس وخاشاک اور پتیان وغیرہ اوسپر جمع کرکے آگ لگا دینی چاہئیے - جب آگ سطح ارضی کے جمع کردہ اشیاء کو جلا کر سرد پڑ جائے تو دوسرے تیسرے روز اُس گڈھے کو کھول کر پتیون کو اچھی طرح اولٹ دینا چاہئیے اور اسپر اتنا پانی ڈالنا چاہئیے کہ گڈھے کی پتیان تہ تک بھیگ جائین - بعد ازان اوس گڈھے کو بند کردینا چاہئیے جس وقت کہ بارش کا پانی اس گڈھے مین سرایت کر جائے تو سمجھہ لینا چاہئیے کہ اُس گڈھے کے اندر کی کھاد سڑ کر نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوگئی - بعدہٗ اُس کو نکال کر ملنا چاہئیے اور اُس مین جو کنکر پتھر ہون وہ نکال دینا چاہئیے - اور جو کیڑے اُس مین پڑ جاتے ہین اونکو فنائل یا تمباکو کا پانی ڈال کر ضایع کردینا چاہئیے -

اس کے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ اُس مین بہت قسم کے کیڑے مکوڑے پائے جائین گے، جہان تک ممکن ہو تو قبل گملون مین بھرنے کے اِن کیڑے مکوڑون سے صاف کرنا چاہیئے۔

اِس خصوص مین اڈیٹر "گارڈنس کرانیکل" کی رائے جو ذیل مین درج کی جاتی ہے قابل لحاظ ہے۔

وہ لکھتے ہین کہ

پتے، شاخین، ڈالیان، گلی ہوئی لکڑی، جھاڑ جھنکاڑ، اور دیگر خس و خاشاک صرف دو طریقون سے کام مین لائے جاسکتے ہین۔

(۱) ایک طریقہ یہ ہے کہ اُن کو ایک جا جمع کر کے گلنے اور بوسیدہ ہونے کے لئے ایک ڈھیر لگا دیا جائے۔ بعد ازان باریک چھلنی مین چھان لیا جائے اور غیر بوسیدہ لکڑیون کو خارج کر کے صاف شدہ کھاد کو پھر تحلیل ہونے کے لئے انبار کر دیا جائے۔

(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ان پتون و شاخون وغیرہ کو جھلس لیا جائے ہماری غرض اِن کو بالکل جلا کر راکھ کرنے سے نہین ہے بلکہ ہوا کو روک کر گرمی پہونچائی جائے اور جب جھلس جائین تو کوٹ کر چورا کر لیا جائے۔ اگرچہ یہ طریقہ اتنا آسان نہین ہے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے، لیکن ابتدائً دو ایک بار ناکامیابی کے بعد تجربہ کار مالی اِس کو کرے گا، اور ہماری رائے مین پہلے طریقہ سے یہ طریقہ

بہتر ہے - اول تو کھاد جلد تیار ہو جاتی ہے، اور دوسرے طاقتور اور زرخیز ہوتی ہے اور ہر قسم کے کیڑے مکوڑون کے انڈے ضایع ہو جاتے ہین، برخلاف اسکے اول الذکر کھاد بہت دنون مین تیار ہوتی ہے، اور اکثر بجائے مفید کے مضر ہوتی ہے - اور آخر الذکر بدرجہ اولی بہ نسبت اِس کے زائد مفید اور کار آمد ہوتی ہے "لیف مولڈ" یعنی پتون کی کھاد خاص کر فرن - پام، اور اسی قبیل کے نازک پودے جو قدرتی طور پر جنگلون مین سایہ دار درختون کے نیچے پیدا ہوتے ہین ان کے لئے بہت مفید ہوتی ہے - مذکور الصدر طریقہ سے گلانے اور سڑانے مین مختلف قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہین، اس لئے قبل استعمال کے جھلس کر ان پتون کا چورا کر لیا جانا ضروری ہے -

گھانس کے جھالون کو جلا کر (جھلس کر) - یعنی گھانس دار مٹی کی کھاد | چار ڈ ڑف گملون کے لئے عمدہ اور طاقتور کہاد تیار کی جا سکتی ہے - سڑکون کی پٹریون اور دیگر افتادہ غیر مزروعہ رقبات سے کم از کم بنگال مین اس قسم کے جھالے یعنی گھاس دار مٹی کے چھتے آسانی سے

نوٹ نمبر ۸ - گھانس دار مٹی کی کھاد بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک چولھا ۶ فٹ لانبا اور ۳ فیٹ چوڑا اور ۲ فیٹ بلند بنائے اور اسپر لکڑیان یا لوہے کی سلاخین چن دینی چاہئین ان لکڑیون پر گھانس دار مٹی رکھکر اوس کے نیچے خشک کوڑی کچرے کو جلانا چاہیے جو مٹی گھانس مین لگی ہوتی ہے وہ بھی جلکر خستہ ہو جاتی ہے تب اُس بھنے ہوئے گھاس کو مع مٹی کے گوبر

جمع کئے جا سکتے ہین، اول ان کو دہوپ مین اس طرح پھیلا کر خشک کر لیا جائے
کہ ہرا گھانس دار حصہ نیچے کی طرف ہو، چند دنون مین خشک ہو جائے گی۔
بعد ازان اُن کو کافی طور پر بریان کرنے کے بعد استعمال کیا جائے، بریان کرنے
یا بھوننے کے مختلف طریقے ہین۔ ہین اس طرح بھنوا تا تھا کہ اینٹون کے چولھے پر ایک
بڑا مٹی کا کونڈا، یا کڑھاؤ، نصب کرا کر مٹی کے جھاون کو ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے کونڈے
مین ڈلوا کر نیچے سے آگ جلوا دیتا تھا، کافی طور پر بریان ہو جانے کے بعد ان کو
نکال لیا جاتا۔ اور دوسرے خشک جھاے ڈال دئے جاتے تھے "فیوشیاز"
Fuchsias اور "ازالیاز" Azaleas کے پودون کو یہ کھاد
خاص طور پر موزون و مناسب بتلائی جاتی ہے۔

لکڑی اور پتون کی راکھ ڈاکٹر لینڈرے صاحب بحوالہ کتاب
ہارٹی کلچرل ٹرین زک شنس جلد پنجم صفحہ ۵۲۔ فرماتے ہین کہ اس قسم کی کھاد کو
بہترین کھاد خیال کرتے ہین۔ ندائی کرنے مین مختلف قسم کی خودرو گھانس اور روئیدگی

بقیہ نمبر ۱ سے خوب کوٹنا چاہئے تا کہ وہ باریک ہو جائے اُسوقت اُسے کام مین لانا چاہیے۔
یہ مٹی مخصوص کروٹن۔ بگونیا۔ ڈرے سینا۔ فلیٹونیا۔ اکمینی۔ گیسینزا وغیرہ کے کام آتی ہے۔ اس
تیار کردہ کہاد کو بارش کے پانی سے کھلے ہوئے میدان مین نہ بھیگنے دینا چاہیے۔ ورنہ اوس کی
خستگی اور جذب کن مادہ زائل ہو جائیگا۔ اور بھیگ جانے سے کہاد مذکور کی خوبیان دفع ہو جائینگی
اور وہ ایک معمولی مٹی کا خواص رکھے گی۔

جو کھیتون اور باغون مین اکثر پیدا ہوتی رہتی ہی، ان کو آہنی پنج شاخون (ایک آلہ) کے ذریعے سے یکجا جمع کر کے بہ احتیاط تمام جلا کر انکی راکھ کیاریون مین پھیلا دی جاتی ہی جس حصہ کھیت یا باغ مین یہ راکھ پھیلائی جاتی ہی وہ بمقابلہ دیگر حصص کی زیادہ شاداب و سرسبز ہوتا ہی! ور دیکھنے کیساتھ ہی وہ حصہ ممتاز اور نمایان دکھلائی دیتا ہی۔ بلاشبہ جب تک فصل استادہ رہتی ہے، تو وہ درخت و پودے جن کو راکھ کی کھاد دی گئی ہے وہ زیادہ زوردار دہونہار نظر آتے ہین۔ خودرو نباتات کی کھاد مین دیگر مناسب اجزا ملا کر کیاریون اور خاص درختون کو دنیا بہت مفید ہوتا ہے۔ باغ کے کچرہ کو جلا کر ضایع کر دینا فضول ہوتا ہے۔ بلکہ دوسرے مفید کامون مین لایا جا سکتا ہے۔

کھلی۔ ڈاکٹر لینڈرے صاحب کی رائے ہے کہ پسی ہوئی کھلی بطور کھاد کے

نوٹ نمبر ۱۱۔ کھلی کی کھاد حقیقتاً نفع پہونچاتی ہے لیکن اس طریق پر فوری اثر نہین کرتی جلد اثر کرنے کے واسطے تجربہ سے ظاہر ہوا ہے کہ اول کھلی کو تانبے یا پیتل کے ظرف مین اوبال لینا چاہیے۔ جب وہ جوش کھا کر مثل حلیم کے ہوجائے تو اُس مین بمقدار مناسب قلعی کا چونہ ملا کر آگ سے اوتار لے اور جب وہ سرد ہوجائے تو اوسکو ایک گڈھے مین ڈالے اور گائے یا بیل کا گوبر کھلی کی نصف مقدار اوسمین ملا کر دونون کو یکجان کر دے بعدہ اُس گڈھے کے منہ پر ہلکی ہلکی مٹی ڈالکر ہر دوسرے تیسرے روز گڈھی پر پانی چھڑکتا رہے تا کہ وہ کھاد خشک نہو جائے چند روز کے بعد اُس کھاد سے ایک بو پیدا ہوگی جس سے اُسکا سڑنا ظاہر ہوگا۔ اُسوقت سمجھہ لینا چاہیے کہ یہ کھاد کارآمد ہوگئی یہ کھاد درختانِ گلاب کو بھی اور دیگر درختان جسمین قوی کھاد

دی جائے تو درختوں مین بالیدگی کی قوت زیادہ ہو جاتی ہے۔لیکن یہ قوت
عرصہ تک قایم نہین رہتی بلکہ چند روزہ ہوتی ہے - ابتدائی زمانہ مین یعنی جب
پودے چھوٹے ہوتے ہین تو درختون کو تقویت دیتی ہے۔ گلاب کے لئے
بہترین کھادون مین سے ہوتی ہے اور درختان انگور، وآڑو، کو جو مرکب کھاد موسم
سرما مین دیجاتی ہے اس کا یہ ایک اعلی جزو ہوتی ہے -
گڑھ[۱۲] - انگلستان مین گڑ کو کھاد کے ساتھ استعمال کرنے کا رواج نہین ہے اور
نہ وہان کے فن باغبانی کی کسی کتاب مین اس کا تذکرہ دیکھا گیا۔لیکن ہندوستان
مین ادنی اور ارزان قسم کا گڑ جو بازارون مین فروخت ہوتا ہے اس کو اشجار
مثمرہ کے لئے مرکب کھاد بناتے ہین - ایک مفید جزو سمجھا جاتا ہے -

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۱ - دینا مقصود ہو استعمال کرنا چاہیے -
عیش باغ (ریاست بھوپال) مین اکثر یہ کھاد تیار کرکے گلاب وگوبھی وکرم کلا وگانٹھ
گوبھی ودیگر پھلوار مثل آسٹر وغیرہ مین دیا گیا جو مفید ثابت ہوا یہ کھاد اس طریق پر بھی استعمال
کیا جاتا ہے کہ ایک گھڑے پانی مین ایک سیر کھاد کو گھولکر اس رقیق کھاد کو درختان پھلوار جو
کونڈیون مین مثل آسٹر - فلاکس - بگونیا - وغیرہ مین تھوڑا تھوڑا ہر چوتھے روز دینا چاہیے اس کا
اثر فوری ہوتا ہے -
نوٹ نمبر ۱۲ - بیان استعمال گڑ بطریق کھاد - معمولی قسم کے گڑ کو لیکر جو نہ قلعی اور کھلی وگوبر کے
ساتھ ملاکر زمین مین گڈھا کھود کر اوس مین دفن کر دیتے ہین اور اوپر سے اکثر پانی چھڑکتے ہین جب

سیٹھی - نیل کے گوداموں کا فضلہ یعنی پس ماندہ ڈنٹھل "جسے سیٹھی" کھا جاتا ہے لوگ بیکار سمجھ کر پھینکدیتے ہین، حالانکہ وہ بہترین کھادون مین سے ہے اور خاص کر ترکاریون کے لئے نہایت ہی مفید ہوتی ہے -

کچلی کچلی کی کہاد بھی زمین کو زرخیز کرتی ہے - اور گانٹھہ دار پودون کے لئے خاص طور پر مفید ہوتی ہے "پون گامیا گلب را" *Pongamia glabra* کے پہول پانی مین سڑانے کے بعد گملون کے لئے عمدہ کھاد کا کام دیتے ہین خفیف مقدار مین اگر ان بجھا ہوا چونہ ملا دیا جائے تو کھاد سریع التاثیر ہو جاتی ہے - گملون کے لئے "کھاد مرکب" تیار کرنے مین اس درخت کے تخم کی کہلی ایک مفید جزو قرار دیجاتی ہے -

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲ - یہ مرکب سڑ جاتا ہے تو اوس کو ثمردار درختون مین دیتے ہین اس سے پہلون مین ذائقہ پیدا ہوتا ہے قلعی مادہ ترشی کو گھٹا دیتی ہے اور گڑ دینے سے مصالحہ مین ایک جوش پیدا ہوتا ہے اگر قلعی نہ دیجائے تو گڑ کے اثر سے پہلون مین چاشنی بھر جائیگی -

عموماً کمرک کے پہل مین جب ایک طرف چونہ لگا دیتے ہین اور اوسکے دوسرے حصہ کو کھاتے ہین تو اوسکی ترشی مین کمی ہو جاتی ہے - پس معلوم ہوا کہ چونے سے ترشی زائل ہوتی ہے -

اکثر ترش نارنگی یعنی کوے کی جڑون مین چونہ بمقدار قلیل اس طریق سے دیتے ہین کہ نارنگی کی جڑ کو بہ احتیاط کھولکر اسمین قلعی چونہ اور گوبر کی کھاد دیکر بند کر دیتے ہین چونہ کے اثر سے علاوہ کم ہو جانے ترشی کے کیڑے مکوڑے بہی ضایع ہو جاتے ہین اور اگر کسی قسم کا کوئی زہریلہ مادہ اوسمین ہو تو وہ بہی

حیوانی کھاد

گوبر[۱۱] تمام قسم کی کھاد جو ہندوستان کے باغبان استعمال کرتے ہین - ان مین گوبر کی کھاد سے زیادہ کوئی دوسری کھاد نہ مفید ہوتی ہے - اور نہ کارآمد ہوتی ہے اور نہ اِس سے زائد کسی دوسری کھاد کا عام رواج ہے - یہ دو طریقون سے استعمال کیجاتی ہے -

(۱) تازہ گوبر کی یہ کھاد کیاریون کے سطح سنوارنے اور برابر کرنے مین استعمال کیجاتی ہے

(۲) دو سال کا پورانا گوبر جس کے اجزا تحلیل و بوسیدہ نہ ہو گئے ہون اور جو دیکھنے مین مثل سیاہ رنگ کی نم سونگنے کے ہوگیا ہو بطور کھاد کے کیاریون و درختون مین دیا جاتا ہے - جو ترکاریان انسان کے کام مین آتی ہین ان کی کاشت مین گوبر کی کھاد لازمی دیجاتی ہے - لیکن ہندوستان کے لوگ گوبر کے اوپلہ بنا کر جلانے

بقیہ نمبر ۱۲ - زائل ہوجاتا ہے اس جگہہ پر اس کھاد کے تیار کرنے کے اجزا کا وزن بغرض آسانی بتایا جاتا ہے کھلی - گڑ - گوبر - چونہ قلعی سفید اس حساب سے جسقدر زیادہ یا کم بنانا ہو مقدار کا
۵ ثار ۴ ثار ۱ ثار ۳ ثار
وزن کا لحاظ رہے -

نوٹ نمبر ۱۳ - تازہ گوبر کی کھاد اگر کیاریون کی سطح ہموار کرنے مین استعمال کیجائے اور فوراً اوسمین پانی نہ ہو نچایا جائے تو وہ کھاد خشک ہو جاتی ہے - اور اوسکی تحلیل بڑی مشکل سے ہوتی ہے - اسلیئے ہم اپنا ذاتی تجربہ لکھتے ہیں جو بہت سود مند ہی اور وہ یہ ہی کہ اگر گوبر کی تازہ کھاد کیاریونمین دینا منظور ہو تو کیاری

کے کام مین لاتے ہین، اس لئے ہمیشہ بآسانی دستیاب نہین ہوتا۔

اسی وجہ سے جس کے پاس گائین اور بیل ہوتے ہین ان کو بھی اُس کے جمع کرنے مین دشواریان پیش آتی ہین۔ اگر اجازت مل جائے تو کمسریٹ کے گاؤخانہ سے جہان مویشی رکھے جاتے ہین بعض اوقات زائد مقدار مین گوبر دستیاب ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھی گوالون سے بھی واجبی قیمت دینے پر میسر آجاتا ہے۔

اصطبل کا کچرا ۱۴ ہندوستان مین سبز ترکاریون کے لئے "اصطبل کا کچرہ" یعنی گھوڑون کی لید و ترنجالی و بس خوردہ گھانس وغیرہ بہت مفید کھاد کا کام دے سکتی ہے۔ یورپ مین بیش قیمت کھاد اس سے تیار کی جاتی ہے۔ بہترین طریقہ اس کے استعمال کا یہہ ہو سکتا ہے کہ موسم سرما کی فصلین تیار ہو جانے کے بعد کھیتون و کیاریون مین ڈال دی جائین اور موسم گرما و بارش مین ہل یا پھاوڑہ وغیرہ

بقیہ نمبر ۱۳ ۔ کے پانی لگانے کے دہانے پر تازہ گوبر رکھدین اور کیاریون مین پانی دینا شروع کردین اس طور تھوڑا تھوڑا گوبر ڈہل ڈہل کر ساری کیاری مین پہونچ جائیگا جس کا فوری اثر ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۴ لید کی کھاد ۔ ہمارے تجربہ میں ترکاریون کے لئے گھوڑون کی لید کا کھاد زیادہ مفید نہین۔ کیونکہ اس مین شوریت زیادہ ہوتی ہے۔ جس سے ترکاری کے ذائقہ مین کمی ہو جاتی ہے اور اکثر نقصان پہونچاتی ہے۔ میرے سالہا سال کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ گھوڑون کی لید کی خوب سڑی ہوئی کھاد گلاب کے لئے بیحد مفید ہے اور ترکاریون کے سوا دیگر تمام اقسام کے درختون کے لئے بھی مفید ہے۔

کے ذریعہ سے پہیلا کر زمین مین ملادیجائے۔ کیاری و پٹریون مین بہی بطریق صدر
کہاد دیجا سکتی ہے۔ اور چونکہ وہ زمینین اکثر عمدہ نہین ہوتین اس لئے اوس کے
دینے سے کچھہ نہ کچھہ فائدہ پہنچ ہی جاتا ہے سخت تعجب ہوتا ہے کہ ہندوستان مین
اس کی کچھہ قدر نہین کی جاتی۔ اور بمقدار کثیر اصطبل سے کچرہ نکلتا ہے۔ اُسے
مناسب مصرف مین نہین لایا جاتا بلکہ بیکار ضایع کردیا جاتا ہے۔ کلکتہ اور اوسکے
محاذات مین اصطبلون اور احاطون کے دروازہ پر کچیرہ کا انبار لگادیا جاتا ہے
اور دوسرے تیسرے دن صفائی کی گاڑیان آتی ہین۔ اور اوسکو اٹھائے جاتی
ہین اور لیجا کر یا تو ہموار کرنے کے لئے کسی گڈھے مین ڈال دیا جاتا ہے یا دریا مین بہا دیا
جاتا ہے۔ ممالک متحدہ مین بھی اس کی قدر کی یہی کیفیت ہے۔ جاڑہ کے
موسم مین سائیس لوگ اُس سے تاپتے ہین شام ہوئی کہ دن کے جمع شدہ کچرہ
مین آگ لگادی جو کہ کچھہ رات گئے تک آہستہ آہستہ جلا کرتا ہے۔ اور سائیس
لوگ اوس کے گرد بیٹھے ہوئے تاپا کرتے ہین۔ جن لوگون کو چھاؤنیون اور
اوس کے گرد نواح مین رہنے کا اتفاق ہوا ہوگا وہ اس کے بدبودار اور بیاری
قسم کے دہوئین سے مانوس ہون گے۔ اگر اس مین بوسیدہ پتے ملادے جائین
تو کیاریون کے لئے اس پر کوئی دوسری کھاد فوقیت نہین دے جاسکتی۔

بکری کی مینگنی | بطور کھاد کے اسے مین نے بارہا استعمال کیا ہے۔ لیکن

نوٹ نمبر ۱۵۔ مینگنی کی کھاد۔ میرے تجربہ مین بکریون کی مینگنیون کی کہاد آڑو۔ انگور اور انجیر

میرے تجربہ مین خاص طور پر مفید ثابت نہین ہوئی عرصہ تک سخت رہتی اور
عدم تحلیل ہونے کی وجہ سے زمین کو نہ کوئی قوت پہنچا سکتی اور نہ زرخیز کر سکتی،
چونکہ بھیڑ و بکری کی مینگنیان یکسان ہوتی ہین، اس لئے گمان غالب ہے کہ اس
کا بھی یہی انجام ہوتا ہو۔

بقیہ نمبر ۱۵ - کے لئے نہایت مفید ہے اس مین کچھ شک نہین کہ مصنف کتاب نے جیسا لکھا ہے
وہ بالکل صحیح ہے کہ بکریون کی مینگنیان سخت ہوتی ہین لیکن اسکی سختی کو دور کرنے کی بہترین ترکیب یہ
ہے کہ مینگنیون کو موگری سے کوٹ ڈالا جائے۔ اور چونکہ اسمین حدت بہت زیادہ ہوتی ہے اسلئے
مناسب ہے کہ اس مین کمزور مٹی ملاکر تیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ اوسکی حدت کم ہوکر معتدل کھاد تیار ہو جائے۔
مینگنیون کی کھاد بنانے کی ایک دوسری ترکیب یہ ہے کہ اول مینگنیون کو ایک کثیر مقدار مین موگریون
سے کوٹ ڈالنا چاہیئے بعد ازان ایک گڈھے مین بھر کر مٹی سے اوسکا منھہ بند کر دینا چاہیئے۔ اور وقتاً
فوقتاً اُس مین پانی دینا چاہیئے اور ایک مہینے کے بعد اوس گڈھے کو کھولنا چاہیے اور کھاد کو کام
مین لانا چاہیے۔ لیکن کام مین لاتے وقت اُس مین تھوڑی ریت اور گوبر کی کھاد مندرجہ ذیل وزن
سے ملانا چاہیئے اگر سیر بھر مینگنی کی کھاد ہے تو آدہ سیر گوبر کی کھاد اور پاؤ بھر ریت ملانا چاہیئے اور
اگر ریت اور کوئی کھاد نہ ملائی جائے تو ادہ پاؤ شورہ ملا دینا چاہیئے مینگنیون کی کھاد بنانے کی
ایک اور مفید ترکیب یہ ہے کہ ترکاری باغ مین کسی مناسب موقع پر عمل مذکور کیا جائے اور
اسکا بہترین دستور یا قاعدہ یہ ہے کہ دو دو فٹ گہرے گڈھے کھودے جائین جو ایک دوسرے
سے تین تین فٹ کے فاصلہ پر ہون ان گڈھون مین بارہ اساڑہ مینگنیان بھر کر ہر گڈھے پر ایک

کبوتر کی بیٹ - ڈاکٹر لینڈ ٹے صاحب کا قول ہے کہ کبوترون کی بیٹ کا بھی اثر قریب قریب "گوانا" Guano بحرالکاہل کے خشک جزائر مین سمندر کے پرندے بہ کثرت بیٹھتے ہین، ان کی بیٹ وہان کثیر مقدار مین جمع ہو جاتی ہے - بہت طاقتور کھادون مین شمار کی جاتی ہے - ممالک یورپ مین کئی طرح رقیق یا خشک استعمال کی جاتی ہے" ملک فارس مین بیٹ حاصل کرنے کی غرض سے اہل فارس کبوتر پالتے ہین، جس طرح ممالک "پیرو" کے باشندے "گوانو" Guano کو استعمال کرتے ہین اوسی طرح اہل فارس کبوترون کی بیٹ کو کھیت کی مٹی مین ملا کر خربوزون اور دیگر فصلون کے لئے بطور کھاد استعمال کرتے ہین - ہندوستان مین جہان کہین اس کا تجربہ

بقیہ نمبر ۱۵ - ایک کھڑی لکڑی نشان کے واسطے گاڑ دینا چاہیے تاکہ موسم بارش کے بعد اون گڈھون کا پتہ معلوم ہو سکے اگر ایسا نہین کیا جائیگا تو ممکن ہے کہ برسات مین پانی کی وجہ سے وہ گڈھے معدوم ہو جاوین اور اون کا تلاش کرنا ایک وقت طلب امر ہو - بہرکیف کنوار مین اس قطع زمین مین جسقدر گڈھون کے علاوہ زمین ہو اوسکی مٹی کو بھی گوبر کی کھاد ملا کر نرم کر دینا چاہیے اس کے بعد فی گڈھا ایک چقندر یا ایک گوبھی یا کرم کلا یا شلجم یا گانٹھ گوبی لگانا چاہیے اس ترکیب سے خاطر خواہ کامیابی ہوگی اور زبردست ترکاری پیدا ہوگی البتہ بغیر کوئی دوسرے اجزا ملائے ہوئے صرف مینگنیان ہی کام مین آسکتی ہین وہ اس طرح کہ بارش کے زمانہ مین پودینے کی کیاریون مین مینگنیان ڈالدینی چاہیین - چونکہ اس مین حدت

کیا گیا ہے وہاں مفید اور طاقتور کھاد ثابت ہوئی اسمیں خطرہ[۱۶] یہ ہے کہ اگر مقدار ذرا زیادہ ہو جاتی ہے تو پودے وہیں جل جاتے ہیں، دیر تک رکھنے سے یہ کھاد قریب قریب نکمی ہو جاتی ہے۔

مرغابی کی بیٹ یہ بھی کھاد کے مصرف میں آتی ہے۔ اگر اسمیں خفیف مقدار کے ساتھ بیٹ بھی شامل ہو تو قریب قریب "گوانا" Guano کے مفید ہوتی ہے

ہاتھی کی لید[۱۷] میں نے سنا ہے کہ انناس اور اسی قبیل کے چھلکے دار پھلوں کے درختوں کے لئے بہت مفید کھاد ہوتی ہے۔ میں نے تجربہ نہیں کیا ہے لیکن میرے خیال میں کوئی کارآمد کھاد کے قابل جزو اس میں نہیں ہوتا۔ ناریل کے چھتوں کے بڑے بڑے گیندوں کی طرح اس کی لید ہوتی ہے۔ اور پھوٹ کر زمین میں مخلوط ہو جانے پر اس میں کوئی زرخیزی پیدا نہیں کرتی البتہ زمین کسی قدر ہلکی ہو جاتی ہے۔

بقیہ نمبر ۱۵ - زیادہ ہوتی ہے اس لئے بارش کا پانی اوسکو ایک معتدل کھاد بنا دیتا ہے اور پودینے کے لئے ازحد مفید ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۶ - کبوتر کی بیٹ کی کھاد میں مصنف کتاب نے جو خطرہ بیان کیا ہے وہ صحیح ہے لیکن یہ خطرہ اس طرح بخوبی دور ہو سکتا ہے کہ بیٹ گوبر کی کھاد میں ملاکر رقیق کرکے استعمال کرنا چاہیے۔

نمبر ۱۷ - اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ مصنف نے جو کچھ لکھا ہے وہ قریب قریب صحیح ہے۔

۱۸
انسانی بول وبراز اور سور کی لید۔ بلا شبہ باغات کے لئیے یہ دونون بہترین کہاد ہوسکتے ہین، لیکن ہندوستان کے رسم ورواج ایسے ہین کہ جوانکو کام مین لانے سے مانع ہوتے ہین۔ ڈاکٹر ای بونا ویہ صاحب مہتمم باغات لکھنو تحریر فرماتے ہین کہ سالہا سال کے تجربہ نے مجھے ثابت کردیا ہے کہ اس ملک کے باغات کے لئیے اس سے بہتر کوئی دوسری کہاد نہین ہوسکتی۔ پہولون کے درختون مین دیجاے تو رنگ مین خوشنمائی اور شوخی اور ترکاریون مین شادابی اور خوش ذائقگی پیدا کرتی ہے۔

۱۹
خون۔ بطور تجربہ اور فضلہ وکہلی وگڑ مین نے ضیاءالابصار باغ احمد آباد مین ڈالا وآلایش اپنے باغ کے انگورون کی جڑدن مین ڈلوائی۔

بقیہ نمبر ۱۷۔ لیکن استاذ اتی تجربہ میرا یہی ہے کہ اگر بہت پُرانے ہاتہی کا کہاد پہلوار اور دیگر قسم کے درختون کے لئیے تیار کیا جائے تو مفید ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۸۔ انسانی بول وبراز۔ میرے تجربہ مین یہ بات آئی ہے کہ انسانی بول وبراز کی کہاد ترکاریون کے لئیے مفید نہین ہے۔

نوٹ نمبر ۱۹۔ خون کا استعمال میرے تجربہ مین انگور۔ آڑو۔ انجیر۔ آلو بخارا۔ آلوچہ۔ نارنگی کے لئیے بہت زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اس سے پہلون کی صورت مین جلا پیدا ہوتی ہے پہل بڑے ہوتے ہین خوشرنگ اور خوش ذائقہ ہوتے ہین لیکن اس کا استعمال ایک دو مرتبہ کا درخت کو ہمیشہ کے لئیے مستغنی نہین کردیتا ہر سال ان درختون مین خون دینا چاہئیے تاکہ درخت کے ہر رگ وپے

اس سے بہت فائدہ ہوا انگور شیرین ہوئی اور دانون کا پھٹنا جاتا رہا - بوسیدہ گوبر کی کھاد کے مقابلہ مین یہ اشیا محض ہیچ ثابت ہوئین - اور اُن سے جو غیر موقع بدنمائی اور تعفن پیدا ہوا اس کا کیا ذکر کیا جائے - چنانچہ اوسی وقت سے مین نے عہد کر لیا کہ آیندہ کبھی نہ استعمال کرون گا -

گوانو بحر الکاہل کے خشک جزائر مین بحری پرند زیادہ تر پناہ لیتے ہین، چنانچہ ان کی بیٹ وہان بہ کثرت جمع ہوتی ہے - اس کی کھاد تمام کھادون سے زیادہ طاقتور سمجھی جاتی ہے - اور بیش قیمت ہونے کی وجہ سے دغاباز تجار بہت زیادہ آمیزش کر دیتے ہین - ہر قسم کے درختون کے لئے یہ کھاد بہت طاقتور اور مفید ہوتی ہے - البتہ خطرہ اس قدر ہوتا ہے کہ اگر مقدار ذرا بھی زیادہ ہو جائے

بقیہ نمبر ۱۹ - مین اس کا اثر سرایت کر جائے - خون دینے کا یہ طریقہ بہت بہتر ہے کہ جس درخت مین خون دینا مقصود ہو اول اس درخت کی اطراف کی مٹی کھود کر جڑون کو کھولنا چاہیئے اس ترکیب سے کہ جڑون کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچے اسکے بعد خون اسمین حسب حیثیت درخت دیدے اور اوسکے اوپر دوسری قسم کی کھاد تھوڑی مقدار مین ڈالکر مٹی سے بند کر کے تھالا بنا دے اور خون دینے کے ۲۴ گھنٹہ کے بعد اس درخت مین پانی دینا چاہیئے - زیادہ دیر نکرنا چاہیئے ورنہ خون خشک ہو جائیگا اور پھر پانی دینے سے دیر مین محلول ہوگا -

نوٹ نمبر ۲۰ - گوانو - کی کھاد میرے تجربہ مین بہت مفید ہے مینے اسکو مسٹر ویلو ڈبلیو جانسٹن صاحب کے ہمالیہ سیڈ اسٹور منصوری سے اکثر منگوائی ہے اس کھاد کو پانی مین حل کر کے بہت ہلکا

تو درخت کو جلا دیتی ہے - باغبان رقیق صورت مین اس کے استعمال کو ترجیح دیتے ہین -

ایک بار" اگیری ھارٹی کل چرل Agri Horticultural سوسائٹی مین خود مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ گلاب اور آڑو کے درختون مین اسکی کھاد دی گئی لیکن انجام بہت خراب ہوا، یعنی تمام درخت جل گئے - کھاد مین کوئی عیب نہ تھا، بلکہ اس کے دینے مین بداحتیاطی کی گئی تھی - معمول کے موافق جیساکہ موسم سرما مین ہوتا ہے درختون کی جڑین کھول دی گئی تھین، اور چند دنون تک خوب ہوا پیوست ہوتی رہی - بعد ازان زائد مقدار مین "گوانو" Guano سفوف کر کے مٹی مین ملا کر درختون کی جڑون کو ڈھانک دیا گیا -

مسٹر ریورس" صاحب فرماتے ہین کہ گملون کے لئے رقیق کھاد بیس گیلن مین ایک پونڈ "گوانو" Guano کے حساب سے ملا کر بنانی چاہئے، اور اگر کنارے کے درختون مین دینی ہو تو اسکی مقدار کو المضاعف کر دینا مناسب ہوتا ہے -

بقیہ نمبر ۲۰ - یعنی رقیق بنا کر فرن ہوس کے درختون اور گلاب مین جلّے کے جاڑے مین دیا ہے - اور درختون مین کسی قسم کا نقصان نہین پایا - بلکہ مفید پایا - اس کے یہ معنی نہ سمجھے جائین کہ روزمرہ یہ کھاد استعمال کیجائے بلکہ ایک مہینہ مین دو مرتبہ استعمال کیا جائیگا تو نقصان نہ ہوگا -

کتاب موسومہ "کاٹج گارڈنرس ڈکشنری" Cottage Gardener's Dictionary مین درج ہے کہ ایک مرتبہ مختلف اقسام کے پودون کو جو گملون مین لگائے گئے تھے نصف اونس گوانو Guano فی گیلن پانی مین ملاکر دی گئی - چنانچہ سب پودون نے خوب زور کیا - اور خوب بڑھے - ایک پودا بھی ضایع نہ ہوا - مسٹر "رنڈل" Mr Rendle اور دیگر مستند اصحاب کی رائے ہے کہ "گوانو" Guano جب ہی فائدہ نہین کرتی یا نقصان کرتی ہے کہ جب ایسی مقدار مین دی جاتی ہے کہ پودے اس کو برداشت نہین کرسکتے - ایک گیلن پانی مین نصف اونس "گوانو" کے حساب سے آمیزش کرکے ہفتہ مین ایک بار بڑھنے والے پودون کو دیجائے تو ممکن نہین ہے کہ ان مین بالیدگی اور قوت نہ پیدا ہو - اور نتیجہ حسب مراد حاصل نہو - اگر خشک دینی مدنظر ہو تو پانچ حصہ مٹی اور راکھ کے ساتھ ملاکر دی جائے اور جہان تک ممکن ہو بہت باریک تہ پھیلا دیجائے -

"بیرن لی بگ" Baron Liebig صاحب کی رائے ہے کہ اس کے استعمال کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اوسی کسی قدر پانی مین تر کرکے چند قطرات گندہک کے تیزاب کے اُس پر ڈال دئے جائین - چوبیس گھنٹے کے بعد اس مین لکڑی کا بُرادہ یا غنچہ کی عمدہ اور باریک مٹی اور پتون کی کھاد ملاکر درختون

کی جڑون مین دیجا سکتی ہے۔ یا کیاریون کے سطح پر پھیلائی جا سکتی ہے۔

اور آخر مین "مسٹر سالی" Mr. Solly صاحب کی رائے ہے کہ

"گوانو" Guano اگر بطور رقیق کھاد کے استعمال کرنا ہو تو یاد رکھنا چاہیے

کہ پانی ملانے سے جو عرق تیار ہوتا ہے اس مین صرف نوسادر اور ایک چوتھائی

"فاسفیٹ" Phosphate ہوتا ہے۔ بقیہ فاسفیٹ

اور دیگر اجزا پانی مین حل ہونے سے رہ جاتی ہین۔ اور غیر تحلیل شدہ جزو بھی اسی

قدر طاقتور کھاد ہوتا ہے جس قدر کہ حل شدہ جزو۔ لہذا کھاد کو حسب مراد

مفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ عرق کو ہلاتے رہین تاکہ غیر تحلیل شدہ جزو

تہ نشین نہ ہو جائے۔

مچھلی - اگر زاید مقدار مین دستیاب ہو سکے تو اسکی کھاد درختون کی جڑون

مین دی جاتی ہے اور عمدہ طاقتور کھاد ہوتی ہے۔

نوٹ نمبر ۲۱- مچھلی کی کھاد اور خون کا درختون مین دینا میرے تجربہ مین بالکل یکسان ہے لہذا مناسب

ہے کہ مچھلی کے کھاد کی ترکیب بھی یہان لکھی جائے مچھلیان چھوٹی ہون تو ثابت ورنہ بڑی مچھلیون

کے ٹکڑے کرکے ایک مٹکے مین یا گڈھے مین ڈالدے اور بمقدار مناسب قلعی کا چونہ بھی اس مین

ڈالدے اور اسی گڈھے کو اچھی طرح ڈھانپ دے مگر وقتاً فوقتاً بمقدار قلیل اس مین پانی چھڑکتا رہے

جس سے گڈھے یا مٹکے کے اندر زیادہ خشکی نہ ہونے پائے جب اس مین بو پیدا ہو جائے تو سمجھنا

چاہیے کہ مچھلیان سڑنا شروع ہو گئین۔ بعد تھوڑے دنون کے بالکل سڑ جاینگی اور نہایت بدبودار

ھڈی یورپ مین ہڈی کی کھاد بہت مفید اور طاقتور شمار کیجاتی ہے
اور ہر موسم مین دی جاتی ہے۔ لیکن اس کا نفع بتدریج ظاہر ہوتا ہے۔ گو کتنی ہی
بار کیون نہ استعمال کی جائے لیکن اس کا نفع ایک سال کے بعد معلوم
ہوتا ہے۔ بعض کاشت کارون نے "پھول گوبھی" کے درختون مین ہڈی کی
کھاد ڈالی ہے۔ ان کا تجربہ ہے کہ بہت مفید ہوتی ہے۔

معدنی کھاد

معمولی نمک ۲۲ اکثر ترکاریون کو نمک کی کھاد دی جاتی ہے۔ اور نارجیل
کیواسطے مفید ہوئی ہے۔ اور "آلوچہ" کو خاص طور پر مفید ہے۔
کلکتہ کے قرب وجوار کے ایک ماہر فن باغبان نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے
اپنے "آلوچہ" کی کیاریون مین نمک کی کھاد ڈالی تھی۔ لیکن اسکی نظرون مین

بقیہ نمبر ۲۱ — ہون گی اس کھاد کو نکال کر گلاب۔ انجیر۔ انگور۔ آڑو۔ کی جڑون مین دینا
چاہیئے۔ پھول گوبھی اور کرم کلّا مین بھی اسی دیا ہے اور مفید پایا گیا ہے۔

نوٹ نمبر ۲۲ — نمک کا استعمال ترکاری آس پاراگس کے لئے مفید ثابت ہوا ہے اور
اُن درختون کے لئے مفید ہے جن کا تعلق کھاری پانی یا سمندر سے نہین ہے یا اُس سیاہ
مٹی مین جس مین عموماً شوریت نہین ہوتی اوس مین نمک کا جزو کم مقدار مین دیا جانا مناسب
ہوتا ہے اور وہ مٹی جو فرن و دیگر خوشنما اقسام آس پراگس کے لئے تیار کی جاوے اوس مین بھی

کوئی خاص فائدہ ظاہر نہین ہوا۔

سپر فاسفیٹ آف لائم | ہڈی کے سفوف مین گندھک کے تیزاب ملانے سے یہ معدنی شئے بنائی جاتی ہے اور انگلستان مین "گوانو" Guano کے نرخ کی طرح سے بازارون مین فروخت ہوتی ہے۔ مسٹر "سالی" صاحب کی راے ہے کہ تمام قسم کے مصنوعی کھادون مین یہ اعلیٰ ترین ہوتی ہے۔ چونکہ مجھے اس کے تجربہ کا اتفاق نہین ہوا ہے اسلئے اس کی بابت کوئی راے قایم نہین کرسکتا کہ ہندوستان مین اس کا اثر کیا ہو گا۔

پورانا چونا[۲۳]۔ فرن اور پہاڑی پودون اور بہت قسم کے گملون کے لئے اس کی کھاد بہت مفید شمار کی جاتی ہے۔ سیب پور (بنگال) کی رائل بوٹانی کل گارڈن Royal Botanical Garden مین بہت کامیابی کے ساتھ اس کو استعمال کرتے ہوئے مین نے دیکھا ہر قسم کے پودون کو مفید ہوتی ہے۔ مین نے خود اس کی کھاد کو بہت استعمال کیا ہے اور ایسے پودے بی گونیا Bigonia سُرٹودی ریاس" Cyrtodeiras پپ رومانس Pepiromas فٹونیاس Fittonias "اُن تھوری یم" Anthurium

---

بقیہ نمبر ۲۲ ۔ جز و نمک کم مقدار مین مفید ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۲۳ ۔ مصنف نے پورانے چونے کے متعلق جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ لیکن میرے نزدیک اگر اُس مین پتی کی کھاد مساوی مقدار مین ملادی جاوے تو اور بھی زیادہ مفید ہوگی۔

ڈری سی ناس Dracaenas اے لوکیسیاس Alocasias

گیسنراس Gesneras سی لاجی نلاس Selaginellus

فرن Fern اور اس قسم کے بہت سے پودون کو بہت نفع بخش ثابت ہوئی اور پودے خوب بڑے ہوے تین حصّہ پورانا چونہ یا کنکریٹ اندازہ سے مٹی مین ملانا چاہیئے - پہاڑی پودون کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسری کھاد نہین ہوتی - اور آسانی سے دستیاب ہوسکتی ہے - پورانے مکانات کی پختہ چھتین گرائی جاتی ہین تو اون سے کھاد کے قابل پورانہ چونہ بکثرت ملتا ہے - جسقدر زیادہ پورانہ ہوگا اوسی قدر زیادہ مفید اور بہتر ہوتا ہے - مین زور کے ساتھ راے دیتا ہون کہ گملون مین عموماً اسی کی کھاد دینا چاہیئے - قلیل البضاعت درخت جو چھوٹے گملون مین لگائے جاتے ہین ان مین پستہ کی برابر اور بڑے درختون مین اخروٹ کے برابر چونہ کوٹ کر ملا دیا جائے - اس کو بہت باریک استعمال نکرنا چاہیئے بلکہ دردرا ہونا چاہیئے اس مین نفع یہ ہے کہ اگر گملون مین پانی نہین رُکتا ہے اور اس کے نکل جانے کا مناسب انتظام ہے تو مٹی مین نہ ترشی پیدا ہوگی اور نہ گداز ہوکر درختون کو نقصان پہنچائے گی - پودون و نازک درختون کی جڑین چونے کے ٹکڑون یا کنکریٹ کو لپیٹ لیتی ہین اور خوب خوراک حاصل کرتی ہین -

نائٹریٹ آف سوڈا ہر قسم کے پودون اور درختون اور خاص کر تیز دا

ترکاریون مثلاً کرم کلّا وغیرہ کے لئے اس کی کھاد بہت عمدہ ہوتی ہے۔ مین نے
خود دیکھا ہے کہ نہایت کامیابی کے ساتھ نتیجہ حسب مراد حاصل ہوا۔ انگلستان
اور امریکہ مین بجائے گاؤخانہ اور اصطبل کی کھاد کے ماہرین باغبانی اس کو
درختون اور کیاریون مین دیتے ہین۔ بعضون کا خیال ہے کہ نائٹروجن
Nitrogen کا جزو جو حیوانی کھادون مین ہوتا ہے۔ وہ تاوقتیکہ
تحلیل ہوکر نائٹرک السیڈ Nitric Acid نہ ہوجائے درخت اُسکو
جذب نہین کرسکتے۔ اور اس تبدیلی کے لئے ال کلی Alkali
کا ہونا ضروری ہے۔ اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ نائٹروجن Nitrgen
کو نائٹرک السیڈ Nitric Acid بننے مین عرصہ لگتا ہے۔ اور اس
عرصہ مین درخت اس السیڈ Acid سے مستفیض نہین ہوتے۔
برخلاف اس کے نائٹریٹ آف سوڈا Nitrate of Soda مین
نائٹرک السیڈ Nitric Acid کا جزو اِس قابل موجود ہوتا ہے
کہ درخت اسے جذب کرکے مستفید ہونے لگتے ہین۔ تین ہنڈرڈ ویٹ
نائٹریٹ السیڈ Nitrate acid کا اثر اسّی ٹن Ton
اصطبل اور گاؤخانہ کی کھاد کے برابر ہوتا ہے گملون اور دیگر آرائشی پھولون کے
لئے اس کا استعمال خاص طور پر مفید ہوتا ہے۔ اور پودون اور درختون مین
بالیدگی اور شگفتگی آجاتی ہے۔

نائٹریٹ آف پوٹاس Nitrate of Potash

علم نباتات مین اس سے زیادہ مفید اور زرخیز کوئی دوسری کھاد نہین سمجھی جاتی لیکن اگر کوئی خرابی ہے تو صرف ایک ہے کہ ہمیشہ استعمال کرنے سے درختون کی خوراک کے لئے جو دیگر اجزا مٹی مین قدرتی طور پر ہوتے ہین وہ بعد چندے بالکل صرف ہوجاتے ہین۔ مٹر اور سیم اور دیگر ترکاریان جن مین "نائٹروجن" Nitrogen کا مادہ زیادہ ہوتا ہے ان کے لئے یہ بیش بہا کھاد کا کام دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے مین نے بڑی بڑی فصلین مٹر کی حاصل کی ہین ایک سال کا ناغہ دے کر نائٹریٹ آف سوڈا Nitrate of Soda کے ساتھ اس کو دینا چاہیئے۔ یعنی ایک سال پوٹاس Potash دیا جاوے اور دوسرے سال سوڈا Soda اس کو خشک دینا چاہیئے۔

سیال یا رقیق کھاد[۴۴] رقیق کھاد چھوٹے پودون کو نہین دیجاتی جب کسی قدر

نوٹ نمبر ۴۴ - رقیق کھاد کے متعلق مصنف نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل صحیح ہے لیکن ڈاکٹر لینڈلے کی رائے جو متواتر رقیق کھاد دینے کی بابت ہے اُس سے مین متفق نہین ہون میرے نزدیک زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ مین تین مرتبہ کھاد دینا کافی ہے۔ کیونکہ متواتر استعمال سے اکثر نقصان پہونچتا ہے۔ اسلیئے اِسی سلسلہ مین یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رقیق کھاد کے مقابلہ مین اوسکا زلال زیادہ سود مند ہوتا ہے۔ یہ کھاد ہمیشہ جوان اور تندرست درختون مین دینا چاہیئے۔ چھوٹے چھوٹے پودون کو نہین دینا چاہیئے۔

طاقتور ہو جاتے ہین تب دی جاتی ہے - اگر ہوشیاری اور احتیاط سے
دی جائے یعنی مقدار مین زائد نہ ہونے پائے تو سب قسم کے پودون کو مفید
ہوتی ہے - مناسب مقدار مین سب ترکاریون کو نفع پہنچتا ہے - اورخاص کر
"سلےری" Celery اور آس پراگس Asparagus
کو تو حیرت انگیز نفع ہوتا ہے - آسان ترکیب اس کے حاصل کرنے کی یہ ہے کہ باغ
کے کسی گوشہ مین مٹی کا ایک کونڈا یا ناند گاڑ دیجائے اور اوس مین پانی بھر دیا
جائے - اور گائے بیل - بھینس کا گوبر اور بول، اور بکریون کی مینگنیان اور
پرندون کی بیٹ وغیرہ ڈلوادین، اور ایک ڈنڈے یا بانس سے خوب گھلوادین
ایک ہفتہ کے بعد جب اجزا تحلیل ہو جائین اور پانی نتھر آئے تو درختون کی
جڑون مین دیا جائے - اگر یہ کھاد گاڑھی اور تیز ہو تو اوس مین بقدر ضرورت
پانی ملا کر پتلی کر لینا چاہیے -

ڈاکٹر لینڈلے Dr Lindley صاحب اس کا یہ اصول
قرار دیتے ہین کہ رقیق کھاد کو ہلکی اور صاف ہونا چاہیے - اور متواتر دینا چاہیے - اس
عمدہ کلیہ کو ہمیشہ مدنظر رکھنا ضروری ہے - رقیق کھاد کو خشک کھاد پر فوقیت
اس لئے حاصل ہوتی ہے کہ وہ زیادہ تیز سریع الاثر ہوتی ہے - اور تمام زمین پر
یکسان پہنچائی جاسکتی ہے - چنانچہ انہین فائدون کی وجہ سے بول اور بدررو
وغیرہ کے گندلے پانی کی قدر ترکاریون کے لئے زیادہ کی جاتی ہے - ذخیرہ کھاد

پر اگر اس قسم کا پانی وقتاً فوقتاً چھڑک دیا جایا کرے تو پتے وغیرہ کے گداز تحلیل ہو کر تخمیر ہونے مین بہت مفید ہوتا ہے۔ زیادہ تیز قسم کی کھاد مثلاً خشک خون وغیرہ کو بلا رقیق کئے ہوئے استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

۲۵ صابون کے جھاگ ڈاکٹر لینڈلے Dr Lindley صاحب کا قول ہے کہ علاوہ نباتاتی اجزاء کے چونکہ ان مین پوٹاس Potash کا جزو بھی ہوتا ہے اس لئے درختون و پودون کو درحقیقت بہت کچھ فائدہ دیتے ہین پھول گوبھی۔ کرم کلاّ، اور عموماً پتے دار ترکاریون پر زیادہ مفید اثر کرتے ہین۔

قریباً تمام مکانون سے روزانہ کثیر مقدار مین صابون کے جھاگ بیکار پھینکدئے جاتے ہین جو تھوڑی تکلیف کرنے سے پائین باغ کی پھلواری اور ترکاریون مین ڈال دئے جائین تو کار آمد ہو سکتے ہین۔ اگر کسی مصرف مین نہ لائے جائین تو باغ کے کچرے کے گڈھے مین جہان رقیق کھاد تیار ہو رہی ہے اُس مین ڈال دئے جائین تو اور زیادہ زرخیزی پیدا کرتے ہین۔

علاوہ کھاد کے یہ موذی کرم اور کیڑے مکوڑون کو پودون سے دور کرتے ہین۔ اور میرے علم مین اس سے بہتر کوئی دوسری چیز دافع کرم درختان نہین

نوٹ نمبر ۲۵۔ صابون درختون کے صاف کرنے اور غسل دینے کے لئے۔ یہان صابون کے جھاگ کو بالکل استعمال نہین کرتے۔ لیکن میری یہ راے ضرور ہے کہ کم سے کم فرن ہوس کر درختون کو انگریزی صابون سے بذریعہ پچکاری مہینہ مین چار چھ مرتبہ ضرور دھونا چاہیئے۔ تاکہ وہ امراض سے محفوظ رہین۔

ہے اس سے دہونے اور پچکاری کرنے سے "پاے" چہوٹی چہوٹی چیونٹیان، سرخ مکڑی، اور دوسرے موذی کیڑون سے پودے محفوظ رہتے ہین۔ پتون کو صابون کے پانی سے صرف دہودینے سے اکثر پژمردہ اور مریض درختون مین تازگی اور شگفتگی آجاتی ہے "جی رانی یم Geranium" کے پتون کو دہونے سے جو فایدہ ہوتا ہے اُسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ فی الحقیقت اگر تم چاہتے ہو کہ ہمارے گملون کے درخت شگفتہ اور تازہ رہین تو ان کو ہفتہ مین ایک یا دو بار صابون سے پچکاری کرادیا کرو۔ اور خاص کر اُن درختون کو جن پر گرد و غبار زیادہ پڑتا ہو۔

کھاد مرکب

جنرل جنکنس Genl. Jenkins صاحب کی قلمی نوٹ سے کھاد مرکب کا نسخہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے اس کتاب مین انگورون۔[۲۶] کے لئے جو کھاد مین نے تجویز کی ہے اس سے زیادہ فرق نہین ہے چھنا ہوا اور بجھا ہوا چونہ ~~من~~ راکھ چھنی ہوئی ~~من~~ کھلی خوب پسی ہوئی ~~من~~ گوبر ان جملہ اشیاء کو ستمبر و ماہ اکتوبر مین باہم خوب مخلوط کر کے زمین مین دفن کر دیا جاے اور

نوٹ نمبر ۲۶۔ مصنف نے انگور کی کھاد کے جو اجزا حسب ذیل تجویز کئے ہین ان مین ایک اور جزو کے ملانے کی میرے نزدیک ضرورت ہی۔ یعنی چار تولہ سنکھیا سفید رنگ کا علاوہ اجزاء مجوزہ کے اور ملانا چاہیئے اسکے ملانے سے اول تو کہاد تیار ہونے مین زیادہ مدد ملتی ہے دوسرے یہ کہ درختون مین اس سے جوش اور حدت زیادہ پیدا ہوتی ہے اور آخری ایک فائدہ یہ بہی ہی کہ درختون کی جڑون مین جو کیڑے پیدا ہوتے ہین

خوب پانی دیا جائے ڈیڑھ ماہ کے بعد پتون کی کھاد کے ساتھ ملا کر انگور کی جڑون مین دینے کے لایق تیار ہو جائے گی۔

ہر قسم کے گملون کے قابل مرکب کھاد "جو میرے تجربہ مین بہترین ثابت ہوئی وہ ذیل مین درج کی جاتی ہے۔

راکھ چھنی ہوئی۔ ایک حصہ پتون کی بوسیدہ کھاد دو حصہ۔ دریا کی ریت ایک حصہ گوبر زیادہ بوسیدہ دو حصہ گلا ہوا باغ کا کچرہ دو حصہ پرانا چونہ یا کنکریٹ دو حصہ۔

باغات بنگلور مین ایک مصالحہ ایجاد ہوا ہے جسے "جادو" کہتے ہین۔ جو تجربہ مین زیادہ مفید پایا گیا ہے۔

باب دوم

باغ نصب کرنا۔ لائن بنانا۔ باڑھی لگانا۔ گڈھے کھودنا۔ آبپاشی کرنا۔ پانی کا نکاس۔ آئینہ گھر۔ پودا خانہ۔ آرایش۔ آلات و اوزار۔ سایہ دار نشست درختون کے نام کی تختی۔ کیڑے مکوڑے۔ خودرو گھانس۔

بقیہ نمبر ۲۶ ۔ وہ سب دور ہو جاتے ہین۔ کھلی پیسی ہوئی ۴ من راکھہ چھنی ہوئی۔ ایک من

چونہ بجھا اور چھنا ہوا ۔ ۲۰ بار گوبر۔ ۸ من

باغ کا نصب کرنا

باغ کے نصب کرنے اور بٹریون و روشون کی ترتیب کا بہت کچھہ انحصار موقع زمین پر ہوتا ہے اور اس موقع پر باغ کے قدرتی فوائد کو لحاظ کرکے اسکی آرائش وزینت و دلفریبی کو پیدا کرنا مالک باغ کے مذاق پر مبنی ہے۔ اسلیے اس موقع پر صرف اِن چند قابل عمل تدابیر کو بتلا دیا ہے جو میرے خیال کے موافق باغ نصب کرنے مین عام طور پر ملحوظ خاطر ہونی چاہیئین۔

سب سے پہلے باغ کے نصب کرنے مین آبپاشی کا مسئلہ پیش نظر ہونا چاہیئے چنانچہ باغ کی ترتیب مین بعض اوقات بہت ترمیم کرنی ہوتی ہی مثل ممالک متحدہ کے اگر آبپاشی مصنوعی ذرایع سے کی جائے گی تو یقیناً چاہ تالاب یا دریا سے پانی لانا ہوگا۔

جس باغ[نوٹ] کے کنوئین سے آبپاشی مدنظر ہو تو یہ امر بہت ضروری ہے کہ اس کے لئے ایسی جگہہ انتخاب کی جائے کہ جہان سے بآسانی تمام باغ کے

نوٹ نمبر ۲ - مصنف نے جو کچھہ باغ لگائے جانے کے وقت زمین کی بابت لحاظ رکھے جانے کے لئے تجویز کیا ہے یہ بہت درست ہے لیکن ہمیشہ باغ کی آبپاشی کے واسطے جو ذریعہ اختیار کیا جائے وہ بلحاظ موسم گرما ایسا مقرر کیا جائے گہ موسم مذکور مین پانی کی بالکل کمی واقع نہو کیونکہ یہ موسم ایک ایسا موسم ہے کہ جسمین پھلوار و ترکاری کے درختون پر موسم کا شدید اثر ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے

ہر سمت وگوشہ مین پانی پہنچ سکے - اور اس کے گرد درخت جھاڑیان بطور پردہ کے لگا دی جائین - تاکہ نظر سے غائب رہے - چونکہ ہندوستانی نوکر چاکر نہانے دھونے - اور نیز کھانے پکانے کے لئے کنوئین پر آتے جاتے رہتے ہین اس لئے اگر کوئی ہرج متصور نہ ہو تو مخصوص ان کے لئے ایک راستہ باغ سے علیحدہ باڑ لگاکر بنوا دیا جائے - نہ صرف اس لحاظ سے یہ مناسب ہے کہ جو اصحاب

بقیہ نمبر ۲۷ - خوشنمائی مین فرق آجاتا ہے اوس کے دور کرنے کو کثرت آبیاری سے بہتر کوئی دوسری شے نہین ہو سکتی کُلُّ شَیْءٍ حَیٍّ مِنَ الْمَاءِ اس موسم کی ہوا مین جو حرارت ہوتی ہے وہ ہر قسم کے گل و برگ کو مضمحل کرتی ہے جس کے باعث پودون پر سرسبزی و شادابی نہین رہتی اون کے پتون اور پھولون مین ایک بھوراپن آجاتا ہے جسکی وجہ سے باغ بدنما معلوم ہوتا ہے جو سیر و تفریح کرنے والون کے لئے باعث فرحت نہین ہوتا - لہذا ان تمام بدنمائیون کے دور کرنے کے لئے متواتر آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے - اور جن باغات مین کثرت سے عمل آبپاشی جاری رہتا ہے وہ موسم گرما مین بھی سرسبز و شاداب رہکر مستحق تعریف ہوتے ہین یہی ایک موسم ایسا ہی جس مین باغ کی سرسبزی و شادابی ہر دل عزیز ہوتی ہے پانی کا خزانہ یا کنوان اور اوسکی دوڑ بنائی جائے تو اوس کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ کنوے کی دوڑ یا پانی کا خزانہ باغ کے باہر ہو جس کا سلسلہ باغ سے ملا ہوا ہو ایسی صورت مین نہ تو کوئی باغ مین بدنمائی رہیگی اور نہ آیندگان و روندگان کیوجہ سے ہجوم ہوگا اور نہ پھل و پھولون کے لئے دست برد کا خوف رہے گا -
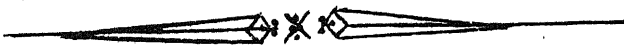
باغات مین سیر و تفریح کے لئے جاتے ہین ان کی نظر نیم برہنہ اشخاص پر نہ پڑیگی بلکہ باغ کے پہل بہی ان کے دست برد سے محفوظ رہین گے۔

باغ کی روشین و پٹریان پانچ چہہ انچ یا زائد کیاریون کی سطح سے بلند ہونی چاہین اوران کے دونون جانب آبپاشی کی نالیان ہوتی ہین۔ یہ بہی باغ کی سطح سے کچھہ بلند ہونی چاہئین۔

جہان نالیان اور راستہ ایک دوسرے سے ملتے ہین۔ وہان یہ کرنا ہوتا ہے کہ راستون کے نیچے آہنی یا مٹی کے نل آبپاشی کے لئے نصب کردئے جاتے ہین اور نالیون مین ہمیشہ میوہ دار درخت لگا دئے جاتے ہین۔

کوئی دوسری زیادہ موزون و مناسب چیز دستیاب نہ ہونیکی وجہ سے بعض اوقات پٹریون اوران کے پشتون پر باغ کی معمولی مٹی چوبی تہاپیون سے کوٹ دی جاتی ہے۔ اگست۔ ستمبر کی سخت بارش سے ان کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور جگہہ جگہہ سے کٹ جاتی ہین۔ چنانچہ شروع موسم سرما مین ہر سال از سرنو ان کو بنوانا ہوتا ہے۔ اس موقع پر ہر ایک نہایت ضروری امر قابل توجہ عرض کرتا ہون۔

مین نے ہمیشہ یہ نوٹ کیا ہے کہ روشون اور پٹریون کی چوڑائی جتنی کہ واقعی ہونا چاہیے اس کی ایک چوتھائی رکھی جاتی ہے۔ اور یہ رواج قریب قریب عام ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہنوز میوہ دار پودے پورے طور پر بڑے

نہین ہوتے کہ اِن کی شاخین راستون تک پھیل جاتی ہین - اور راستے قریب
قریب بند ہو جاتے ہین - اصلاح اِس طرح کی جاتی ہے کہ عموماً باغبان اِن شاخون
کو بیدردی سے کاٹ ڈالتے ہین - اور درختون کو ایسا نقصان پہنچ جاتا ہے
کہ بعد مین جن کی تلافی محال ہو جاتی ہے - باغون کو نصب کرتے وقت ابتدا ہی
مین پیڑ پودون کی تنگی و فراخی کا پورے طور پر لحاظ کرنا چاہیے باغ لگاتے وقت
آیندہ کی ضرورت کو لحاظ کر کے یقیناً روشین چوڑی رکھی جائین گی لیکن ممکن
ہے کہ اس وقت نظر دھوکا کھا جائے اور بعض لوگون کو وہ راستہ اور روشین
بلا ضرورت بہت زیادہ چوڑی دکھائی دین گی لیکن اس کا کچھ خیال نہ ہونا
چاہیئے - دو تین سال کے بعد جب روشون کے ہر دو جانب کے درخت
پورے طور پر بڑے ہو جائین گے تو راستہ کی چوڑائی غیر موزون نہ دکھائی دیگی[۲۸] -
اگر باغ وسیع ہو تو اس مین ایک سایہ دار راستہ کا ہونا ضرور ہے تاکہ دو تین
آدمی برابر برابر باتین کرتے ہوئے تفریح کر سکین - اس قسم کے راستہ کی چوڑائی
بارہ فٹ سے سولہ فٹ تک ہونی چاہیئے - سایہ دار راستہ اگر احاطہ کی دیوار

نوٹ نمبر ۲۸ - یہ بالکل صحیح ہے کہ باغ کی بعض روشین ضرور چوڑی ہونی چاہیئین لیکن کسی
باغ کی تمام روشین چوڑی نہین ہو سکتین -

بہرحال روشون کے متعلق اس امر کا باغبان کو ضرور خیال رکھنا چاہیئے - کہ تمام روشین
ڈھالو ہون تاکہ بارش کا پانی روشون سے بآسانی گذر جائے اور روشین خراب نہ ہوسکین -

کے قریب بنایا جائے تو نہایت موزون ہوتا ہے۔ چون کہ باغ کے ہر چہار طرف کنارہ پر بڑے بڑے درخت اور جھاڑیان لگادی جاتی ہین تاکہ باہر سے کوئی شخص دیکھ نہ سکے اس لئے یہ موقع ایسے سایہ دار راستون کے لئے نہایت موزون ہوتا ہے۔ دیوار کے قریب اتنا چوڑا راستہ بنانے مین فی الحقیقت کوئی اعتراض بھی نہ کرنا چاہیئے، کہ بلاضرورت راستہ چوڑا کر کے زمین کا نقصان کیا گیا اس لئے کہ دیوار سے ملا کر جو درخت نصب ہوتے ہین ان کی جڑین اتنی دور تک پھیلی رہتی ہین کہ وہ زمین کسی دوسرے مصرف کے لئے بیکار ہو جاتی ہے۔ باغ کے اندر بقیہ راستہ جن کے ہر دو جانب چھوٹی چھوٹی جھاڑیون اور میوہ دار درخت لگا دئے جاتے ہین۔ ان کو اتنا چوڑا بنانے کی ضرورت نہین۔ بلکہ چھوٹے بڑے مختلف چوڑائی کے رکھے جائین تو آنکھون کو بھلے معلوم ہوتے ہین۔ اگرچہ ان کی چوڑائی بھی کسی حالت مین آٹھ فٹ سے کم نہ ہونا چاہیے۔

ممالک متحدہ کے بہت سے باغات کو دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا ہے انھین دیکھکر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نصب کرنا اور روشون و پٹریون وغیرہ کی ترتیب بالکل مالیون کی مرضی پر چھوڑدی گئی ہے جنھون نے تمام باغ مین خلاف اصول ایک ہی قسم کی یکسان تنگ اور سیدھی روشین قایم کردی ہین گویا کہ باغ کیا ہے ایک شطرنج کی بساط معلوم ہوتا ہے۔ یہ سیدھی روشین مثل خط مستقیم کے ایک دوسرے سے اس طرح ــــــ| ملتی ہین۔ اس کے

کہنے کی چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی کہ جس زمین کے قطعات اس طرح قایم کیئے گیئے ہوں اوس کو باغ کے نام سے نامزد کرنا فضول ہے - بلکہ اس کو "پودے خانہ" کہنا چاہیئے - جس شخص کو ذرا بھی مذاقِ فن باغبانی سے ہوگا - وہ ہرگز اس طرح اپنے باغ کو شطرنج کی بساط نہ بنائے گا - اور روشوں اور پٹڑیوں کو بجائے خط مستقیم کی طرح بنانے کے گولائی کے ساتھ خمدار بنائیگا اور جن کو سیدھی بھی بنائے گا وہ ایک دوسرے سے ملکر زاویہ قائمہ نہ بنائی جائینگی بلکہ ان کی شکل مثل انگریزی کے حرف وائی Y کے ہوگی - البتہ اس امر کا لحاظ کرنا ہوگا کہ روشوں کے خاص خاص خموں پر درخت یا بڑی بڑی جھاڑیاں لگائی ہوں گی تاکہ معلوم ہو کہ ضرورتاً راستہ خمدار کیا گیا ہے - تاکہ راستہ کی سمت باآسانی پیش نظر ہو جائے - ورنہ روشیں بے ضرورت اور بدنما معلوم ہونگی - یہ سچ ہے کہ اس طریقہ پر جو باغ نصب کیا جائے گا تو روشوں کے نیچے آبپاشی کے لیئے نل لگانے میں زائد مصارف نہ ہونگے - لیکن اس کا کچھہ زیادہ خیال نہ ہونا چاہیئے -

نشیبی بنگال کے باغات میں جہاں آبپاشی نالیوں کے ذریعہ سے نہیں کی جاتی، وہاں میوہ دار درخت علیحدہ علیحدہ قطعات میں لگائے جاتے ہیں اور روشوں اور پٹڑیوں کے کنارہ پر نہ بڑے بڑے درخت لگائے جاتے ہیں اور نہ جھاڑیاں - ایسی صورت میں راستوں کی چوڑائی زیادہ رکھنے کی ضرورت

نہین ہے - لیکن پھر بھی میرا خیال ہے کہ باغ اگر کچھہ بھی بڑا ہو تو اوس مین اگر ایک وسیع راستہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک نہ رکھا گیا اور اس راستہ سے باغ کے دیگر اطراف وسمت مین چھوٹی روشین نہ نکالی گئین تو دیکھنے مین اچھا نہ معلوم ہوگا -

بنگال مین ان روشون کے بنانے کا طریقہ یہ ہر کہ ٹوٹی ہوئی اینٹ کے روڑے بچھا کر اوپر سے اخروٹ کے برابر کے اینٹ کے ٹکڑے پھیلا دیے جاتے ہین اور اینٹ کی سرخی ڈال کر خوب کٹائی کرا دی جاتی ہے اس سے روشین ہموار اور چکنی ہو جاتی ہین -

کلکتہ مین اور نیز دیگر مقامات جہان گیس کا کارخانہ ہوتا ہے یا جہان کوئلہ کا خرچ زیادہ ہوتا ہے ان مقامات مین راستون پر بچھانے کے لئے کوئلہ کی راکھہ بہت کام دیتی ہے - مین نے اسکو کلکتہ مین استعمال کیا ہے - اسکی بچھانے سے بارش کے موسم مین روشون پر چلنا نہ خطرناک ہوتا ہی اور نہ پاؤن پھسلتا ہے جہان دستیاب نہ ہو سکے وہان مورم جسے عوام مین بجری کہا جاتا ہے ضرور استعمال کرنا چاہیئے - اگر بجری عمدہ ہو تو اس سے بہتر روشون پر بچھانے کے لئے کوئی دوسری چیز نہین ہوتی - تمام جنوبی ہندوستان مین باغون کے اندر سڑکین اور راستہ بنانے مین اس کا استعمال کیا جاتا ہے اگر گاڑی اور بگھیون کی آمد و رفت زیادہ ہو تو کنکر کٹوا دینا چاہیئے -

پھول کے جھاڑ لگائے ہین اس امر کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ ایسے موقع سے کیاریون مین لگائے جایئن کہ جس رُخ پر دھوپ پڑتی ہو وہ رُخ نظر کے سامنے رہے کیونکہ اکثر دیکھنے مین آتا ہے کہ جھاڑ جنوبی جانب تو پھولوں سے لدا ہوا ہے لیکن جانب شمال ایک پھول بھی نہین ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ اس جانب آفتاب کی شعاعین جھاڑ پر پڑتی نہین ہین۔

می لنگ ٹونیا ہارٹن سس Millingtonia hortensis

"بگنونیا وی نسٹا Bignonia Venusta

پر آفتاب کی شعاعون کے پہنچنے اور نہ پہنچنے کا بدیہی اثر ہوتا ہے جو کہ اکثر زیادہ نمایان ہونے کی وجہ سے امتیاز کیا جاتا ہے۔ اگر راستہ کے جانب جنوب مین مٹر بوئی جاتی ہے تو ان کے پھول بالکل نظر سے چھپ جاتے ہین۔

زمانہ حال کی چمن بندی کے مطابق خاص خاص اقسام کے موسمی پھولون کے درختون کو علیحدہ علیحدہ متفرق طور پر تختون مین لگانا نہایت خوبصورت اور دلفریب ہوتا ہے۔ اگر باغ مین گنجایش ہو تو سکونتی مکان کے نزدیک ایک قطعہ مین اسی طرح پھولون کا چمن لگایا جائے۔ یورپ مین اس طریقہ پر عمل اس لئے نہین ہو سکتا کہ موسم سرما کے طویل ہونے کی وجہ سے عرصہ تک پھولون کے تختے خالی رہتے ہین اور بدنما دکھائی دیتے ہین لیکن اس ملک مین خالی نہین رہ سکتے۔ کیونکہ ایک قسم کی فصلی پھولونکی بہار ختم ہوتی ہے کہ دوسرے

اس کے جانشین فوراً نصب کیئے جا سکتے ہین - جاڑہ کے موسم مین معمولی انگریزی فصلی درخت لگائے جائین اور گرمی کے موسم مین

پی ٹونیاس Petunias

وربی ناس Verbenas

سل پی گلوسس Salpiglossis وغیرہ خوب پہولتے ہین اور

ان کے بعد بارش کے موسم مین

بل سم Balsam "زینیاس" Zinnias

مرٹی نی یا Martynia "پن ٹاپٹیز" Pentapetes

وغیرہ اپنی بہار دکھاتے ہین -

پہولون کے لیئے ان چہوٹے تختون کے بنانے مین علاوہ گول و بیضاوی کے کسی دوسری شکل کے بنانے کی ضرورت نہین ہے - [۲۹]

یہ آسانی سے بنائے جا سکتے ہین - اور ہمیشہ نظرون مین بہلی معلوم ہوتے ہین - اکثر اوقات مختلف قسم اور شکل کے تختے باغون مین دیکہے جاتے ہین لیکن اُن مین خواہ کیسا ہی ہزار گہماؤ پہراؤ کیون نہ کیا گیا ہو -

---

نوٹ نمبر ۲۹ - یہ کوئی ضروری اصول نہین ہے - کہ گول اور بیضاوی کیاریون کے سوا اور کسی شکل کی کیاریان نہ بنائی جائین - یہ تمام باتین باغبان اور مالک باغ کے مذاق اور اراضی کی حیثیت پر زیادہ منحصر ہین -

وہ نظروں کو خوشنما نہیں دکھائی دیتے۔ اور اگر اون کے بنانے میں
مالی نے بدسلیقگی کی تو بھلا نہ معلوم ہونا تو درکنار بدصورت و بدوضع معلوم ہوتے ہیں
شکل نمبر ۱ و نمبر ۲ میں گھاس کاٹ کر کیاریاں بنائی گئی ہیں۔

قبل ازیں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا تعلق اُن پائیں باغات سے ہے
جن کے رقبات محدود ہوتے ہیں۔ لیکن اُن باغوں میں بھی اگر چمن بندی کا
وہ طریقہ اختیار کیا جائے جسے نیچرل یعنی قدرتی طریقہ کہا جاتا ہے تو مناسب ہے۔
میرے خیال میں اگر تختہ جات بہ لحاظ درختوں کے قدوقامت اور
پتوں و پھولوں کے رنگ اور زمین کی ہیئت کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ بنائے
جائیں تو اس سے زیادہ اور کوئی دوسرا طریقہ بہتر اثر پیدا نہیں کرتا۔

نیچرل طریقہ کی چمن بندی اور نخل بندی کی بہترین مثال "ایڈن گارڈنس
کلکتہ" Eden Garden اور "رام نواس پبلک گارڈنس جیپور"
میں موجود ہے۔ بہت پیچدار اور اقلیدسی شکل کی کیاریوں کو میں پسند نہیں
کرتا اور نہ نوآموز شوقین باغ کو اون کے بنانے کی رائے دونگا۔ بڑے بڑے
"پبلک گارڈنس" Public Garden میں اس قسم کی
کیاریاں اور تختے کامیابی کے ساتھ بنائے جاسکتے ہیں۔ چکردار راستہ اور
چکروں اور خموں پر جھاڑیوں کا لگا دیا جانا نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔
وسیع باغات کے نصب کرنے میں قرب وجوار کے مناظر کا لحاظ ضروری

ہے۔ مثلاً اگر کوئی پہاڑ۔ گو ہپائین۔ گرجون کا منارہ۔ کلاک ٹاور باغ کے
محاذی ہون تو باغ اس طریقہ سے نصب کرایا جائے کہ اِن کے خوشنما منظر
چھپ نہ جائین۔ بڑے بڑے "پبلک گارڈنس" کی ترتیب مین اِن قرب
وجوار کے مناظر کو نظر انداز کرنا گویا فرض کا ترک کرنا ہے جہانتک مجھے علم ہے
ہندوستان مین اس فن کے زیادہ ماہر نہین ہین۔ لیکن جن طبایع کو قدرت
نے خوبصورتی اور قوت عطا کی ہے وہ اس طریقہ کی چمن بندی کے
پرفضا اور دل فریب مناظر کو ضرور ضرور پسند کرین گے۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ
باغ کی خوبصورتی اور خوشنمائی روشون اور کیاریونکی ترتیب باقاعدہ درختون کی نصب پر منحصر ہے

فرحت باغ[۳] یعنی پھولون کے باغ کے ڈیزائین

بعض ناظرین کتاب ہذا کو مایوسی ہو گی کہ اس کتاب مین فرحت باغ کے
نصب کرنے اور اُس کو ترتیب دینے کا ڈزائن (Design) درج نہین کیا

نوٹ نمبر ۳۔ فرحت باغ سے مصنف کی مراد غالباً تختہ جات چمن اور کیاریون سے ہے
مصنف صاحب نے اسکے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے اس کا کوئی قاعدہ یا قانون نہین ہے
تاکہ عام طور پر اوسکی پابندی کی جائے۔ چنانچہ انہون نے خود بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ
باغ کا ڈزاین اراضی اور باغبان کے مذاق پر زیادہ منحصر ہے۔ مین اس مقام پر اتنا ضرور
بیان کرنا چاہتا ہون کہ چمن دو قسم کے ہوتے ہین جن مین رنگارنگ پھلوار مختلف موسم کی

گیا۔ لیکن اسی کے ساتھ اُن سے التماس ہے کہ کوئی ایک قسم کا ڈزائن (Design) چمن بندی وغیرہ روشون کا نہین ہو سکتا کہ جو سب قسم کے باغات چھوٹے بڑے کے لئے یکسان موزون [illegible] ہو، بلکہ باغ کے موقع و محل کے لحاظ سے خاص خاص قسم کے ڈزائن ہوتے ہین۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ مختلف اقسام کے پھول یکجائی، مربع، مدور، بیضاوی اور چوکور تختون مین لگائے جائین تو نہایت خوشنما ہوتے ہین بڑے بڑے مدور تختہ بناکر اُنہین مناسب رنگون کے پھول مرکزی حاشیہ کی طرف نصب کئے جائین تو دل فزا منظر پیش کرتے ہین۔ اگر ان تختون کے اردگرد لان (تختہ گیاہ) بھی ہو تو کیا کہنا ہے خوشنمائی دوبالا ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازین دوسری قسم کی کیاریان "لان" کے دونون یا ایک جانب بنائی جائین ان کیاریون کے کنارے خواہ گول یا لہردار ہون، اور اون کے حاشیون پر پستہ قامت جھاڑ نصب کئے جائین سہل اور

بقیہ نمبر ۳۰ ۔ لگائی جاتی ہے۔ اور ان ہر دو وضع کے چمنون مین موقع بہ موقع سدا بہار درختون کے گروپ بھی بنائے جاتے ہین۔ جن سے رنگ برنگ کی پھلوار کو کوئی باہمی تعلق نہین ہوتا ہے یعنی آپس مین ایک دوسرے سے ملے جلے نہین رہتے ہین پھلوار اپنی جگہہ پر اپنی بہار دیتی ہے اور سدا بہار درختان جو لگائے گئے ہین وہ اپنی جگہہ پر اپنے پھولون اور اپنے پتون سے بہار دیتے ہین عام طور پر سمجھنے کے لئے مجھے یہان کچھہ زیادہ تفصیل کرنی چاہئے وہ یہ ہے۔

(الف) سادے چمن وہ ہوتے ہین کہ جو مستطیل۔ مربع۔ مدور سطح زمین پر نقشہ کھینچکر بنائے

قابل عمل "وولٹ ڈزائن" Design یہ ہوسکتا ہے چنانچہ بہت سے لوگ اس کو غیر پیچ دار ڈزائنون پر ترجیح دیتے ہین۔

برخلاف اس کے اگر چھوٹی چھوٹی گنجان اقلیدسی شکل کی کیاریان بنائی جائین تو باغون مین گنجایش بہت نکل آتی ہے۔ اور مختلف اقسام کے پھولو نکے درخت نصب کرنے کا موقع باغبانون کو ملتا ہی اگر کیاریون کی ترتیب مین اس اصول کا لحاظ نہ کیا جائے تو گنجان ہو جاتی ہین۔ اور درختون کے نصب کرنے مین وقت پیش آتی ہے۔ جن باغات کی ترتیب و نصب کرنے مین دونون طریقون کا لحاظ موقع موقع سے کیا جاتا ہے غالباً وہ باغات زیادہ دل فریب و دلچسپ ہوتے ہین۔ ان دونون طریقون کو ایک ساتھ مخلوط

بقیہ نمبر ۳ ۔ جاتے ہین اور ان کو نقشہ چمن کہتے ہین اس کے بنانے مین مختلف قسم کی کیاریان ان تختہ جات مین تیار رہتی ہین اور ان کیاریون مین گلاب۔ موگرا۔ چمیلی۔ جوہی ہیبیس کس۔ کنیر۔ سوگندرا۔ پلم بگو۔ وغیرہ وغیرہ لگائے جاتے ہین۔ اور ان ہی کیاریون مین بڑے درختون کے نیچے ہر موسم کی پھلواری بھی لگائی جاتی ہے جن کو انڈر پلنٹن اینول کہتے ہین اس طریقہ کا رواج زمانہ گذشتہ مین بہت زیادہ تھا۔ لیکن اب بہت کم ہو گیا ہے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ان کیاریون مین سے بعض کیاریون مین مذکورہ بالا درختان لگائے جائین جو اپنی جگہ پر بہار دین اور بعض کیاریان ان چمنون کی اس قسم کے درختون کے لگانے سے مستثنیٰ کی جائین اور ان مین موسمی پھلوار جدا جدا رنگ کی لگائی جائے تو مناسب ہوگا۔

نہ کرنا چاہیئے - کیاریون وتختون مین زیادہ کج گوشے نہ لگائے جائین کیونکہ خرابی یہ ہوتی ہے کہ بہت چھوٹے اور گنجان پودون کو بھی ان گوشون اور کونون کی محدود جگہون مین پورے طور پر نشوونما پانے کا موقع نہین ملتا - البتہ قالین نما ڈزائن اس سے مستثنیٰ ہوتی ہے - چونکہ باغات کی آرائش اور زینت اوس سے بدرجہا بڑھ جاتی ہے اسلئے اُس کے بنانے کی مزید تکلیف گوارا کرنا چاہیئے -

بقیہ نمبر ۳ - (ب) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سطح قطعہ زمین خواہ مستطیل - مربع - مدور - جو کچھ ہو اوس کو اول لان بنا ڈالے بعدہ اس لان کے اوپر مختلف اشکال کی کیاریان بنائے بعض کیاریون مین خوبصورت خوبصورت درخت جو چھوٹے اور متوسط قد کے ہون ایک ہی قسم کے ایک ایک کیاری مین لگائے [illegible] قسم کا جدا جدا گروپ ہی تیار ہوگا ان مین سے چند کیاریون کو مناسب موقع پر خالی رہنے دے جس مین موسمی پھلوار لگانے تو بہتر ہوگا - لیکن اس امر کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ کیاریون کی تعداد زیادہ نہ ہو ورنہ گھنا ہوکر ایک مصنوعی جنگل معلوم ہوگا اور ہر دو اقسام بالا کے چمن تیار ہونے کے بعد ہر چہار سمت لانبی لانبی قطارین یا مدور قطارین حاشیہ کی جانب نکلین گی - ان قطارون مین اگر اونچے اونچے درختان موسمی سدا بہار لگائے جائین گے تو ان سے یہ بدنمائی پیدا ہوگی کہ چمن گھر جائیگا - اور ایک دیوار سی معلوم ہوگی - جو چمن کے منظر خوش کو چھپا دے گی اس لئے ان قطارون مین راستہ چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے یا نیچے قد کی پھلوار لگانی چاہیے جس سے کہ حاشیہ خوشنما معلوم ہو اور چمن کا کوئی منظر نظر سے چھپے نہین - ان کیاریون مین خوشبودار درخت ضرور

طویل القامت درخت مثلاً "ہالی ہاک" Hollyhock
سن فلاور Sunflower ڈہ لیا Dahlia
کے نا Canna زی نیا Zinnia کو بڑی کیاریون
کے بیچ مین یا چوڑے حاشیون کے اندرونی جانب لگایا جائے - دورخہ
حاشیون کے وسط مین اگران درختون کو لگایا جائے تو بھی بھلے معلوم ہوتے
ہین - زیادہ بھلے [illegible] کو حاشیون کے کنارہ پر نہ لگانا چاہیے چند
اقسام کے ڈزائن [illegible] کئے جاتے ہین، چھوٹے بڑے پیمانہ پر حسب خواہش
ان کے مطابق تختہ وکیاریان بنائی جاسکتی ہین -

باغات کے نصب کرنے اور روشون وتختون وغیرہ کی ترتیب کی نسبت
جو ہدایات بتلائی گئی ہین وہ بذات خود عمدہ ہین، علاوہ ان کے ہندوستانی
باغات کے کمپونڈون اور احاطون کی نسبت بھی کچھہ بیان کرنا ضروری ہے -
یہ تو ہر شخص کو معلوم ہے کہ احاطون کے بنانے مین غفلت کی جاتی ہے ٹھیک
اصول کے مطابق نہین بنائے جاتے حالانکہ ان احاطون کے بھلے برے
ہونے کا اثر باغات کی خوشنمائی اور بدنمائی پر پڑتا ہے - اور باقاعدہ احاطے نظر
مین خوشنما معلوم ہوتے ہین احاطے خواہ چھوٹے ہون یا بڑے، عموماً مستطیل
بنائے جاتے ہین -

بقیہ نمبر ۳۲ - ہونے چاہئین کہ جس سے احاطہ باغ اور چمن معطر ہو اور مالک باغ یاد دیگر

نقشہ نمبر ۳ الف

نقشہ احاطۂ باغ جیسا کہ ہونا چاہیئے۔

اسکیل ۱۰۰ فٹ = ۳/۴ انچ
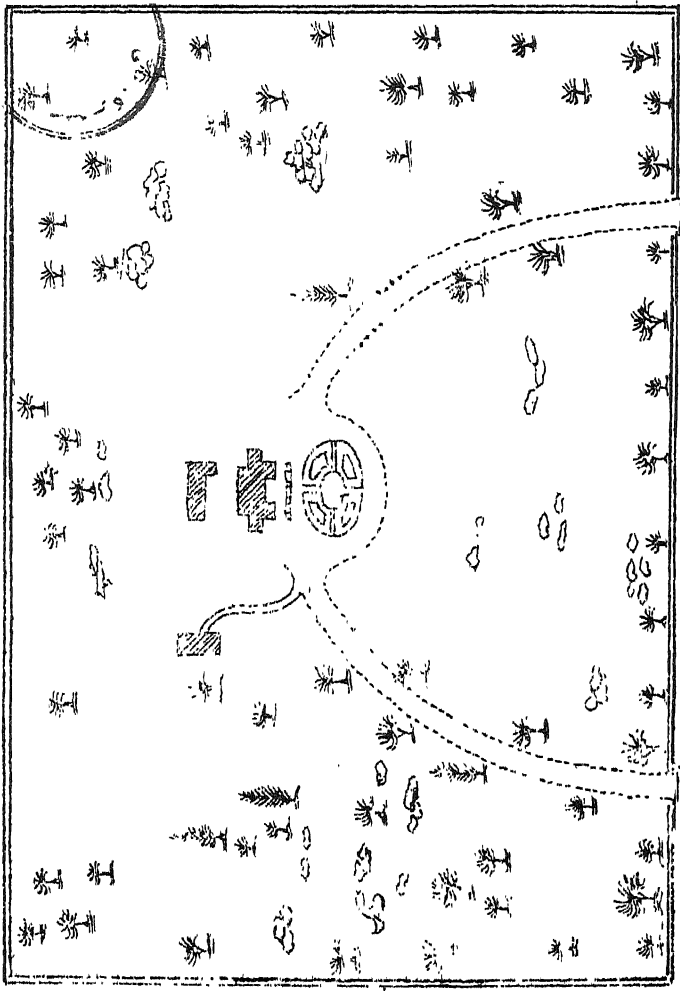
اگر وسیع ہوئے تو غالباً سڑک یا گلی سے دور، اندر کی جانب ایک سرے پر بنگلے بنائے جاتے ہین۔ مدراس مین بنگلون کے احاطے بہت وسیع اور پارک کی طرح کے ہوتے ہین۔ دیوار احاطہ جو جانب سڑک ہوتی ہے اس مین دو پھاٹک ہونے چاہئین اور ان مین ایک دوسرے سے زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔ تاکہ ہلالی یا نصف دائرہ کی شکل کا راستہ دونون پھاٹکون سے بنگلہ تک بنایا جاسکے پھاٹک وغیرہ بنوانا مالک مکان کا کام ہے۔ اور نیز پورچ کے سامنے باغ کے لئے زمین کا رکھنا بھی اُسی کا کام ہے۔ علی الخصوص اگر احاطہ چھوٹا ہو تو اس قسم کے راستون کے بنانے سے مکان اور باغ زیادہ پبلک ہو جاتے ہین۔ شکل نمبر ۳ الف مین دکھایا گیا ہے کہ اگر اس کے موافق بنائے جائین تو علاوہ خوبصورتی اور نفاست کے مکان اور باغ پبلک ہونے سے محفوظ ہو جائے ہین۔

ہر کمپاونڈ مین کچھ درخت عمدہ قسم کے ضرور ہونے چاہئین بعض سایہ کی غرض سے لگائے جائین اور بقیہ خوشبو اور پھولون کے درخت ہون۔ سدا بہار درخت جن کے پتے موسم خزان مین نہین گرتے خاص طور پر سایہ دار روشون کے لئے موزون ہوتے ہین۔ ساڑھے تین ہزار فٹ بلند مقامات پر مندرجہ ذیل سدا بہار درخت احاطہ مین لگائے جاسکتے ہین۔

بقیہ نمبر ۳۰۔ سیر کرنے والے جو تفریح کو آئین فرحت حاصل کر کے مسرور جائین۔ مصنف نے جتنے طریقے لان بنانے اور دوب جمانے کے بتائے ہین وہ سب ہمارے بھوپال کے سرکاری

(الف) ملکی درخت۔

Timarindus Indica	"ٹمرن ڈس ان ڈی کا"
Saraca Indica	"سارا کا ان ڈی کا"
Artocarpus integrifolia	"ارٹو کا رپس ان ٹاگ ری فولیا"
Dalbergia sissoo	"ڈل برجی یا۔ سی سو"
Mangifera Indica	"مینگی فیرا۔ ان ڈی کا"
Ficus Benjamina	"فائی کس بن جامی نا"
" Var. Comosa	" " " ورکوموسا"
" Retusa	"فائی کس ری ٹوسا"
" Tsiela	" "۔ " ۔ ٹسیلا "
Chickrassia tabularis "	"چک را سیہ ٹابو لیرس
Amoora Rohituka	"اے مورا روہی ٹوکا"
Gelonium lanceolatum "	"جی لونیم لن سیو لیٹم
Melia Azadirachta "	"می لی یا ازاڈرکٹا
" Azedarach	"می لی یا ایزی ڈریک"

بقیہ نمبر ۳۰۔ باغوں میں بھی رائج ہیں لیکن افسوس کہ کمی آب کی وجہ سے اتنے سرسبز و لہلہاتے ہوئے نہیں جیسے کہ ہونے چاہئیں۔ اگر بقدر حاجت یہاں کے لانوں کو پانی ملے تو امید کی

"فی لی سی ام ڈی سی پی انس"	Felicium decipiens
"سٹ رس ڈیکیومینیا	Citrus decumana
"تھس پی سیا پوپلینا"	Thespesia populnea
"کے لوفی لم اینو فیلم	Calophyllum inophyllum
"پولی التھیہ لانگی فولیا"	Polyalthia Longifolia
"میکیلیا چمپاکا"	Michelia Champaca
"ٹراس پرمم ہے منیانم	Pters permum heyneanum
"آک روکارپس لان گی فولی اس	Ochrocarpus Longifolius

(ب) غیر ملکی درخت۔

"کیجی لیا پن نٹیا " "	Kigelia Pinnata
"بریسیا اک ٹی نوفلا "	Brassai actinophylla
"کول ول لیا ریسی موسا"	Colvillea racemosa
"پارکیا - بگ لین ڈولوسا "	Parkia Biglandulosa
"کیسیا مارجی نیٹا "	Cassia Marginata
"کیسل پی نی یا کوریا را "	Caesalpinia Coriaria
"سوئی ٹی مہا گونی "	Swietenia mahagoni

بقیہ نمبر ۵۵ - کی جاتی ہے کہ پوری کامیابی ہو - اور یہاں کے بعض باغوں میں جہاں آبپاشی کا

Swietenia Macrophylla	سوئی ٹی نیا میکروفیلا "
Schinus Molle (sweeping)	" اسکینس مالی "
Pithecolobium saman	" پائی تھی کولوبی یم سیمن "
Grevillea Robusta	" گرے ول لیا روبس ٹا "
Ficus relastica	" فائی کس الاس کا "
Macrophylla	" فائی کس میکروفیلا "
Eucalyptus Citriodora "	" یوکلپٹس سٹری اوڈورا "
Castanospermum australe	" کاسٹے ناس پرمم اسٹریل "
Anda Gomezii	" ان ڈا گومے زی آئی "
(1) Araucaria "	(۱) " اے رو کیریا "
(2) Cupressus	(۲) " کیپری سس "
(3) Dammara	(۳) " ڈم مارا " "
(4) Frenela	(۴) " فرے نیلا " "

آخر الذکر ہر چہار درخت بلند مقامات پر لگانا چاہیے۔

بقیہ نمبر ۳ - پیرا انتظام ہے وہاں کی لان نہایت سرسبز و شاداب ہیں جس لان بنانا منظور ہو اوس میں گہرا ہل چلوانا ضرور نہیں ہے۔ بلکہ معمولی طور پر کھودنے سے بھی وہی بات حاصل ہو سکتی ہے۔ جو گہرا کھودنے سے ہو سکتی ہے۔

نقشہ نمبر ۴ - الف

نقشہ احاطہ باغ جیسا کہ ہونا چاہیئے

اسکیل ۱۰۰ فٹ = ۳/۴ انچ
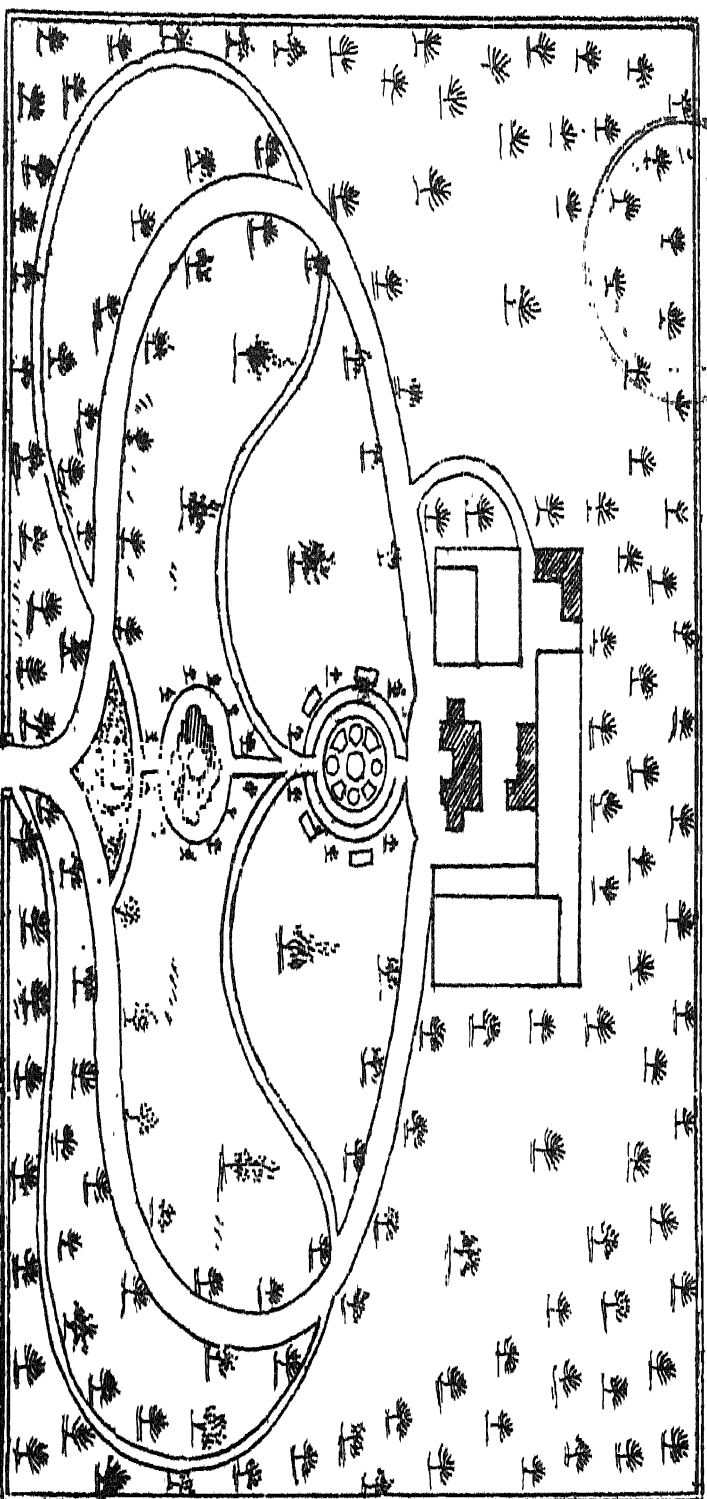
لان یعنی سبزہ زار

سب باغ وسیع ہو اور اس مین کافی گنجایش ہو تو تختۂ گیاہ یعنی لآن کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس سے بہتر کوئی دوسری چیز فرحت اور باغ کی رونق نہین بڑھا سکتی۔ اور علاوہ اس کے موسم گرما مین جب ہر چیز سے آگ برستی ہے اور جس درخت کو دیکھئے برہنہ اور جلا ہوا دکھائی دیتا ہے ایسے وقت مین لآن کی لہلہاتی ہوئی سطح کس قدر آنکھون مین تراوٹ اور دل مین فرحت پیدا کرتی ہے۔ بے ساختہ دل یہی چاہتا ہے کہ ہر وقت اسے دیکھا کرے۔

اس ملک مین لآن کے لیے اعلیٰ درجہ کی گھاس جسے جنوبی ہندوستان مین ہریالی کہتے ہین دُوب تسلیم کی جاتی ہے۔ اس گھانس کی خاصیت یہ ہے کہ ہمیشہ بڑھا کرتی ہے۔ لیکن زیادہ اونچی نہین ہوتی، اور شاداب ہونے پر گہرے سبز رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ ایسی جگہون مین خوب ہوتی ہے جہان دوسرے قسم کی گھانس بمشکل جمتی ہے۔ اور زیادہ چالو راستون کی مینڈھون اور کنارون پر اکثر پیدا ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہان اینٹ اور چونہ ملا ہوا کچرہ پھینکدیا جاتا ہے اور لوگون کے چلنے سے وہ دب جاتا ہے اس مقام پر یہ عموماً اُگا کرتی ہے۔ درختون کے نیچے ناقص زمینون مین جہان دوسری گھاسین بہت کم اوگتی ہین وہان بھی یہ پائی جاتی ہے "لان" بنانے کے لئے سڑک کی پٹڑیون

اور افتادہ مقامات سے بآسانی کافی مقدار مین دستیاب ہوسکتی ہے جس قطع زمین مین "لان" بنانا ہو اول خوب گہرا ہل چلوانا چاہیئے۔ یا پہاوڑون سے خوب گہری کھدائی کرادیجائے۔ زان بعد بکھروا کر رولر سے ہموار کرادی جائے۔ ایک ایک فٹ کے فاصلہ سے کبھی مینخ سے چھوٹے چھوٹے سوراخ بنا کر دوب کے چھتے کے ٹکڑون کو نصف نصف فٹ کے فاصلہ پر جما دیا جائے اور تاوقتیکہ جڑین پورے طور پر جم نہ جائین وقتاً فوقتاً آبپاشی کرتے رہنا چاہیئے بنگال مین دوب کے اوگ آنے کے بعد مزید آبپاشی کی ضرورت نہین ہوتی لیکن بالائی صوبہ جات مین آبپاشی موسم گرما مین ضرور ہونی چاہیئے ورنہ کچھ عرصہ کے بعد جل کر ضائع ہوجائے گی۔

"لان" بنانے کی ایک دوسری آسان اور کامیابی کے ساتھ جلد ہوجانے والی ترکیب جو بعض اوقات اختیار کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جڑ سمیت گھانس اوکھڑوا کر خوب باریک ٹکڑے کرئیے جائین بعدہ کسی ناند یا گڈھے مین پانچ حصہ عمدہ باغیچہ کی مٹی اور ایک حصہ گوبر ملوا کر گھلوا دیا جائے کہ لپائی کی قابل ہوجائے اس زمین مین گھانس کے باریک ٹکڑون کو ملا دیا جائے اور جس قطع زمین مین "لان" بنانا ہو اوسپر بطور ہلکی پلاستر کے پھیلا دیا جائے چند دنون مین تمام گھانس یکسان اس طرح اگ آتی ہے۔

"لان" بنانے کا ایک دوسرا طریقہ باغات جیسے یورپ مین اختیار کیا گیا ہے

جس مین بڑی کامیابی ہوئی، اور وہ طریقہ یہ ہے کہ خوب گہرا ہل چلوا کر زمین ہموار کرادی گئی، اور خوب پانی دیدیا گیا - بعدازان آٹھ آٹھ نو نو انچ مربع مین دوب معہ جڑ و مٹی کے کہود لی گئی، اور جس طرح فرش بنانے کے لئے اینٹین بچھائی جاتی ہین - اسی طرح یہ گہانس کے چھتے درست شدہ قطع مین بچھادئے جاتے ہین - اور پہر چوبی درمسٹ سے اسقدر کوٹ دے گئے کہ سطح یکسان ہموار ہو گئی، اس طریقہ سے گھانس جمانے مین بہت کم خبرگیری کرنا ہوتی ہے اور مثل "بلیرڈ ٹیبل" کے ہموار اور برابر "لان" تیار ہو جاتا ہے - جے پور کے "لان" اسی طرح بنائے گئے ہین - اور جس نے انہین دیکھا ہے وہی ان کی خوبصورتی اور عمدگی کا اندازہ کر سکتا ہے - لکھنو کے "لان" بھی ہندوستان مین بے مثل ہین - میسور کی جھیلون اور تالابون کے بالائی کنارون پر عمدہ سبزہ زار ہوتا ہے - ایک قسم کی گھانس "آک سلیس کھو کارنی کیولے ٹا" Oxalis corniculate اِن کے بیچ بیچ مین پیدا ہوجاتی ہے جو دیکھنے مین "کلوور" Clover کی طرح معلوم ہوتی ہے - اور جس سے ان کی خوشنائی زیادہ ہو جاتی ہے -

نشیبی مقامات جہان بارش کا پانی عرصہ تک ٹھہرتا ہے دوب کیلئے موزون نہین ہوتے - ایسے مقامات پر اگر دوب جمتی ہے تو جلد ضایع ہوجاتی ہے - اور ادنی قسم کی گھانس پیدا ہوجاتی ہین -

باڑ (باگیر)[۱۳] بعض اوقات بجائے دیوارون کے باغات مین باڑ لگائی جاتی ہین حالانکہ ان کے برابر کارآمد اور مفید نہین ہوتین - اگر ہمیشہ ان کا خیال نہ رکھا جائے تو خراب ہو جاتی ہین یا خودرو خاروخس پیدا ہو کر ان کو بدنما کر دیتے ہین یا بیچ بیچ ضائع ہو کر خلو ہو جاتا ہے - Agave Americana " اگیو امریکے نا"

باڑ مین اکثر باغات مین لگایا جاتا ہے - اس مین کوئی شک نہین کہ اس کا درخت خوبصورت ہوتا ہے اور خودرو گھانس پھونس سے صاف ہوتا رہتا ہے - اور خوب شاداب رکھا جائے تو اس کی باڑ زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہے - کوئی جانور اُس کو پھاڑ کر باغ کے اندر داخل نہین ہو سکتا ہے - اور چونکہ اس کا درخت زیادہ اونچا نہین ہوتا اسلئے ہوا کی آمد و رفت مین مانع نہین ہوتا" پارکن سونیا اے کیولی اے ٹا" Parkinsonia aculeata اور کیسل پی نی آسیپئی ایریا Caesalpinia sepiaria کے جھاڑ جن کی شاخین خاردار ہوتی ہین مضبوط باڑ کا کام دیتے ہین - اگر مقراض سے ہمیشہ چھانٹ دیا جایا کرے تو یہ مل کر ایسی ہو جائین گے کہ ان کو پھاڑ کر کوئی جانور اندر

نوٹ نمبر ۱۳ - مصنف نے باگڑ کے جو طریقے بتلائے ہین - وہ صحیح ہین اگر کسی باغ کو محصور کرنا مقصود ہو تو میرے نزدیک سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ باگر کے لئے ببول کے بیج برابر بو دئے جائین اور جب [illegible] اونچے کر چھ چھ یا آٹھ آٹھ فٹ کے ہو جائین تو اون کو ایک ایک فٹ تراش دیا جائے

داخل نہین ہوسکتا۔

احاطہ باغ کی دیوارین اگر چھوٹی ہون، اور معقول حفاظت نہ ہوسکتی ہو تو تھوڑے درخت قطارین لگا دیئے جانے سے ناقابل گذر تار کا کام دیتے ہین۔ "اکیسیا ماڈس ٹا" Acacia Modesta جسے ممالک متحدہ مین پھولائی کہتے ہین اور جو بکثرت وہان پیدا ہوتی ہے اسکی باڑ بھی خوبصورت اور صاف ہوتی ہے۔ بالائی صوبجات مین جینت کے درخت جسے انگریزی مین "اسکائی نومینا سس بن" Æschynomene sesban کہتے ہین باڑ کے کام مین لایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ سرعت کے ساتھ بڑھتا ہے اس لئے اس کو پسند کیا جاتا ہے لیکن حقیقت مین اس کام کے لئے وہ موزون نہین ہوتا۔ ایک فصل تک تو وہ خوب بہار دیتا ہے لیکن دو ایک سال کے بعد جل جلا کر بدنما ہوجاتا ہے۔

جو باڑ بطور احاطہ باغ کے نہ لگائی جائے بلکہ باغ کے اندر مختلف قطعات کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے کے لئے لگائی جائے تو ان کے لئے وہ درخت زیادہ موزون ومناسب ہوتے ہین کہ جو جلد اور ہمیشہ بڑھتے ہون اور جن کی پتّیان نازک ہوتی ہون مین نے "کے سواری نامیوری کے ٹا"

بقیہ نمبر ۳۱ - اس ترکیب سے بجائے بڑھنے کے ببول کے درخت پھیلکر ایک دوسرے سے مل جائین گے اور ایک وقت مین وہ اتنے گھنے ہوجائینگے کہ کوئی جانور باغ کے اندر داخل نہین ہوسکیگا۔

کی باڑون کوبھی دیکھا ہے کہ کاٹ کر چھہ چھہ فٹ کی کردی گئی ہین - اور ہمیشہ مقراض سے تراشی و چھانٹی گئی ہین توان کی باڑین گنجان ہوتی ہین - اور دیکھنے مین نہایت بھلی معلوم ہوتی ہین -

چھوٹی اور خوشنما باڑون کے لئے مہندی کے درخت سے بہتر کوئی دوسرا درخت موزون نہین ہوتا " ڈوڈونی آ وس کوسہ " کی باڑ لگانے کا رواج عام ہوگیا ہے لیکن اس ہین کوئی جدت نہین ہے -

بریگیڈیر الیف نیگ صاحب کے باغ واقع فیروزپور مین اس کی باڑین سنہ ۱۸۴۷ء تک لگی ہوئی تہین لیکن خرابی یہ ہے کہ کچہہ عرصہ کے بعد اس کی شاخین اسقدر سخت ہوجاتی ہین کہ انکو کاٹنے مین چاقو کی دہار مڑجاتی ہے - البتہ اگر درخت تہوڑے زمانہ کے ہون تو چاقو یا مقراض سے کاٹے جاسکتے ہین - اور اگر بلا تراشے ہوئے ان کو چہوڑ دیا جائے تو پتے اس قدر جہڑتے ہین کہ تکلیف دہ ہوجاتے ہین -

اِن گا ڈل سس Ingadulcis کی باڑ بہی خوبصورت ہوتی ہے - دیگر اقسام کے درخت مثلاً

" می اسے نیا ای رک ٹا " Meyenia erecta

" ہے لیا پے ٹنس " Hamelia patens.

" پلم بے گو زیلے نکا " Plumbag zeylanica

"لن ٹینا کے مارا" Lantana Camara

"کلی روڈن ڈرن انرمی" Clerodendron inerme

"پے ڈی لن تھس ٹی تھی مولائی ڈس" Pedilanthus tithymaloides.

آخر الذکر مختلف الاقسام ہونے کے باعث نہایت دلفریب معلوم ہوتا ہے۔ جنوبی ہندوستان کے پہاڑی مقامات مین گلاب فیوشیا "Fuchsia"

"ہی لی یوٹروپ" Helistrope اور سرخ پتی والا۔

"گائی نورانی پالن سس" Gynura nepalensis

"گونرا اور گڈھے کھودنا" Gynu

باغ کی زمین کو ہمیشہ کووالی کے ذریعہ سے کھودتے رہنا چاہیئے۔ اس مین سب بڑا نفع یہ ہے کہ خودرو گھانس وغیرہ دور ہوتی رہتی ہے۔ اور متواتر آبپاشی کے بعد تمازت آفتاب کے باعث جو زمین سخت ہو جاتی ہے وہ اور اس مین ہوا سرایت کرتی ہے۔ علاوہ اس کے زمین گوڑ دینے سے صاف ہو جاتی ہے۔ اور باغ کی صورت نکل آتی ہے۔ کیاریان اگر معمولی سڑک کی طرح سخت ہوئین تو ان مین پھول کے درخت اچھے نہین معلوم ہوتے۔

جس زمین مین ترکاری کی کاشت کی جائے اس مین گوڑائی سے زیادہ گہرا کھودنے کی ضرورت ہوتی ہے صرف فصل بونے کے پہلے گہرا کھودنے کی ضرورت نہین ہے۔ بلکہ مارچ یا اپریل مین اختتام موسم سرما پر خوب گہری کھدائی کرادی

جائے فصل تیار ہو جانے کے بعد زمین کو قریب ڈیڑہ فٹ کے گہرا کھود کر اولٹ پلٹ دی جائے - اور ترکاری کے درختون کا کچرہ اُسی وقت اُسکے اندر دبا دیا جائے - بارش شروع ہونے کے بعد کچھہ پہلے اصطبل کا کچرہ اور دیگر اقسام کی کھاد جو دستیاب ہو جائے پہیلا کر کسی قدر زمین نرم کرکے دبا دیا جائے تاکہ بارش کے پانی سے کھاد کا زرخیز جزو زمین کے اندر جذب ہو جائے - خودرو گھانس اور دیگر اقسام کے خس و خاشاک اس زمانہ مین بہت پیدا ہو جاتے ہین - مہینہ سوا مہینہ کے بعد ان خودرو گھاسون کو کھود کر زیر زمین کر دینا چاہیئے اور جڑون کو ہوشیاری کے ساتھ جمع کرکے کیاریون کے باہر پھینکدینا چاہیئے، موسم سرما کے شروع ہونے سے پہلے ایک یا دو بار اس طرح کرتے رہنا چاہئے جس سے ترکاری بونے کے وقت تک زمین خوب اچھی طرح درست ہو جائے گی -

آبپاشی[۱۳۲] | ہندوستان مین شاید ہی کوئی ایسی جگہہ ہو کہ جہان کے باغات مین

نوٹ نمبر ۱۳۲ - (نرم زمین کے فوائد) زمین کو بار بار گہرا کھودنے سے ایک نفع یہ ہوتا ہے کہ زمین کے اندر جو پرورش کن مادے ہوتے ہین وہ کاشت ہونے والی فصل کو نفع پہونچاتی ہین اور جدید مادے غیر کار آمد نشین ہوتے ہین تاکہ زیر زمین رہکر قدرتی طور پر کار آمد بنین - دوسری بات یہ ہے کہ کھودائی سے یہ نفع ہوتا ہے کہ زمین ڈھیلی ہو اور پانی خوب جذب کر سکے علاوہ اس کے موٹی جڑ والی ترکاریان - مثل چقندر - گاجر - مولی - نرم زمین ہونے کی وجہ سے خوب پہیل سکین - اگر زمین سخت ہوگی تو پانی کم جذب کرے گی اور ترکاری مذکورہ بالا عمدہ اور نرم نہین ہوگی -

پلیٹ نمبر ۱

الف اور ب نقشے کاٹیج گارڈن کے لیے ہین -
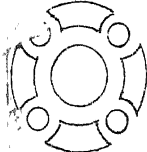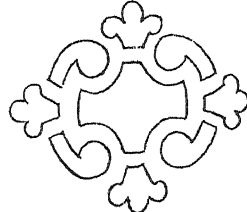
ج - یہ شکل بجری ڈالکر اگر بنائی جائے تو نہایت خوبصورت ہوتی ہی لیکن اسکو تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بنایا جائے تو ایک بڑا باغیچہ تیار ہو سکتا ہی - تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بنانے مین جو فاصلہ درمیان مین چھوٹے اوس مین لان لگانا چاہیے جسمین ایک فوارہ گلدان نما ظرف - یا کوئی خوبصورت پستہ قامت درخت لگانا چاہیے -
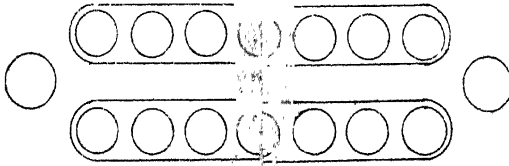
د - یہ ایک سادہ نقشہ ہی جو بجری کے فرش پر وسط روش مین قالین نما بنایا جا سکتا ہی
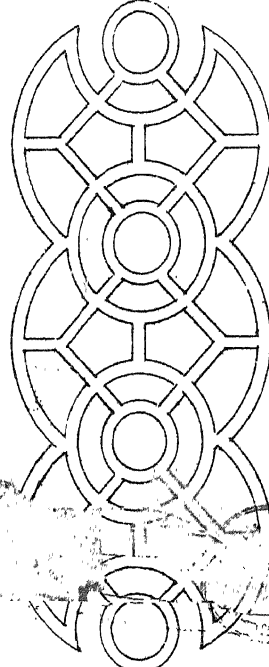
ہ - ایک ایسا نقشہ ہی کہ جس سے طرح طرح کی سالانہ موسمی پھولوار ایک جا لگائی جائے جس سے رنگ آمیزی پیدا ہو سکے -
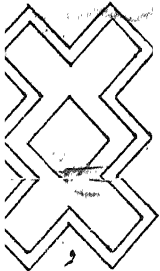
و ز ح - یہ ایسے نقشے ہین جنکا ہر ایک حصہ قالین نما فرش بنانیکے لیے موزون
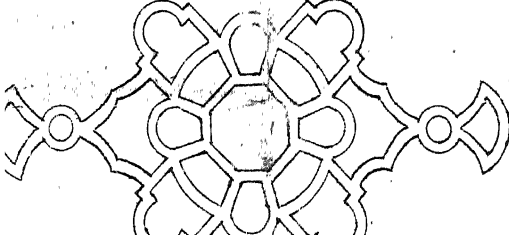
ط - یہ ایک ایسا نقشہ ہے کہ جسمین ہر ایک قسم کا گلاب جدا جدا یا جڑی بوٹیان علیحدہ علیحدہ لگائی جا سکتی ہین -
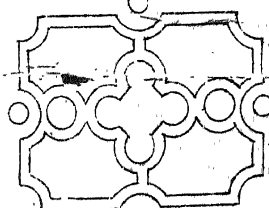
ی - یہ ایک ایسا موزون نقشہ ہی جو ایک مستطیل شکل کے باغ کے چارون کونون پر استعمال کیا جا سکتا ہی - پھول ہمیشہ نہایت خوبصورت لان پر معلوم ہوتے ہین - لیکن اُس جگہہ مین اون کے نشو و نما کو گھانس کی جڑون کے پھیلنے سے نقصان پہونچتا ہے -

سال کے اندر چند ماہ تک آبپاشی کرنے کی ضرورت[۲۳] نہ ہوتی ہو خاص کر ممالک متحدہ اور پنجاب مین اگر باقاعدہ مسلسل آبپاشی کا سلسلہ نہ جاری رکھا جائے تو تمام پودے، جھاڑیان، میوہ دار درخت یقیناً ضائع ہو جائین گے یہ سچ ہے کہ بنگالہ کے باغات عموماً بلا مصنوعی آبپاشی کے رکھے جاتے ہین۔ لیکن جہانتک مین نے دیکھا ہے وہان کے درخت اس قدر زوردار میری نظرون مین نہین ہوتے جس قدر کہ اُن مقامات کے جہان کہ آبپاشی ضرورۃً کی جاتی ہے۔ ترکاریون کی عمدہ فصل تیار کرنے کے لئے ہر جگہہ آبپاشی لازمی و لابدی ہے۔

بنگال مین نصف اکتوبر تک بارش کا سلسلہ جاری رہتا ہے چنانچہ آغاز جنوری تک زمین مین اِسقدر کافی نمی اور تراوت موجود رہتی ہے کہ آبپاشی کی چندان ضرورت نہین ہوتی۔ اِس کے بعد زمین خشک اور سخت ہونا شروع ہوتی ہے۔ اور یہی زمانہ ترکاریون کے بڑہنے کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اِس زمانہ مین زمین سے زیادہ نمی حاصل کرنے کی ضرورت اون کو ہوتی ہے۔ خاص کر وہ درخت جن مین کلیان پھوٹ رہی ہون یا بڑہ رہی ہون اور جن کی جڑین سطح زمین کے نیچے دور تک نہین ہوتین۔ ان کو آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے اور آبپاشی کرنا مفید ہوتا ہے زیادہ قسم کے جھاڑ اور دیگر پودے عرصہ تک حالتِ سکون

نوٹ نمبر ۲۳۔ (ضرورت آبپاشی) ریاست بھوپال کے پھلدار باغات و درختان پھلدار پختہ

ہین رہتے ہین یعنی نہ بڑھتے ہین اور نہ کونپلین نکلتی ہین - بلکہ ایک ہی حالت مین رہتے ہین لہذا ایسے درختون کو آبپاشی کی ضرورت اُس وقت تک نہین ہوتی جب تک کہ اُن کا بڑھنا شروع نہ ہوجائے -

آبپاشی کے ایک ہی ضلع کے اندر یکسان طریقے نہین ہوتے موقع ، مقام کنوئین مین پانی کی دوری ونزدیکی اور ذاتی سہولت پران امور کا زیادہ حصر ہوا کرتا ہے - جن چند طریقون سے آبپاشی ہوتے مین نے دیکھا ہے ان کو بیان کرون اور اسی کے ساتھ اپنے خیال کے موافق ہر طریقے کے فوائد کو بھی ظاہر کرون -

(اول) جہان کنوئین سے آبپاشی ہوتی ہے

(۱) ممالک متحدہ مین بیل یا بھینس کے چرسہ کی موٹ سے پانی کنوئین کے اندر سے نکالا جاتا ہے کیونکہ کنوئین پر دوستون مٹی کے یا پختہ تیار کرکے اوسپر ایک آڑی لکڑی رکھہ کر اُس مین ایک گول چرخی ڈالی جاتی ہے - اور اُس چرخی پر چرمی رسہ کا ایک سرے پر موٹ باندہ دی جاتی ہے اور دوسرا سرا رسہ کا جوڑی کے ساتھ باندھدیا جاتا ہے جو دو بیلون کی گردن مین پڑا ہوتا ہے کنوئین کے کنارہ سے جہان تک کہ رسہ پہنچتا ہے زمین ڈھالو اور اسقدر چوڑی کھودی جاتی ہے کہ بیلون کی جوڑی برابر کندھے سے کندھا ملا ہوا آتی جاتی ہے اور یہ راستہ ڈھالو اس لئے کھودا جاتا ہے کہ پانی سے بھری ہوئی موٹ کو جھونک کے ساتھ بیل کھینچتے چلے جائین ، ایک

بقیہ نمبر ۳۳ - ہمیشہ قایم رہنے والے مثل موگرا - کبند - جوہی چمیلی مین بھی ایسی مسلسل آبپاشی

بندھانی بیلوں کو ہانکتا ہے اور دوسرا کنوئین کے کنارہ پر موٹ خالی کرنے کے لئے کھڑا رہتا ہے، اگر بیلوں کی جوڑی اچھی مضبوط ہو تو اس سے بہتر کوئین سے پانی نکالنے کا کوئی دوسرا طریقہ نہین ہو سکتا۔

(۲) جنوبی ہندوستان مین بھی مثل ممالک متحدہ کے موٹ کے ذریعہ سے پانی نکالتے ہین اور دو بیل اُس کو کھینچتے ہین۔ لیکن فرق اِسقدر ہوتا ہے کہ ممالک متحدہ مین لب چاہ ایک آدمی ہوتا ہے جو موٹ کو خالی کرتا رہتا ہے۔ یہان موٹ کے پیندہ مین ایک خول چرمی لگا دیا جاتا ہے اور اس سے موٹ کا پانی کنوئین سے باہر گرتا ہے۔ اس خول کے سرے پر ایک رسی اس طریقہ سے باندھ دی جاتی ہے کہ جب موٹ پانی سے بھری ہوئی اوپر اُٹھتی ہے تو خول کا کھلا ہوا سرا موٹ کے اوپر ہوتا ہے۔ لیکن جب چرخی کے قریب موٹ پہنچتی ہے تو خول کا سرا جھک کر کنوئین کے کنارہ پر آجاتا ہے اور پانی موٹ سے باہر آجاتا ہے۔

اس مین اگر نفع ہے تو صرف یہ ہے کہ موٹ کو خالی کرنے کے لئے ایک آدمی کی ضرورت وہانہ چاہ پر موجود رہنے کی نہین ہوتی۔ لیکن نقصان یہ ہوتا ہے

بقیہ نمبر ۳۳۔ کی ضرورت نہین ہوتی جیسی کہ مصنف نے ممالک متحدہ و پنجاب مین بتائی ہے یہان کے باغات مین بعد برسات دو ماہ تک پانی دینے کی ضرورت نہین ہوتی۔ دو مہینے کے بعد زیادہ سے زیادہ پندرہ روز کے بعد پانی دینا چاہئے۔

کہ اس مین بیلون کو دھانہ چاہ تک اُلٹے پاؤن چلنا پڑتا ہے۔ اور پیچھے چلنے کی وجہ سے آہستہ چلنا ہوتا ہے جس سے وقت بہت ضایع ہوتا ہے۔ میرے خیال مین ممالک متحدہ مین جو طریقہ مروج ہے وہ قابل ترجیح ہے۔

(۳) پنجاب مین عموماً "رہٹ" کے ذریعہ سے آبپاشی ہوتی ہے۔ کنوئین کے وہانہ پر ایک بہت بڑا پھیہ یا چرخی رکھدی جاتی ہے اور اس مین ترچھے مٹی کے لوٹے یا چھوٹے گھڑے باندہ دئے جاتے ہین۔ نیچے کا حصہ اُس کا پانی تک لٹکا ہوتا ہے۔ یہ پھیہ گھومتا ہے تو پانی سے لبریز ظروف مسلسل اوپر آتے ہین۔ اور ایک ڈونگا جو پھیئے مین لگا دیا جاتا ہے اُس مین گرتا ہے۔ اور خالی ظروف پھر کنوئین کے اندر آتے جاتے رہتے ہین۔ اور دندانہ دار ایک دوسرا پھیہ ایک لکڑی مین لگا دیا جاتا ہے جس کے دندانے اُس بڑے پھیئے سے ملے ہوتے ہین۔ اور جب یہ پھیہ گھومتا ہے تو بڑی چرخی بھی گھومتی ہے ایک لانبی میال اِن پھیون کو گھومانے کے لئے لگا دی جاتی ہے جس مین بیل لگائے جاتے ہین جو کنوئین کے چارون طرف گھومتے رہتے ہین۔

"رہٹ" مین صرف یہ نفع ہے کہ صرف ایک بندہانی کی ضرورت بیلون کے چلانے کے لئے ہوتی ہے، اور اگر کنوان بڑا ہو اور چرخی بھی بڑی لگائی گئی۔ جیسا کہ کھیتون وغیرہ کی آبپاشی کے لئے ہوتی ہے تو رہٹ سے پانی زیادہ مقدار مین نکلتا ہے۔ میرے خیال مین اول رہٹ بڑے بڑے پختہ اور چوڑے کنوؤن کے

سوا کسی جگہہ مین لگ نہین سکتا - دوم اس پر صرف زیادہ ہوتا ہے - دو جوڑ
بیلون کے سوا جیسا کہ چاہئے کام نہین چل سکتا - دو آدمی علیحدہ چاہئین -
اس کا کاٹھ کا سامان جلد خراب ہوجاتا ہے - مرمت کا سلسلہ جاری رہتا ہے
پرزون مین تیل دینا پڑتا ہے - مٹی کے لوٹے جلد جلد ٹوٹ جاتے ہین - رسیان
بندہی ہوئی ہوتی ہین جو جلد سڑ کر کمزور ہوجاتی ہین - انھین دوبارہ بندھوانے
مین خرچ کے سوا، زیادہ تردد کرنا پڑتا ہے جس سے کام نہین ہوتا - علاوہ اسکے
چرسہ کے پانی کی مقدار ناپنے سے ظاہر ہوا کہ رہٹ کے مقابلہ مین چرسہ سے پانی کی
مقدار زیادہ حاصل ہوتی ہے -

(دویم) جب پانی کسی تالاب - ندی یا نالہ سے لیا جاتا ہو اور سطح زمین سے دور نہین
(۱) عام طریقہ یہ ہے کہ ایک ہلکی اور چھچلی بانس کی یا تودر کی لکڑی
کی سرپوش نما ٹوکری کے ذریعہ سے تالاب - ندی - یا نالون سے پانی اُچھالا
جاتا ہے - اس ٹوکری کے ہر چہار طرف رسیان بندہی ہوتی ہین - دو آدمی ایک
دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہوتے ہین - اور کنارون کی دونون رسیان
ایک ایک ہاتھ سے پکڑکر ٹوکری کو پانی مین ترچھا جھکاتے ہین - اور جسقدر
پانی اُس مین آتا ہے اس کو جھٹکے کے ساتھ حرکت دے کر اوپر اوڑہی مین پھینکدیتے
ہین اگر اوڑہی کی سطح زمین کے ہموار ہوئی تو نالیون کے ذریعہ سے باغ کے
جس حصہ کو سیراب کرنا ہوتا ہے پانی پہونچایا جاتا ہے - لیکن اگر زمین کی سطح

بلند ہوئی تو اس نشیبی اوڑی سے بلند زمین پر پانی پہنچانے کے لیے پھر اُسی طرح
دو آدمیون کی ضرورت ہوگی -

یہ ایک کفایتی اور دیہاتی طریقہ آبپاشی کا ہے اور عارضی آبپاشی کرنے
مین اس طریقہ کو کام مین لایا جاتا ہے -

(۲) پانی سطح زمین سے زیادہ نیچے نہ ہو تو آبپاشی ذریعہ "ڈھینکلی" کے
کی جاتی ہے - طریقہ اس کا یہ ہے کہ لب تالاب یا دریا، زمین کو کچھ بلند کر کے
دو کھم قایم کیے جاتے ہین اور ان کھمون کے اوپر ایک لکڑی رکھدی جاتی
ہے اس لکڑی پر ایک دوسری لکڑی وسط مین کھمون کے متوازی رکھ دیجاتی
ہے - اور دوسرے سرے پر آہنی گگرا باندھ دیا جاتا ہے - گگرے والے سرے کو
جھکا کر گگرا پانی تک پہنچایا جاتا ہے اور جب گگرا بھر جاتا ہے تو دوسرے سرے کو
چھوڑ دیا جاتا ہے جو بوجھ کی وجہ سے گگرہ والا سرا اوپر اُٹھ آتا ہے تو گگرے سے
پانی خالی کر لیا جاتا ہے -

(۳) ایک اور طریقہ سے آبپاشی کی جاتی ہے لیکن اُصولاً وہی ہے جس کا اوپر
بیان کیا گیا - فرق یہ ہوتا ہے کہ بجائے مٹی کے ظروف کے لکڑی کا ظرف
لگایا جاتا ہے - ایک بندھانی اس چوبی ظرف کو پانی مین جھکاتا ہے - اور
پھر اس کو چھوڑ دیتا ہے - جو دوسری جانب وزنی ہونے کی وجہ سے اوپر کی طرف
اس قدر اُٹھ آتا ہے کہ پانی زمین پر لے لیا جاتا ہے -

بعض مقامات مثلاً آگرہ و دہلی مین کنوئین کا پانی اسقدر کنارے ہوتا ہے
کہ جن آراضیات کی اس سے آبپاشی کی جاتی ہے ان مین زرخیزی نہین آتی
ایسے مقامات مین اگر دریا یا تالاب کے نزدیک باغ ہو تو کامیابی کے ساتھ
پھلتا پھولتا ہے۔ ورنہ میوہ دار درختون اور ترکاریون کو کھارا[۳۴] پانی مفید
نہین ہوتا۔

قریباً تمام بڑے بڑے شہرون مین واٹر ورکس جاری ہو گیا ہے اگرچہ
واٹر ورکس کا پانی صرف خانگی ضروریات کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن عموماً
باغات وغیرہ کے لئے بھی کافی ہوتا ہے۔ جہان ایسے ذرائع موجود ہوتے ہین
وہان باغ مین بہت کم صرف ہوتا ہے۔

پانی کا نکاس

جس طرح باغات کے لئے ذرائع آبپاشی کا معقول ہونا ضروری ہے
اسی طرح زائد از ضرورت پانی کے نکاس کا بھی انتظام ہونا ضروری ہے جن
اغراض و فوائد کے لئے آبپاشی کی جاتی ہے ان کے حاصل ہونے کے بعد پانی کا

نوٹ نمبر ۳۴۔ اس مین کچھ شک نہیں کہ کھارا پانی میوہ دار درختون اور ترکاریوں کے لئے
غیر مفید ہوتا ہے لیکن انجن لگا کر کھارا پانی اگر پکایا جائے تو اوسکی شوریت رفع ہو جاتی ہے اور
پھر وہ پانی ایسا ہی مفید ہوتا ہے جیسا کہ میٹھا پانی۔ چنانچہ اسکا تجربہ مین نے خود کیا ہے۔

ٹھہرنا درختون کے حق مین مضر ہوتا ہے - باغات کے قیام کے لئے اس سے
زیادہ ضروری کوئی دوسرا کام نہین ہوتا - اگرچہ یہ بعض اوقات بہت مشکل
ہوجاتا ہے بعض مقامات پر اور علی الخصوص ممالک متحدہ مین جہان کی
زمین بالکل ہموار اور مسطح ہوتی ہے اسلیئے کوئی شخص پانی کو نکالے تو کہان اور
کیون کر - ان مقامات مین سخت بارش ہوجانے پر باغات پانی سے بہر جاتے
ہین - اور بعد مین جب تیز دہوپ پڑتی ہے تو میوہ دار درخت اور بڑے پودے
جنکی جڑ مین زمین کے تر ہونے کی وجہ سے ڈھیلی ہوجاتی ہین - ہوا کے جہونکون سے
جلد اُکھڑ جاتے ہین - اور اکثر بالکل ضایع ہوجاتے ہین اور جیسا کہ اوپر بیان
کیا گیا ہے اسکی کوئی تلافی بعد مین نہین ہوسکتی - بہترین تدابیر جو بطور حفظ ماتقدم
کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ باغ کے نشیبی حصہ مین کم حیثیت درخت یا ایسے
درخت جن کو پانی کی زیادتی کم نقصان پہونچاتی ہے نصب کیے جائین -

بنگال کی زمین بہی مثل ممالک متحدہ کے ہموار ہوتی ہے - لیکن تالاب
اور گڈھے - بکثرت ہونے کی وجہ سے زائد پانی بہر جاتا ہے - پانی کے نکاس
مین اسقدر دقت پیش نہین آتی جسقدر کہ ممالک متحدہ مین - [۳۵]

نوٹ نمبر ۳۵ - درختان میوہ دار اور دیگر قسم کے درختون کے لئے پانی کا ٹھیرا رہنا بیشک
مضر ہے باغات سے پانی نکالنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ باغ مین ایک نالی کہود کر کسی نشیب
کی طرف پانی بہا دے -

"آئینہ گھر" اور گرین ھاوس[۳۶]

احاطہ بنگال مین کچھ دن پیشتر آئینہ گھر یا گرین ہاوس سے لوگ قریب قریب ناواقف تھے - گارڈن ریچ Garden Reach مین "سر لارینس پیل" صاحب نے اپنے باغ مین کچھ دن ہوئے ایک گرین ہاوس Green House بنوایا تھا - لیکن معقول احتیاط نہ ہونے یا بے موقع ایک بڑے درخت کے سایہ مین ہونے کی وجہ سے زیادہ کارآمد ثابت نہ ہوا ان کے بعد کپتان ٹرانسن صاحب نے پی او کمپنی کے محاذات گارڈن ریچ مین اپنے بنگلہ کے ایک جانب "گرین ہوس" بنوایا تھا چونکہ صاحب موصوف اُسکی نگہداشت سرگرمی کے ساتھ کرتے اور صاف ستھرا رکھتے تھے اس لئے زیادہ خوشنما اور دلفریب دکھائی دیتا تھا - مختلف اقسام کے "فرن" Fern "بی گونی یا" Bigonia "اے کی می نیز" Achimenes

نوٹ نمبر ۳۶ - گلاس ہوس کی ضرورت باغ کے لئے نہایت ضروری ہے - اگر یہ کسی باغ مین نہو تو باغ اپنی خوبی مین غیر مکمل ہوتا ہے اور اسکے نہ ہونے کی وجہ سے بہت اقسام کے درخت پرورش نہین ہوسکتے ہین اگر کوئی دوسرا ذریعہ پرورش کا اختیار کیا جاوے تو وہ کافی طور پر مفید نہین ہوتا وہ درخت مثل فٹ ٹونیا - فرنس گیسنیرا - بگونیا نازک اقسام کروٹن - سیکسی فریگا سینٹ پالیا اور اسی قسم کے درخت جن کو موسم سرما کی زیادتی اور بارش کی غیر معمولی تری اس

وغیرہ سے اسکو خوب بھر رکھا تھا - ہندوستان میں چھت آئینہ گھر کھا جاتا ہے اس
مین سوائے گھانس پھوس کے چھت کے اور کچھ نہین ہوتا - اور ہر چہار جانب سے
اُسے کھلا رکھا جاتا ہے - ایسی سایہ دار چھت اُن زیادہ نازک پودون کے کار آمد
ہوسکتی ہے - جو دہوپ کی تمازت اور بارش کے پانی کو برداشت نہین کر سکتے
بلکہ اگر کھلے میدان مین رکھا جائے تو ضایع ہو جاتے ہین - لیکن کافی روشنی نہ

بقیہ نمبر ۳۶ - درجہ نقصان پہونچاتی ہے کہ درخت بالکل نیست و نابود ہو جاتے ہین - اور
بار دیگر مہیا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - بعض اوقات اس نقصان کا الزام کسی ناکردہ گناہ باغبان
کے سر آتا ہے - حقیقت مین یہ نقصان وہان ہوتا ہے جہان گلاس ہاؤس نہ ہو - گلاس ہاؤس سے
جو بہترین فوائد پودون کو پہونچتے ہین وہ یہ ہین کہ درخت ہائے متذکرہ صدر اور مثل اون کے
دیگر درختون کو وہ بارش کے زیادہ پانی - بارش کی سرد ہوا سے ، اور موسم سرما مین تیز سردی
اور اوسکی سرد ہوا سے بچاتا ہے اور بجائے سردی اور زیادہ بارش کے پانی کی سردی کے گرمی پہونچاتا
ہے اور اسکے اندر خشکی نہین ہوتی ہے بلکہ نمی ہوتی ہے اور اوسکی زمین پر اندر پانی چھڑک دیتے ہین
اور جو درخت اوسکے اندر رکھے ہوتے ہین اونکی لابدی آبپاشی ہوتی ہے اس مکان کے
اندر نمی پیدا ہو جاتی ہے اور اوپر کانچ کی چھت ہوتی ہے جو گرمی پیدا کرتی ہے - سردی اور گرمی
ملکر خفیف بخارات پیدا ہوتے ہین جس سے بعض اوقات اتنا پسیو پیدا ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے
اندر کی جانب کانچ پر قطرے جم جاتے ہین اس عمل سے درختون کو بہت فائدے پہونچتے ہین
اور جس وقت اسکی حدت زیادہ ہو جاتی ہے تو اسکی چھت کی کھڑکیون کے کانچ کو تھوڑا کھولتے ہین

وغیرہ سے اسکو خوب بھر رکھا تھا - ہندوستان میں جو آئینہ گھر کھا جاتا ہے اس
مین سوائے گھانس پھوس کے چھت کے اور کچھ نہین ہوتا - اور ہر چہار جانب سے
اُسے کھلا رکھا جاتا ہے - ایسی سایہ دار چھت اُن زیادہ نازک پودون کے کار آمد
ہوسکتی ہے - جو دھوپ کی تمازت اور بارش کے پانی کو برداشت نہین کرسکتے
بلکہ اگر کھلے میدان مین رکھا جائے تو ضایع ہوجاتے ہین - لیکن کافی روشنی نہ

بقیہ نمبر ۳۶ - درجہ نقصان پہونچاتی ہے کہ درخت بالکل نیست و نابود ہوجاتے ہین - اور
بار دیگر مہیا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - بعض اوقات اس نقصان کا الزام کسی ناکردہ گناہ باغبان
کے سر آتا ہے - حقیقت مین یہ نقصان وہان ہوتا ہے جہان گلاس ہاؤس نہ ہو - گلاس ہاؤس سے
جو بہترین فوائد پودون کو پہونچتے ہین وہ یہ ہین کہ درخت ہائے متذکرہ صدر اور مثل اون کے
دیگر درختون کو وہ بارش کے زیادہ پانی - بارش کی سرد ہوا سے ، اور موسم سرما مین تیز سردی
اور اوسکی سرد ہوا سے بچاتا ہے اور بجائے سردی اور زیادہ بارش کے پانی کی سردی کے گرمی پہونچاتا
ہے اور اسکے اندر خشکی نہین ہوتی ہے بلکہ نمی ہوتی ہے اور اوسکی زمین پر اندر پانی چھڑک دیتے ہین
اور جو درخت اوسکے اندر رکھے ہوتے ہین اونکی لابدی آبپاشی ہوتی ہے اس مکان کے
اندر نمی پیدا ہوجاتی ہے اور اوپر کانچ کی چھت ہوتی ہے جو گرمی پیدا کرتی ہے - سردی اور گرمی
ملکر خفیف بخارات پیدا ہوتے ہین جس سے بعض اوقات اتنا پسینہ پیدا ہوجاتا ہے جسکی وجہ سے
اندر کی جانب کانچ پر قطرے جمجاتے ہین اس عمل سے درختون کو بہت فائدے پہونچتے ہین
اور جس وقت اسکی حدت زیادہ ہوجاتی ہے تو اسکی چھت کی کھڑکیون کے کانچ کو تھوڑا کھولتے ہین

اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ بہ مقدار مناسب روشنی و ہوا پہنچانے کے انتظام
مین مشکلات پیش آئینگی اور نشیبی ہندوستان مین خاصکر برسات مین بہت
توجہہ اور احتیاط کرنی ہوگی، ورنہ اِس موسم مین بہت سے پودے ضایع ہوجائینگے۔
"گورنمنٹ بوٹانیکل گارڈنس" مین ایک چھوٹا
گرین ہاؤس بنایا گیا ہے "جوفرن" اور "بی گونیا" وغیرہ کی کاشت

بقیہ نمبر ۳۶ - ہوا بھی لیجا سکتی ہے گلاس ہاؤس سی ایک بہت بڑا نفع یہ بھی ہوتا ہے کہ نفیس
اور نازک تخم بھی بوئے جاتے ہین جو بآسانی گرمی پاکر اوگ آتے ہین اور گل جانے کا خطرہ بہت
کم ہوتا ہے۔ یہریال مین چونکہ گلاس ہوس نہین بنوائے گئے اس لئے جب کبھی اُن درختون کے مہیا کرنے
کی ضرورت ہوئی جو گلاس ہوس کے ذریعے سے مہیا ہوسکتے ہین تو شیشے کے صندوق بنواکر درختون
کا انتظام کیا گیا۔ لیکن بعض اوقات اس مین ناکامیابی ہوئی اسواسطے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ رفتہ رفتہ
کھڑکیون کو کھولنا چاہیئے۔ اور کچھہ عرصہ تک اس طرح پر کھلا رہنے دے اور جب زیادہ گرمی دور
ہوجائے تو اس مکان کے موجودہ درختون کو اگر ضرورت ہو تو بقدر ضرورت پانی دے اور
فوراً ہی کھڑکیون کو بند کردے۔ مجھکو یاد ہے اور مین گلاس ہوسون کے اندر گیا ہون اس کے اندر
اسقدر گرمی پیدا ہوتی ہے کہ مین تھوڑی دیر مین پسینے پسینے ہوگیا اور اس گرمی مین مجھکو نمی یعنی سیل
محسوس ہوتی تھی جو ادستاد سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہی نمی اور رطوبت گلاس ہوس کی گرمی
سے درختون کو جلنے نہین دیتی اور درختون مین نمو کی محرک ہوتی ہے گلاس ہوس کے بنانے کے
واسطے کھلی ہوئی جگہہ ہونا چاہیئے۔ اور بڑے درختون کا اسیر سایہ نہو ورنہ سایہ سے نقصان پہونچتا ہے

سے کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ اور لاہور مین ڈاکٹر جی ہنڈرسن اور مسٹر
ایل۔ برکلی صاحب نے بھی آئینہ گھر تیار کرا دئے ہین۔ اور اس قسم کے
درختون اور پودون کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔

گذشتہ چند سالون کے اندر گرین ہاوس کے بنوانے کا رواج خاص کر
پہاڑی مقامات مین عام ہو گیا ہے۔ شملہ مین گرین ہوس اور گرمی پہنچانے کے آلے
"آننڈیل پبلک گارڈنس" مین رکھے ہوئے ہین۔ اور بعض خانگی باغات مین

بقیہ نمبر ۳۶۔ ٹھنڈک رہتی ہے اور کسی قدر تاریکی بھی رہتی ہے۔ اور جب ہوا چلتی ہے
تو گلاس ہوس کے درختون مین زیادہ لگتی ہے حالانکہ اس قسم کی ہوا نہین لگنی چاہیے۔

تاریکی سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ درخت لانبے ہو کر آڑے ٹیڑھے ہو جاتے ہین اور اپنی اصلی
ہیئت کو چھوڑ کر دوسری ہیئت اختیار کرتے ہین اور اس طور پر آخر کار رفتہ رفتہ کمزور ہو کر ضائع ہو جاتے
ہین گلاس ہوس کے لئے روشنی کی زیادہ ضرورت ہے روشنی سے درختون مین ترقی ہوتی ہے۔
ہوا سے ہوائی مادے جو درختون کو پرورش کرتے یا ین پہونچتے ہین اور حدت سے درختون کی نشونما
کو ترقی ہوتی ہے کانچ کی چھتون کو کسی سفید لسدار چیز سے ذرا پوت دینا چاہیے۔ اس صورت
مین روشنی کے پہونچنے مین بھی کمی نہین ہوتی ہے اور آفتاب کی شعاعین بھی داخل نہین ہونے
پاتین اور جس زمانہ مین دہوپ بہت ہو تو کانچ کی چھتون پر کانچ سے ملا کر بانس کی تیلیون
کی چلمنین ڈالدینی چاہئین۔ اس سے بھی روشنی مین فرق نہین آتا تمازت آفتاب کا اثر کم
ہوتا ہے۔

بھی ہین - یہ سب انگریزی ساخت کے ”گرین ہاوس“ بنائے جاتے ہین - اور
اُنھین ضرورتون مین لائے جاتے ہین اور زیادہ مفید ثابت ہوئے ہین - اور
اون کے اندر ہر قسم کے پودے لگائے جاسکتے ہین - میدانی علاقون مین اُسقدر
کارآمد نہین ہوتے لیکن پہربہی زیادہ کام دیتے ہین - کلکتہ مین نہ صرف سرکاری
باغات مین ہین بلکہ خانگی باغات وغیرہ مین بہت دکھائی دیتے ہین -

”فرن“ Fern ”آرکڈ“ Orchid
”بی گونیا“ Bigonia اور ایسے پودے جن کو موسم سرما مین
نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے اُن کے لئے ”گرین ہاوس“ ضروریات سے ہین -
لال باغ بنگلور مین جو بے مثل ”پوے لی ین“ Parilion
بغرض داشت پھول براے نمایش بنا ہوا ہی وہ ہندوستان مین بے نظیر
ہے - اور سواے لوہے اور شیشہ کے کسی اور چیز سے نہین بنایا گیا ہے - لیکن
آخرالذکر یعنی لوہے کا استعمال اس کی تعمیر مین اسقدر زیادہ کیا گیا ہے کہ وہ عمارت
”گرین ہاؤس“ کے موزون نہین رہی بلکہ پہولون کی نمایش گاہ کے لئے بدرجہ
غایت موزون ہے -

”خس۳۷ پوش بریچہ نما گرین ھاؤس“

کچھہ عرصہ ہوا کہ ڈاکٹر اینڈرسن کے دل مین یہ ایک قابل تحسین خیال گذرا کہ جس طور کا

نوٹ نمبر ۳۷ - مصنف نے بریچہ نما گرین ہاوس کے متعلق اپنی رائے اور تجربہ اور اونکی ضرورت

مکان بناکر زمانہ قدیم سے بنگال مین پان کی کاشت کرنے کے لئے خس پوش
ہر چہار جانب سے بند بریجے بنائے جاتے ہین اُسی طرز کا مکان بناکر ایسے
پودے ہندوستان مین پیدا کئے جائین کہ جن کی نشو ونما اور بالیدگی کے لئے
اُسی درجہ کی سردی گرمی کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ پان کے لئے ضرورت
ہوتی ہے۔چنانچہ ایسا مکان بنایا گیا اور اوس مین حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔اس
قسم کا مکان بہ آسانی اور کمی لاگت کے ساتھ تیار ہوجاتا ہے۔جس زمین پر بنانا
ہو اس پر مضبوط بانس کے ٹکڑے قریبًا سات سات فٹ بلند تھوڑے تھوڑے
فاصلہ سے گاڑ دئے جاتے ہین اور اُن کھمون سے ملاکر اوسی قسم کی جافری جیسے
کہ مرغون کے دڑبے بنانے کے لئے کام مین استعمال کی جاتی ہے چارون طرف

بقیہ نمبر ۳۷۔ اور اون کے بنائے جانے کا سامان قیمتی اور ارزان مع عرض وطول وبلندی
بغرض واقفیت عامہ خلایق تفصیل کے ساتھ بیان کردیا ہے اس لئے مکرر تفصیل بے سود ہے
البتہ یہ بیان کرنا بیجا نہ ہوگا کہ اس قسم کے گرین ہاوس بنانے کے لئے کسی خاص نقشہ کی ضرورت
نہین ہے یہ شوقین یا نقشہ نویس کی رائے پر منحصر ہے اس قسم کے گرین ہاوس کی چوٹی چالیس
فٹ سے کم بلند نہ ہونا چاہیئے۔ اور ہر چہار طرف اس کا ڈھال سطح زمین سے ۲۰ فٹ بلند ہو
تو بہتر ہے بھوپال مین کئی گرین ہوس بنائے گئے تھے سب سے پہلے عیش باغ مین ایک نہایت
معمولی قسم کا جو بانس کی تیلی اور لکڑیون سے بنایا گیا تھا طول مین ساٹھ فٹ اور عرض
مین بیس فٹ سے کم نہ تھا اس کے اندر طرح طرح کے نازک اور خوبصورت پودے لگا کر

لگا دیتے ہین- اس احاطہ کی چھت پر "کم گنجان" سرکی ڈال دیتے ہین- اور چار دیواری پر پھونس اور چٹائیان بندھوا دیتے ہین تاکہ روشنی اور سایہ اعتدال کے ساتھ ان پر پہنچنے، اور زور کی بارش کے وقت چھوٹی چھوٹی پھوھارین ان پر پڑین- اس کے اندر گیلری نما اینٹ یا لکڑی کے چبوترے گملون کے رکھنے کے لئے بنوا دی جاتی ہین، اور ان چبوترون کے درمیان آمدورفت کے لئے کچھہ جگہہ چھوڑ دی جاتی ہے-

بقیہ نمبر ۳۷- آراستہ کیا گیا تھا اُس کے اوپر کی چھت پہ جو خانہ دار بانس کی بنائی گئی تھی اور ہر دو جانب دیوارین بانس کی جافری کی لگا کر بنائی گئی تھین ان ہر دو دیوار کے باہر تین فٹ کا فاصلہ دیکر ایک نالی بنائی گئی تھی اور اوس نالی کے اندر درختان ہی بس کس کی ٹٹی لگا دی گئی تھی جس سے یہ فائدہ تھا کہ اوس گرین ہوس کے اندر دہوپ دخل نہین دینے پاتی تھی اور موسم گرما مین گرم لپٹ کے جھونکے ہتذکرہ صدر سبز ٹٹی سے ٹکرا کر ٹھنڈے ہو کر گرین ہوس مین داخل ہوتے تھے اور اوس گرین ہوس کی چھت کے اوپر کھجورون کی شاخین جن کو یہان کھوڑیا کہتے ہین موسم گرما اور موسم بارش مین بچھا دی جاتی تھین جس سے یہ فائدہ حاصل تھا کہ دہوپ اندر داخل نہ ہوتی تھی اور بارش مین پانی کی بوندین باریک ہو کر اندر کو گرتی تھین- ایک مرتبہ اس گرین ہوس کی دیوارون پر انگور اور ایرسٹولوکیا کی بیلین چڑھائی گئی تھین جو کم وبیش چھت تک پہونچ گئی تھین اون سے یہ نتیجہ حاصل ہوا تھا کہ گرین ہاوس کے اندر تاریکی پیدا ہو گئی اور درخت مضمحل معلوم ہونے لگے اور اکثر درخت گلنے لگے کچھہ دنون تک تو یہ بات سمجھہ مین نہین آئی بعد

اس ساخت کے مکانات کا رواج پا جانا ہندوستان کے باغبانون کے لئے ایک نایاب چیز کا ہاتھہ آجانا ہے جسکی وجہ سے وہ ایسے بے شمار درخت پیدا کر لیتے ہین کہ جن کے پیدا کرنے کا خیال کچھ دن پہلے مایوسی اور ناامیدی سے بدل جاتا تھا۔

گذشتہ چند سالون کے اندر ابتدائی طرز و ساخت کے مکان ہین بہت کچھہ تغیر ہو گیا ہے، اور اب مختلف ڈزائن اور خوبصورت طرز کے مکانات بجائے بانس اور جافری کے، پختہ دیوارونکے بنائے جاتے ہین۔ بجائے بانس کی کھپاچون کے ان مین آہنی سلاخین لگائی جاتی ہین۔ اور جن کی چھتین بجائے سرکی اور چٹائیون کے آہنی چھوٹی بڑی جالیون سے بنائی جاتی ہین۔ اور مثل سابق کے

بقیہ نمبر ۲ - مزید غور معلوم ہوا کہ تاریکی کا اثر ہے اور تاریکی کا باعث بیلین ہین چنانچہ یہ بیلین کاٹی گیئین اور دوسری جگہہ منتقل کر دی گیئین۔ کچھہ عرصہ بعد نقصان نفع سے مبدل ہو گیا البتہ ایسی بیلین جو زیادہ گھنی نہ ہون یعنی لوآئی دیریا۔ آمے منڈا۔ پورنیا۔ آس پراگس۔ انکو گرین ہوس کے اُس جانب لگائے کہ جس طرف دہوپ کا زیادہ اثر رہتا ہو۔ اور ان بیلون کو گھنا نہ ہونے دے یعنی یہ بیلین جنوب اور مغرب کی جانب لگائی جائین کیونکہ پچھلے دن کی دہوپ گرین ہوس کے لئے مضر ہے اوسمین ایسی کھڑکیان بہی ہونی چاہئین کہ سوائے ہوا کے زیادہ روشنی بہی اندر جا سکے اور موسم سرما مین کچھہ دہوپ اندر پہونچ سکے علاوہ اس گرین ہوس کے اور جو بعد مین یہان گرین ہوس تیار ہوئے اور اونپر بیلین کثرت سے چڑہا دی گیئین تو مین نے تاریکی کیوجہ سے اون مین بیشتر نقصان ہوتے

دیواریں اور چھت خس پوش کردی جاتی ہیں - اندرونی حصہ کی خوب آرائش کی جاتی ہے - روشیں - مصنوعی پہاڑ، کیاریاں، حوض - فوارے - بنا کر اس کی آراستگی کی جاتی ہے - اس کے اندر "فرن"

"آرکڈ" Orchid "بی گونیا" Bigonia

گمیاب "پام" Palm "ان تھوریم" Anthurium

الوکے سیا Alocasia "گیسنرا" Gesnera.

اور بہت سے مختلف پھول و پتے کے درخت جو سرد یا معتدل مقامات میں ہوتے ہیں، اور جن کا زندہ رکھنا ہندوستان جیسے ملک میں غیر ممکن ہے "ان گرین ہاؤسوں" میں بہت اچھی طرح لگائے جاسکتے ہیں شوقین حضرات ہر ملک کے درخت اور پودوں کو ان میں لگا کر اپنے شوق کو پورا کرسکتے ہیں -

جس طرز و ساخت کے مکان کا میں نے تذکرہ کیا ہے اس کے بنانے کے لئے درختوں اور پودوں کی ضروریات سے کچھ واقفیت ہونا ضروری ہے - میرا تجربہ ہے کہ قینچی دار چھت بہت موزوں و مناسب ہوتی ہے - علاوہ اس کے بہ نسبت دوسری قسم کی چھتوں کے باہر سے دیکھنے میں بھلی بھی معلوم ہوتی ہے - اور کار آمد بھی ہوتی ہے -

---

بقیہ نمبر ۳ - ہوئے دیکھا اور درختوں کو بہت بری حالت میں پایا - مگر بے تعلقی کی وجہ سے میں کچھ اصلاح نہ کرسکا اور اب بھی بعض گرین ہاؤسوں کی یہی حالت دیکھتا ہوں -

"سیب پور" کے شاہی "بوٹانیکل گارڈنس" مین جو "گرین ہاؤس" بنا ہوا ہے اس سے بہتر کوئی دوسرا "گرین ہاوس" ہندوستان مین میری نظر سے نہین گذرا اول تو وسیع بہت ہی، اور دوسرے نہایت خوبصورت اور صنعت کے ساتھ اُسکی آرائیش کی گئی ہے - اور درختون و پودون کو نہایت سلیقہ اور ہوشیاری سے نصب کیا ہے - اگرچہ کم استطاعت حضرات اپنے باغات مین اس قدر وسیع "گرین ہاوس" نہین بنوا سکتے تاہم چھوٹے اور کم لاگت کی "گرین ہاوس" بنوانا چاہئین تو اسی نمونہ اور ڈزائن کا بنوائین -

درختون کا سایہ اس کے لئے مضر ہوتا ہے اس لئے جو زمین اس کے لئے انتخاب کی جائے وہ بڑے اور سایہ دار درختون سے دور ہونا چاہیئے، اگر ممکن ہو تو شمالاً و جنوباً طول رکھا جائے - مکان کی وسعت بلحاظ ضرورت اور موقع رکھی جاسکتی ہے - پچاس فٹ لمبائی اور تیس فٹ چوڑائی رکھے تو مناسب ہے

اگر ڈھانچہ آہنی سلاخون کا بنانا ہو تو سلاخین اس نمونہ کی T جسے "ٹی آئرن" کہتے ہین استعمال کی جائین، اور ستونون کے لئے خمدار سلاخین ہونا چاہئین - جسقدر اونچا مکان ہوگا اسی کے لحاظ سے بڑی یا چھوٹی سلاخین ہون گی کم از کم دو فٹ زمین کھود کر ستون گاڑ دئے جائین اور قبل ستون نصب کرنے کے بنیاد مین کنکریٹ کٹوا دی جائے اور ستونون پر گرم "کول تار" مین مٹی کا تیل ملوا کر لگا دیا جائے - تا کہ زنگ سے محفوظ رہین - زمین

کے اوپر ستون کی اونچائی ساڑھے سات فٹ سے کم نہ ہونا چاہیئے۔ اور
دس دس فٹ کے فاصلہ پر گاڑے جائین۔

ستون نصب ہوجائین تو پختہ اینٹون کی دیوار چارون طرف ڈیڑہ فٹ
بلند اور دو فٹ چوڑی بنا دی جائے۔ دیوار سے یہ فائدہ ہوگا کہ زیادہ تند ہوا
کے جھونکون سے ستون محفوظ رہین گے ڈہانچہ کھڑا کرنے کے بعد چھت کی
تیاری کرنا چاہیئے۔ حتی الامکان اگر قلنبچی دار چھت بنائی جائے تو بہتر ہے۔
ورنہ مسطح وڈھلوان چھت بھی کام دیتی ہے۔ چھت خواہ کسی قسم کی بنائی جائے
دس دس فٹ کے فاصلہ پر بیچ مین ستون ایک ایک کنارہ سے دوسرے
کنارہ تک ضرور کھڑے کیئے جائین گرین ہاؤس کے دونون جانب کنارہ کے
دو کھمون کے درمیان دروازہ قایم کرنے کے لئے صرف چھہ فٹ کا فاصلہ
رکھا جائے اور دروازے مضبوط لوہے کے ہون نیز ان مین قفل بھی ہون
تاکہ چور اور جانور وغیرہ اس کے اندر نہ داخل ہوسکین۔ چھت پر دو انچی آہنی جالی
اور چار دیواری پر ایک انچی آہنی جالی لگادی جائے۔ اس آہنی جالی کے اوپر ایک ہلکی تہہ ٹٹو کی
بچھا دیجائے۔ تاکہ آفتاب کی شعائین اور سایہ یکسان پودون اور درختون کو پہونچے
اندرونی آرائش اپنی پسند سے کرنا چاہیئے۔ اگر خوبصورت تختے۔ کیاریان
اور مصنوعی پہاڑ وغیرہ بنادئے جائین تو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور بیچ مین
پانی کا حوض بناکر فوارہ لگادیا جائے تو اسکی خوشنمائی دوبالا ہوجاتی ہے جیسا کہ مین نے

سے پہلے بیان کیا ہے۔ ہر قسم کے پودے اور درخت اس میں لگائے جا سکتے ہیں اور درختوں کے انتخاب کا انحصار ہر شخص کے شوق اور پسند پر ہوتا ہے۔

اگر اس سے کم لاگت کا "گرین ہاؤس" بنانا ہے تو بجائے آہنی سلاخوں کے لکڑی و بانس استعمال کیا جائے لیکن میں آہنی سلاخوں کو ترجیح دیتا ہوں اور خاصکر جبکہ بنانے والا یہیں کا مستقل باشندہ ہو تو اُس کو لکڑی وغیرہ کا نہ بنانا چاہیے۔ اگر ہندوستان میں قیام عارضی ہو تو لکڑی بانس کا "گرین ہاؤس" بنا کر کام چلایا جا سکتا ہے۔

زمین کے انتخاب میں ایک بہت ضروری امر قابل توجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی قدر بلند زمین اس کے لئے انتخاب کی جائے۔ تاکہ بارش کے پانی کا نکاس بخوبی ہوتا رہے ورنہ اگر اندر پانی جمع ہو گیا تو سب سے کمیاب اور بیش قیمت درخت ضائع ہو جائیں گے اس لئے "گرین ہاؤس" کے اندر پانی کو ٹھہرنے نہ دینا چاہیئے۔ کلکتہ میں خاص طور پر بہت ضرور ہے لیکن سوائے "سیب پور" "بوٹانیکل گارڈنس" کے اور کسی دوسری جگہہ پانی کے نکاس کا معقول انتظام میری نظر سے نہیں گذرا۔

"گرین ہاؤس" کے اندر راستوں پر سرخ بجری کی تہ ڈال دینا چاہیئے اور ڈہائی فٹ سے تین فٹ تک چوڑے راستے رکھیں جائیں۔ کلکتہ اور دیگر مقامات میں کوئلہ کی راکھ راستوں پر بچھانے کے لئے زیادہ موزوں ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایسی چیز راستہ پر بچھائی جائے کہ بارش میں نہ کیچڑ ہو اور نہ پاؤں پھسلے، اینٹوں کا راستہ بنانے میں خرابی یہ ہے کہ بارش میں ان پر کائی جم جاتی ہے - اور تاوقتیکہ زیادہ سنبھال کر قدم نہ رکھا جائے پاؤں پھسل جاتا ہے

بعض باغبان "گرین ہاؤس" کی دیواروں اور چھتوں پر بیلیں چڑھاتے ہیں لیکن میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا، اپر انڈیا میں جانب مغرب اور لوور بنگال میں جانب جنوب بیلیں چڑھائی جائیں، بقیہ جوانب و حصوں و جہت پر بیلوں کا چڑھانا ٹھیک نہیں ہے - چونکہ اپر انڈیا میں اپریل مئی - جون کے مہینوں میں مغربی گرم ہوا اور لوور بنگال میں گرمی اور برسات بھر جنوبی ہوا چلتی ہے - اس لئے ان دونوں مقامات پر اونھیں دونوں جانب بیلیں چڑھائی جائیں - چھتوں پر کسی حالت میں نہ چڑھائی جائیں کیونکہ آفتاب کی کرنوں کے اندر داخل ہونے میں مانع ہوتی ہیں - اور بلا آفتاب کی کرنوں کے - نہ پھول خوشرنگ ہو سکتے ہیں اور نہ پتوں میں سبزی آسکتی ہے صرف گھاس کی پتلی تہ آفتاب کی تمازت کو کم کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے - اکثر لوگ اس بارہ میں غفلت کر جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پودوں کی بالیدگی ماری جاتی ہے - اور وہ مرجھائے ہوئے رہتے ہیں - پتی زرد اور پھول بدرنگ ہوتے ہیں اور شاداب نہیں نکلتے جنوبی ہندوستان میں بیلیں چڑھا کر، یا تاڑ کے پتوں کا سایہ ان پر کر دیا جاتا ہے - باہر سے دیکھنے میں "گرین ہاؤس" میں ایک خوشنمائی آجاتی ہے
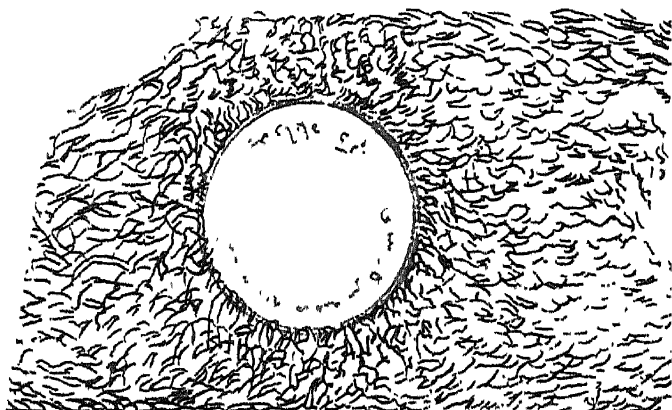
شکل نمبر ۱

شکل نمبر ۲
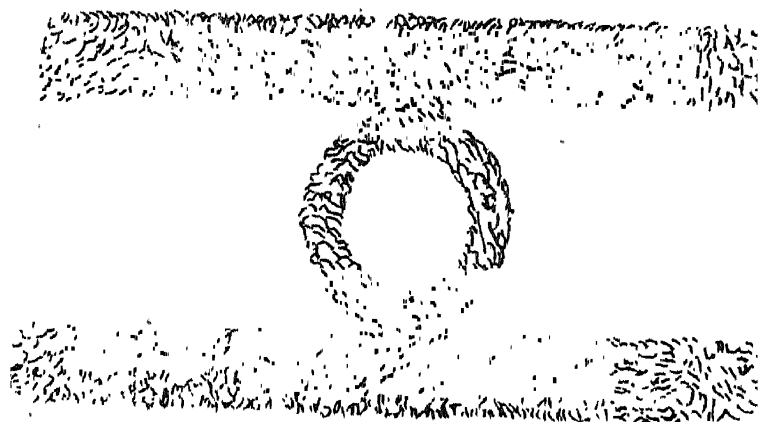
لیکن اندر داخل ہونے کے بعد درختون کو دیکھ کر مایوسی ہوتی ہے۔ لیکن اگر بیلین اس طریقہ سے باحتیاط لگائی جائین کہ فرن اور دیگر پودون پر صرف خفیف سایہ ہو تو درختون کو نقصان نہین پہونچتا ہے۔ پودے اس لئے مرجھا جاتے ہین کہ ان کو کافی روشنی نہین پہونچتی اسکی بھی احتیاط ہونا چاہیے کہ پھیلنے والی بیلون کی جڑین اندر کی جانب نہ جاسکین۔ ورنہ جو جگہہ مصنوعی پہاڑون وغیرہ کے لئے مخصوص کی گئی ہے اس پر وہ جلد قبضہ کرلین گی۔ نارجیل کے پتون کی آہنی تار سے بنی ہوئی چٹائیان گرین ہاوس پر سایہ کرنے کے لئے کارآمد ہوتی ہین اور کم صرفہ مین تیار ہو جاتی ہین۔ اگر خرچہ کم ہوتا اور مضبوط بھی ہوتین تو نارجیل کی رسیون کی جالی اس کام کے لئے بہت موزون ہوتی۔ عموماً جیلون مین نارجیل کی چٹائیان وجالیان وغیرہ تیار ہوتی ہین۔

آرکڈھاوس[۳۸] "آرکڈ" Orchid یہ پودے نازک اور قیمتی ہوتے ہین ان کی جڑین گداز اور گانٹھ دار ہوتی ہین۔ عموماً جنگلون اور پہاڑون درختون کی کھوون مین خودرو پائی جاتی ہین۔ جن لوگون کو فن چمن بندی سے

نوٹ نمبر ۳۸۔ آرکڈ ہاوس کے متعلق جو کچھہ مصنف نے لکھا ہے وہ درست ہے آرکڈ معمولی گرین ہوس مین بھی ہو سکتا ہے۔ موسم گرما مین جب سخت گرمی ہوتی ہو اور گرم ہوا چلتی ہو تو اوس وقت ایسا کرنا چاہیئے کہ گیارہ بجے دن سے تین بجے تک تمام آرکڈ کو جو لٹکے ہوئے ہون اونکی آبپاشی پچکاری کے ذریعہ سے جاری رکھی جائے تاکہ گرم ہوا اور آفتاب کی تمازت

خاص شوق ہوتا ہے وہ اپنے باغون مین کاشت کراتے ہین مگر ہر قسم کے "آرکڈ"، کی ہر جگہہ کاشت نہین کیجا سکتی - مرطوب اور سرد مقامات مین یہ پودے نشو و نما پاتے ہین - اس کے پھول اور پتے وغیرہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین - تعریف کرنا محال ہے -

اس عجیب و غریب اور خوبصورت پودے کی کاشت گذشتہ چند سالون کے اندر ہر دلعزیز ہو گئی ہے کہ اب اس ملک مین اس کی کاشت اس حیرت کی نگاہ سے نہین دیکھی جاتی جیسے کہ چند سال پہلے دیکھی جاتی تھی - ایک یا دو بڑے بڑے باغات مین محض "آرکڈ"، کی کاشت کے لئے مکانات بنائے گئے ہین، جو نہایت کارآمد اور مفید ثابت ہوئے ہین بڑے بڑے درختون کی شاخون یا کھوؤن مین خودرو، اس کے درخت پائے جاتے ہین -

---

بقیہ نمبر ۳۸ - سے محفوظ رہین - جاڑہ کے موسم مین جب سردی ہوتی ہو آبپاشی کم کرنی چاہیئے - بھوپال کے جنگلون مین آرکڈ درختان مہوہ پر پائے گئے ہین اور وہان سے ہمنے منگا کر باغ کے درختون کی شاخون و تنو نپر لگایا اور اون کا پہول موسم پر آیا اور جو پہاڑی یا تہرون مین آرکڈ پیدا ہوتے ہین اون کو ہمنے مقام دارجلنگ سے منگا کر لگایا تھا لیکن اوس مین ہمین کامیابی اس لئے کم ہوئی کہ ہمارے پاس کوئی کانچ کا مکان نہ تہا جس کے ذریعے زیادہ سردی کے زمانہ مین گرمی پہونچانے کا انتظام کر سکتے تاہم تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ آرکڈ ایک سخت چیز ہے - تھوڑی سی تکلیف مین ضائع نہین ہوتا اگر حفاظت کا خیال

"آرکڈ ہاؤس" بنانے مین معقول انتظام نمی اور تراوٹ کا ہونا مقدم ہے۔
اس کے مکان کی ساخت بھی بجنسہ "گرین ہاؤس" کے ہوتی ہے۔ صرف فرق
یہ ہوتا ہے کہ بجائے خوبصورت کیاریون اور تختون کے وسط مین ایک خوبصورت
پختہ چبوترہ بنا کر اس کے کنارے بلند کر دئے جاتے ہین جو دیکھنے مین مثل چھچلے
تالاب کے معلوم ہوتا ہے۔ اور نمی و تراوٹ کھینچنے کے لئے پانی بھر دیا جاتا ہے
جس سے مئی و جون کے گرم دنون مین ابخرات کے ذریعہ سے مکان ٹھنڈا اور
مرطوب رہتا ہے۔ اور اس اُتھلے حوض مین اُلٹے گملے پہلے سے رکھدئے جاتے
ہین، اور اُن پر زمین مین پیدا ہونے والے "آرکڈ" لگائے جاتے ہین۔ اور
حوض کے اوپر دوسرے قسم کے "ارکڈ" جو رطوبت پسند ہوتے ہین چھت سے
لٹکا دیے جاتے ہین۔ مکان کے بقیہ اطراف مین پختہ سیڑھیان یا لکڑی کی
چوکیان بنوا دی جاتی ہین جن پر وہ "آرکڈ" رکھے جاتے ہین جن کو زیادہ رطوبت
کی ضرورت نہین ہوتی۔ جن چند مقامات پر اس طریقہ سے کاشت کی گئی ہے
وہان کامیابی خوب ہوئی ہے۔ اور مین زور کے ساتھ سفارش کرتا ہون کہ
ہندوستان کے میدانی حصص مین "آرکڈ" ہاؤس اگر بنائے جائین تو اسی ساخت
اور طرز کے بنائے جائین پہاڑی مقامات مثلاً شملہ۔ منصوری۔ وغیرہ کے
لئے شیشہ کے مکانات جیسے انگلستان مین ہوتے ہین۔ ضروری ہین۔

بقیہ نمبر ۱۳۸ ۔ رکھا جائے تو ہو سکتا ہے اس کے لئے نمی کی ضرورت ہے۔

اس قسم کے "آرکڈ ہاؤس" کے بنانے کی لاگت کا تذکرہ کرنا مین بہولا نہین ہون - کوئی شبہ نہین کہ صرفہ زیادہ ہوگا - اور صرف صاحب مقدور امرا اسکے مصارف برداشت کر سکتے ہین - لیکن کوئی وجہ نہین ہے کہ جن کی آمدنیان محدود ہین وہ بہی کیون نہ "آرکڈ ہاؤس" بنائین - وہ گرین ہاؤس" کے طرز و ساخت کا چہوٹے پیمانہ پر آرکڈ ہاؤس بنائین - اور وسط مین ایک حوض چہہ فیٹ قطر اور ایک فٹ گہرا بنوالین اور اندر بجائے پختہ سیڑھیون کے لکڑی کی سیڑھیان قایم کرین -

تصویر نمبر ۳۲ مین ایک گوشہ "آرکڈ ہاؤس" کا دکھایا گیا ہے اسکے بنانے مین مقدم لحاظ اس بات کا ہونا چاہیئے کہ گرمی کے موسم مین جب ہر چیز کو جلانے والی گرم ہوا چلتی ہے آرکڈ ہاؤس" مین کافی نمی اور تراوٹ ہونی چاہیئے مین ان عجیب و غریب پودون کے طریقہ کاشت کو یہان بیان نہین کرون گا بلکہ مفصل طور پر آیندہ چلکر حسب موقع اس کے بیان مین تذکرہ کیا جائے گا -

شیشے کے چوکھٹے اور گرم کیاریان[۳۹]

ہر ایک باغ خواہ چہوٹا ہو یا بڑا اس مین پودون کی افزایش کے لئے شیشہ دار چوکھٹے جن کے اندر پارچہ کا پردہ تیز کرنون کے روکنے کے لئے لگا دیا جاتا ہے

نوٹ نمبر ۳۹ - کانچ کے فریم جن کو کانچ کے چوکھٹے کہتے ہین ان کو آٹھ فیٹ لانبا اور چار فیٹ

شکل نمبر ۳
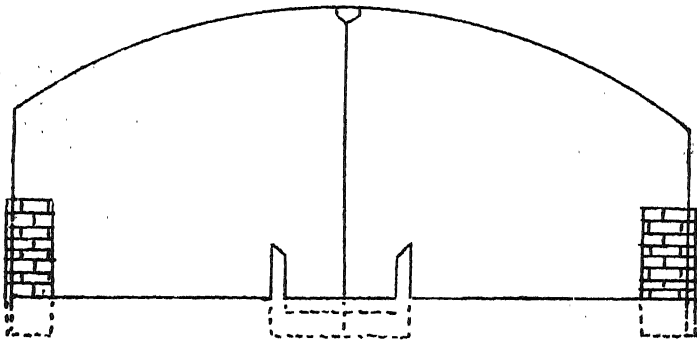
پودون کی افزائش کے لئے میرے تجربہ مین زیادہ موزون ثابت ہوئے ہین۔
معمولی شیشم کی لکڑی کے چوکھٹے بنائے جاتے ہین -۔ اور ان مین سفید شیشہ
جو بازارون مین شیشہ فروشون کے یہان بکتا ہے جڑوا دیا جاتا ہے ان کی چھت
مسطح یا ایک جانب ڈھلوان بنائی جاتی ہے۔ لیکن مین چھت کو اس لئے
ترجیح دیتا ہون کہ دورخی ہونے کی وجہ سے حسب ضرورت ہوا اور روشنی
بآسانی پہنچائی جاسکتی ہے۔ میدانی علاقون مین ان کا منہ جانب شمال۔ اور
پہاڑی علاقون مین جانب جنوب یا مشرق رکھنا چاہیئے۔ مختلف پیمائش کے
چھوٹے بڑے چوکھٹے تیار رکھنا چاہین۔ لیکن زمین مین ان کو ہرگز نصب نہ کیا
جائے ورنہ اندر باہر سایہ اور دہوپ مین لانے اور لے جانے مین وقت ہوگی
تصویر نمبر ۴۲ وغیرہ کے دیکھنے سے کافی طور پر سمجھہ مین آجائے گا کہ میرا

بقیہ نمبر ۳۹ ۔ چوڑا بنانا چاہیئے اور بلندی بھی ادسکی ساڑھے تین فیٹ سے کم نہو اس کو جس
جگہہ رکھنا مقصود ہو وہان پر اول اس کی لمبائی چوڑائی کے برابر اکہری اینٹ جما کر اوس کے
اوپر چوکھٹے کو قایم کردے اور زمین سے فریم آخری کو تک مٹی سے ایسا چھپا دے کہ ہوا
داخل نہوسکے اس فریم کے اندر عرض وطول کے موافق چھہ انچہ گہری مٹی نکال کر اس جگہہ
مین دریا کی باریک ریت بہردے اور اسپر قلمین لگادے اور پانی دیکے بعد اس کے فریم کے
پٹ کو بند کردے تمام شب اوس کو بند رہنا چاہیئے اس کے اندر گرمی پیدا ہوگی جو جڑ پیدا
کرنے کے لئے مفید ہوتی ہے صبح کے وقت فریم کے پٹ کو تہوڑا سا کھول کر قریب ایک

نشار کیا ہے - میدانی علاقون مین ان کو کسی سایہ دار جگہہ مین رکہا جائی جن کیاریون
مین یہ جو کہٹے رکھے جائین ان کی سیرابی پورے طور پر کرتے رہنا چاہیئے - اور
قلمون کی جڑ پکڑنے کے لیئے خالص بالو سے کیاریون کا پُر ہونا ضروری ہے
پہاڑی مقامات چونکہ سرد ہوتے ہین اس لیئے وہان کے پودون کو نیچے سے
گرمی پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے - گملون مین قلمین لگائی جاتی ہین - اور کچہہ
دنون کے بعد تیار شدہ گرم کیاریون مین اُتار دیئے جاتے ہین - اس سے میری
مراد پھولون یا درختون کی کیاری سے نہین ہے بلکہ ان گرم کیاریون سے
ہے جن مین بطور ذخیرہ افزائش کی غرض سے نازک پودے لگائے جاتے ہین
کسی سایہ دار درخت یا کھپریل وغیرہ کے سایہ مین جہان روشنی و ہوا کا کافی طور
پر گذر ہوتا ہو جگہہ تجویز کر کے اس کو ایک فٹ گہرا کھدوا دیا جائے، اور لید

بقیہ نمبر ۳۹ - گھنٹہ کے کُہلا رہنے دے جب انجرات نکل جاوین پانی دینا چاہیئے - اور
قلمون کے پتون کے اوپر بہی پانی چھڑکنا چاہیئے جس سے تازگی رہے - اوس کے بعد پٹ کو
بند کر دے اسی طرح ہر روز عمل کرنا چاہیئے - اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بہی ضرور ہے کہ پانی بشرط ضرورت
دے اور اگر ضرورت محسوس نہ ہو تو پانی نہ دینا چاہیئے البتہ پتون پر کسی قدر پانی چھڑکتے رہنا
چاہیئے جس وقت قلمین جڑ دار ہو جائین تو فریم کو اُٹھالے اور قلمون کو جہان لگانا مقصود ہو
لگا دے میرے خیال مین فریم کے منہ کا رُخ ہو پال مین جانب شمال و جانب مشرق ہونا چاہیئے
فریم زیادہ تاریک مقام پر نہ نصب کیا جائے روشنی ضرور ہو کانچون پر بجائے کپڑے کا پردہ

شکل نمبر ۴
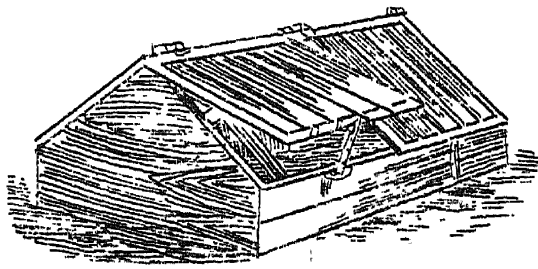
شکل نمبر ۵
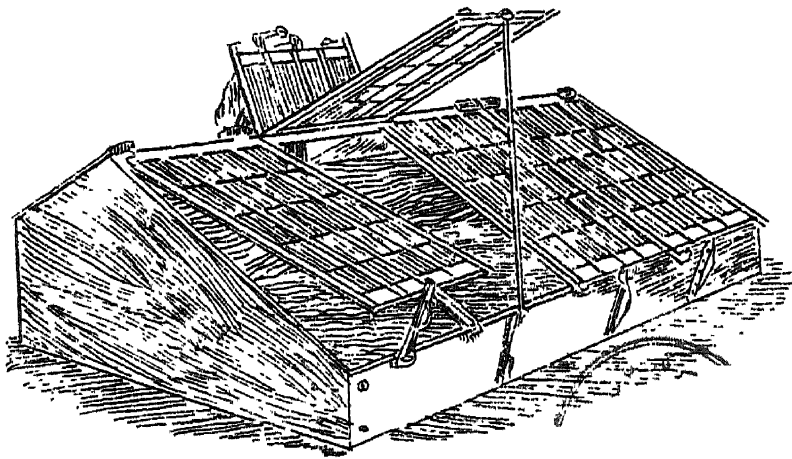
شکل نمبر ۶
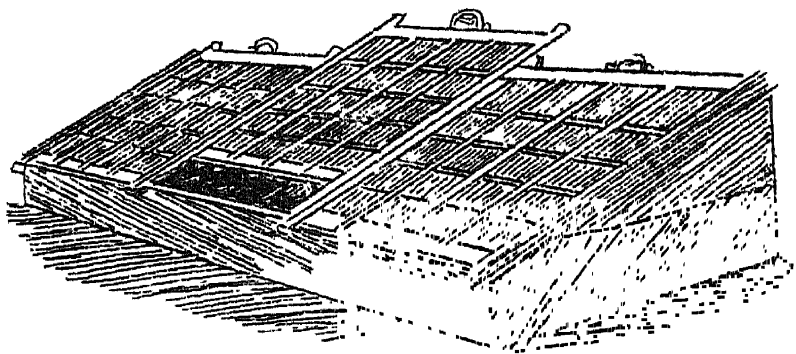
یا گوبر کی کسی قدر سڑی ہوئی کھاد مین ایک ثلث پتون کی کھاد خوب ملا کر کیاریون مین اس قدر بھر دی جائے کہ سطح زمین سے چھ انچ بلند ہوجائے۔ ان کیاریون پر ہلکا جوف دار کپڑے کا سایہ کر دیا جائے۔ یا شیشہ دار چوکھٹے رکھدئے جائین میرا تجربہ ہے کہ میدانی علاقون مین موسم سرما مین اس طرح قلمین جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔ یہ سچ ہے گملون اور طشتریون مین بالو بھر کر قلمین لگائی جاتی ہین اس کے بعد ان کو گرم کیاریون مین گردن تک گاڑ دیا جاتا ہے۔ تاکہ موسم سرما کے ٹھنڈے دنون مین ان کو نیچے سے گرمی پہنچتی رہے۔ پہاڑی علاقون مین ذخیرہ کے لئے کیاریان بہت بڑی بنائی جاتی ہین اور جن درختون و پودون کو سردی سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہوتا ہے وہ سب ان گرم کیاریون مین گاڑ دئے جاتے ہین۔ اور ان پر گھانس پھوس کے چھپر کا سایہ کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ سخت ٹھنڈ اور کہرے وغیرہ سے محفوظ رہین۔

زیادہ نازک پودے اور ایسے پودے جو پچاس درجہ سے کم کا ٹمپریچر برداشت نہین کر سکتے اون کو شیشہ دار چوکھٹے مین رکھنا چاہیئے۔

بقیہ نمبر ۳۹۔ لگانے کے اون پر سفید مٹی مین گوند ملا کر ہلکا پوچارا پھیر دے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ آفتاب کی کرنین اندر داخل نہون گی یا بانس کی باریک چق سے فریم کو چھپا دے اس ترکیب کو عمل مین لانے سے قلمین بہت زیادہ تیار ہوتی ہین اور خراب کم ہوتی ہین فریم سے کیا بات حاصل ہوتی ہے اس سے ہوا رک جاتی ہے اور اندر گرمی پیدا ہوتی ہے۔ جو جڑون کے پیدا کرنیکا

موجب ہوتا ہے۔

آرائش - "ونگ فیلڈ پارک" لکھنو کے سوا معدودے چند سرکاری باغات ہین جن کی آرائش سنگ مرمر وغیرہ کے پتلیون سے کیگئی ہو۔ لیکن ہندوستان مین اس کا رواج اب تک عام نہین ہوا ہے۔

خوبصورت گلدان اور منقش ظروف تورکھے ہوئے اکثر باغات مین دیکھے جاتے ہین اور مختلف طرز اور قسم کے فوارے بہی ہوتے ہین۔ فوارے ہندوستان کے لئے خاص کر موزون ہین اس لئے کہ جن موسمون مین اس ملک مین پانی نہین برستا ان مین پانی کے گرنے کی آواز کانون کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسے دروازے جن پر بیلین چڑھانیکا رواج ہے، باغات مین لوگ بنواتے ہین۔ اور عموماً زیادہ اچھے معلوم ہوتے ہین۔ بعض باغات مین بہت خوبصورت اور پرفزا راستے جافری کے سایہ دار بنائے جاتے ہین، اور بیلین وغیرہ چڑھادی جاتی ہین کہ انسان تمام دن ان مین تفریح حاصل کرسکتا ہے۔ ایسے باغات مین چند بنچین لوگون کے بیٹھنے کے لئے رکھدی جاتی ہین۔

نوٹ نمبر ۴۰ - مصنف نے جو کچھہ باغ کی آرائش کے متعلق لکھا ہے وہ ایک حد تک محدود ہے میرے نزدیک باغ کی آرائش بالکل غیر محدود ہوتی ہے۔ شایق باغ جہانتک چاہے اپنے باغ کی آرائش کرسکتا ہے۔ باغ مین نفیس بیچون کا ہونا ضرور اسٹیچیوز یعنی مجسمہ بہی باغات مین دیکھے گئے ہین مگر بارش اور تمازت کی وجہ سے اسٹیچیوز اکثر خراب اور بدنما ہو جاتے ہین اور بعض صاحب اسٹیچیوز کا باغ مین لگانا معیوب سمجھتے ہین۔

ہندوستانی باغات کی آرایش کرنے کے ذرائع زیادہ محدود ہوتے ہین۔ البتہ مختلف طریقون سے بیلین۔ اور اوپر چڑہنے والے پودے لگاکر باغ کی آراستگی کیجاسکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے بعض اوقات ایک بانس زمین مین گاڑدیا جاتا ہے اور اسکے اوپر دو لکڑیان زاویہ قائمہ بناکر اس طرح + باندہ دیجاتی ہین۔ اور ان پر "بگنونیا" "گران ڈی فلورا" چڑہادیا جاتا ہے۔ اور جب

بقیہ نمبر۴۰۔ چوبی اور بانس کی محرابین یہان نفیس نفیس اور بیش قیمت لاگت کی بنوائی گئی ہین جو باغ کے لئے نہایت موزون اور ضرور ہین۔ محرابون کی وضع باغبان یا مالک کی پسند پر زیادہ منحصر ہے۔ مین نے تار سے بنی ہوئی محرابین بھی دیکھی ہین جو ابتدا مین تو اچھی معلوم ہوتی ہین لیکن بعد مین اونکی ساخت خراب ہوجاتی ہے تو بہت بُری معلوم ہوتی ہین۔ اس لئے میری راے مین لکڑی کی محرابین بناکر بانس کی پنچون سے ان کو نہایت صفائی کے ساتھ بنوانا چاہیئے اور ان محرابون پر مختلف قسم کی بیلین مثلاً بگ نونیا۔ ونیٹا۔ پورینا پینی کیمولیٹا۔ ایمنڈ۔ ہنڈر سونائی۔ بارے ویریا کاکسینیا چڑہائے باغ کی روشون کے ہر دو جانب اینٹون کو صاف کرکے اور گھسکے برابر لگانا چاہیئے۔ یہ بہت اچھی معلوم ہوتی ہین اور عرصہ تک رہتی ہین اور اب اس کا رواج بھی ہوگیا ہے ٹائیل میرے خیال مین بمقابلہ اینٹ کے زیادہ خوبصورت اور پائیدار نہین ہوتے ان کی کورین اونچی ہوتی ہین جو ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جاتی ہین یا نکل جاتی ہین ان کی وجہ سے ایک بدنمائی پیدا ہوجاتی ہے۔ اینٹین نہ تو ٹوٹتی ہین اور نہ تھوڑی بے احتیاطی سے خراب ہوتی ہین۔ موسمی رنگ برنگ کی آرایشی منڈوے

اس کی کلیون کا گچھا نیچے لٹکتا ہے تو بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔
اس طرح بانس گاڑ کر اور اوپر دو آڑی لکڑیان اس طرح × رکھہ کر دو آئی
پوموسیا روب رو کورولیا "Phomoea rubro coerulea" کو اماک لیٹ Quamoclit
کی بیلین چڑھادی جاتی ہین تو بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے لیکن
آخرالذکر قسم کی بیل لگانا ہو تو بانس سے کچھہ ہٹا کر چارون طرف گولائی مین کھونٹیان
گاڑدی جائین اور بانس کے اوپر لکڑیون کے چارون کونون مین رسی باندہ کر
کھونٹیون سے باندہ دیا جائے اور بیلون کو دائرہ کے بیرونی جانب نصب
کر کے ان رسیون پر چڑہا دی جائین ۔ بجائے رسیون کے اگر پتلے بانس یا بانس
کی کھپاچین استعمال کی جائین تو پائیدار ہوتے ہین ۔ اور بہ نسبت رسی کے
دیرپا ہوتے ہین ۔

بقیہ نمبر ۴۰ اقسام آئی پو میا کنودل و یولیس وغیرہ کی بیلین چڑہانے کیلئے چار چار بانس آٹھ
آٹھ فیٹ کے لگا کر اور اون کے اطراف مین گول تیچیان باندہکر ایک منڈوے کی شکل بنا کر اون پر
مذکورہ بالا اقسام کی بیلین جدا جدا رنگ کی چڑھانی چاہئین اور اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے ۔
کہ جب بیل چڑہنی شروع ہو تو ان کو باندہتا رہے تا کہ ہر چہار طرف سے بیلین خوب چھا جائین اور
پھولون سے لدے ہوئے منڈوے بھلے معلوم ہون ۔ کونڈیون مین جو ایسے درخت لگائے
جاتے ہین جنکو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اون کے لئے یہ سادہ طریقہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ کونڈیون
مین جب کبھی بیلدار پھول لگائے تو اس مین باریک باریک بانس کی قمچیان ہلال کی شکل مین یا

مختلف قسم کے مضبوط آہنی ستون چڑھنے والے پودون کیلئے حال مین بنائے گئے ہین، زمین کھود کر پختہ چنائی کے بعد ان کو نصب کیا جاتا ہے ان کی تعریف صرف پائیداری ہے۔ مگر گران ہوتے ہین اور لکڑی کے ستون سے زیادہ خوبصورت بھی ہوتے ہین اور میرا خیال ہے کہ تاوقتیکہ ان پر سفید یا سبز رنگ خوب گاڑھا نہ کر دیا جائے آفتاب کی تمازت سے گرم ہو جانے کے باعث بعض اقسام کے پودون کی نازک شاخون کو نقصان پہونچاتے ہین۔

ایسے بیلدار درخت مثلاً کم بری ٹم Combretums

اور زرد سال فی ٹر روز Solfatere Rose جو پھیلتے زیادہ ہین۔ اور جن کے بوجھ کو ایک بانس کا ستون برداشت نہین کرسکتا، ان کے لئے عمدہ چار بانس کے ستون زمین مین گاڑ کر اور نیچے اوپر بانس لگاکر باندھ دئے جاتے ہین۔ اور چند آڑے ٹکڑے بھی مزید پائیداری کے لئے باندہ دئے جاتے ہین۔

بقیہ نمبر ۴ ۔ سیدھی لگانی چاہئین درخت یا بیل جو کچھ ہو اوس کے لئے یہ سہارا کافی ہوگا لیکن ان کو بھی سوت سے باندھ دینا چاہیئے۔ آرکڈ کے لئے مٹی کا ظرف کڑھائی کی شکل کا بنایا جاتا ہے۔ اور اوس کڑھائی کے پیندے واطراف کے کنارون مین جابجا گول گول سوراخ ہوتے ہین اُس کڑھائی مین پرانا چونا۔ کنکر۔ کوئلہ اور اینٹ کے ٹکڑے اور چھوٹے چھوٹے پتھر بھر کر آرکڈ لگادیا جاتا ہے اور اس کو بطریق مناسب لٹکاتے ہین۔ لیکن یہ ظروف مضبوط اور پختہ ہون

مختلف قسم کے مضبوط آہنی ستون چڑھنے والے پودون کیلئے
حال ہین بنائے گئے ہین، زمین کھود کر پختہ چنائی کے بعد ان کو نصب کیا جاتا
ہے ان کی تعریف صرف پائیداری ہے - مگر گران ہوتے ہین اور لکڑی کے
ستون سے زیادہ خوبصورت بھی ہوتے ہین اور میرا خیال ہے کہ تاوقتیکہ
ان پر سفید یا سبز رنگ خوب گاڑھا نہ کر دیا جائے آفتاب کی تمازت سے
گرم ہوجانے کے باعث لعض اقسام کے پودون کی نازک شاخون کو نقصان
پہونچاتے ہین -

ایسے بیلدار درخت مثلاً کم بری ٹم Combretums
اور زرد سال فی ٹر روز Solfatere Rose جو پھیلتے زیادہ ہین - اور جن
کے بوجھ کو ایک بانس کا ستون برداشت نہین کرسکتا، ان کے لئے عمدہ چار
بانس کے ستون زمین مین گاڑ کر اور نیچے اوپر بانس لگاکر باندھ دئے جاتے
ہین - اور چند آڑے ٹکڑے بھی مزید پائیداری کے لئے باندھ دئے جاتے ہین -

بقیہ نمبر ۷ - سیدھی لگانی چاہئین درخت یا بیل جو کچھ ہو اوس کے لئے یہ سہارا کافی ہوگا
لیکن ان کو بھی شوت سے باندھ دینا چاہیئے - آرکڈ کے لئے مٹی کا ظرف کڑھائی کی شکل کا بنایا
جاتا ہے - اور اوس کڑھائی کے پیندے واطراف کے کنارون مین جابجا گول گول سوراخ ہوتے
ہین اُس کڑھائی مین پرانا چونا - کنکر - کوئلہ اور اینٹ کے ٹکڑے اور چھوٹے چھوٹے پتھر بھر کر
آرکڈ لگا دیا جاتا ہے اور اس کو بطریق مناسب لٹکاتے ہین - لیکن یہ ظروف مضبوط اور پختہ ہون
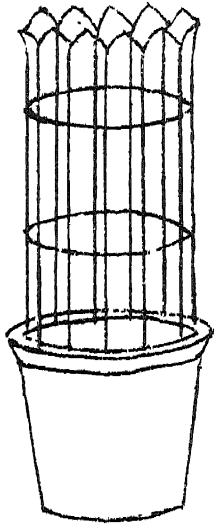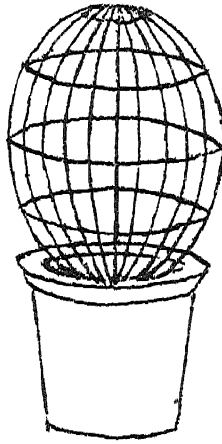
شکل نمبر ۹
شکل نمبر ۸
شکل نمبر ۷
شکل نمبر ۱۰
شکل نمبر ۹ الف
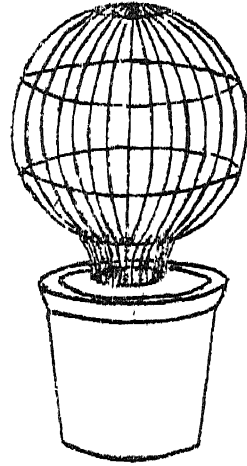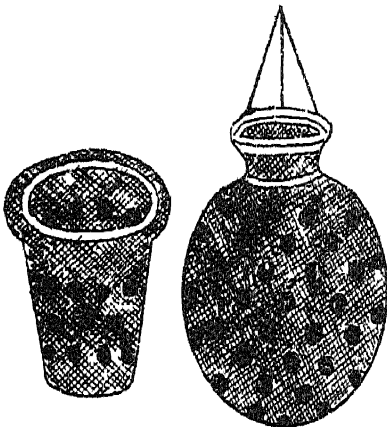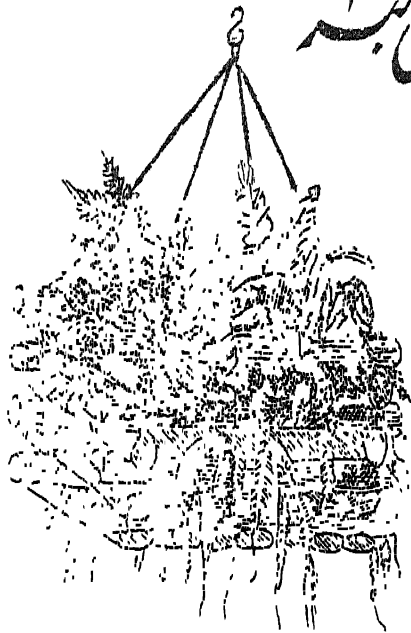
آرائشی اور خوبصورت ڈھانچون کو نمبر ۷ - ۸ - ۹ مین دکھایا گیا ہے۔

بعض پودے مثلاً فرن "اے کی مینز Achimenes"

وغیرہ کے لئے معلق ٹوکریان زیادہ استعمال کی جاتی ہین - اور آرائش کے ضروری لوازمات مین شمار کی جاتی ہین - بطور مثال کے تصویر نمبر ۱ مین عمدہ قسم کی معلق ٹوکری دکھائی گئی ہے -

چونکہ ایسے درختون اور پودون کی نگہداشت کرنے اور ان کو سیراب کرتے رہنے مین - برابر توجہ کی ضرورت ہوتی ہے - اس لئے ممکن ہے کہ اس ملک مین ان کو اس قابل نہ خیال کیا جائے کہ اسقدر تکلیف ان کے ساتھ گوارا کی جائے - کئی قسم کے "آرکڈ" اس طرح کاشت کئے جاتے ہین - اور ان کو رکھنے کے لئے انواع اقسام کی ٹوکریان لکڑی یا تارون یا ناریل کے جٹون سے بنائی جاتی ہین اور بعض اوقات سوراخ دار مٹی کے ظروف مین بھی رکھے جاتے ہین - "بل برجیاس Billbergias" اور اسی قبیل کے دوسرے پودون کی جڑون پر تالاب کی خشک چوئی بطور گیند کے باندہ دی جائے تو زیادہ پھول دیتے ہین - برخلاف اس کے اگر یہ کئی سال تک گملو مین رکھے رہے ہین - تو ایک پھول بھی نہ پھولا - ہر شخص جانتا ہے کہ "رسی لیا جن سیا Russellia Juncea" معلق گملون مین لگایا جائے تو کس قدر خوشنما معلوم ہوتا ہے -

میرے خیال مین اگر صاف وستھرے رکھے جائین تو آرائشی پستہ قامت اشجار اور موسمی پہولون کے درختون کے لگانے کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسری چیز موزون نہین ہوتی - باغات مین کامل صفائی وستھرائی رکھنا چاہیئے - اور تمام آرائشون سے یہ بہتر ہے - کثیف گملہ مین خوبصورت سے خوبصورت پھول بدنما معلوم ہوتا ہے - گملون پر میل بیٹھ جائے یا کائی لگ جائے تو نارجیل کے جٹون سے رگڑ دیئے جائین تو صاف ہو جاتے ہین - اور اس کام کے لئے یہ عمدہ چیز ہے -

رنگ پاٹس Ring Pots

یہ کوئی اور چیز نہین ہے بلکہ مٹی کی کوٹھیان نل کی شکل کی ہوتی ہین - ڈیڑہ فٹ چوڑی اور دو فٹ لانبی بنائی جاتی ہین - تقریباً نصف طول کے زمین کے اندر گاڑ دی جاتی ہین - اور بقیہ نصف حصّہ زمین کے اوپر نکلا رہتا ہے اور ان مین اوپر تک مٹی بہر دیجاتی ہے - اور آرائشی پستہ قامت درخت ان مین لگائے جاتے ہین - بنگال کے ہندوستانی شوقین اپنے باغون مین، ان مین اپنی پسند کے عمدہ پودے لگاتے ہین - اور خاص ایسے ڈہول نما گملے قطارون مین لگائے جاتے ہین - بعض یورپین صاحبان نے بہی اپنے باغات مین لگائے ہین لیکن میری نظرون مین تو کچھہ اچھے معلوم نہین ہوتے -

اگر درختون کو سطح زمین سے کسی قدر بلند کر کے آرائش کرنا مقصود ہے تو

مذکور الصدر طریقہ سے بہتر ایک دوسرے طریقہ پر درخت نصب کیے جائین تو علاوہ آرائش کے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ بارش کے پانی کا نکاس بخوبی ہوتا رہے گا۔ ترکیب یہ ہے کہ گولائی مین اینٹین نصف نصف زمین مین گاڑ دی جائین بعد ازان ان کو مٹی سے بھر دیا جائے اور وسط مین درخت لگا دیے جائین۔ اس غرض سے بعض لوگ بوتلون کو الٹا کر کے زمین مین گاڑ دیتے ہین۔ اور بیچ مین درخت نصب کرتے ہین۔ لیکن میری نظرون مین تو بھلے نہین معلوم ہوتے۔ کلکتہ مین بجائے اینٹون کے کنارون پر بوتل کا زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن دیکھنے مین کچھ بھلا نہین معلوم ہوتا۔ صفائی ضرور آجاتی ہے۔

"منقش ٹائل" Tile کیاریون اور تختون کے حاشیون پر خوبصورت کویلو بغرض آرائش لگائے جاتے ہین۔ اور "گرین ہاؤس" مین راستون اور روشون کے حاشیہ پر بھی ان کو استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن باغات مین اگر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مصنوعی پہاڑیان دو دو فیٹ بلند بنادی جاوین تو میری نظر مین زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہین۔ اور قلیل القامت "پام" یا "تاڑ" سائی کس وغیرہ کے درخت گملون مین لگا کر ان پہاڑیون کی چوٹی پر اس طرح رکھدے جائین کہ گملے باہر سے دکھائی نہ دین تو ان کا منظر خوشنما ہو جاتا ہے۔

فلاور اسٹینڈ - گملون کے رکھنے کے لیے تپائیان یعنی "اسٹینڈ" آہنی

نوٹ نمبر ۱۵۳ - فلاور اسٹینڈ کئی وضع کے ہوتے ہین۔ گول شکل کی جسمین چار پائے لگے ہوتے ہین

اور چوبی دونوں قسم کی بنائی جاتی ہین - اور باغون مین رکھی ہوئی زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہین - شکل ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - مین مختلف ساخت وطرز کی گملہ دان دکھائے گئے ہین، اوسط درجہ کا ہوشیار نجار اور آہن گران کو بآسانی بنا سکتا ہے اسکول آف آرٹس جے پور مین کثرت سے اور نفیس تیار ہوتی ہین ہر حالت مین ان کو سبز رنگ دینا چاہیئے - [۴۲]

معلق گملے - سرکاری باغات کے گرین ہاوس مین مختلف قسم کے خوشنما معلق گملون مین خوبصورت پودے لگے ہوئے اکثر دکھائی دیتے ہین - "مے ڈن ہیر" Maiden Hair کے لیئے سوراخ دار گملے (تصویر نمبر ۹ - الف) زیادہ کارآمد اور موزون ہوتے ہین - اور جس فرن ہاوس مین نمی خوب ہوتی ہے اُس مین لٹکائے جاتے ہین - ان گملون کو مرکب

بقیہ نمبر ۴۱ - ایک اسٹینڈ سہ پایہ ہوتا ہے جو تین گول خوبصورت چھلی اور صاف مضبوط ساگون کی لکڑیون کا ہوتا ہے اس کی بلندی ۵ یا ۶ فیٹ ہوتی ہے اس طرح کے اسٹینڈ کوٹھی یا کسی محل کے سامنے سیدھی قطار یا گول حلقہ کی شکل مین رکھے جائین تو نہایت خوبصورت معلوم ہوتے ہین ابنہ سبز رنگ یا سپیدہ کا رنگ یا وارنش کا رنگ ہونا چاہیئے خاصکر سفید رنگ سبز لان مین بہت بھلا معلوم ہوتا ہے -

نوٹ نمبر ۴۲ - معلق گملے تارون کے اور چوبی دونون قسم کے بنائے جاتے ہین جسمین ٹریڈسن کانٹیا (جو ایک قسم کا بیل نما درخت ہوتا ہے اور کئی قسم کی بیلین لگائی جاتی ہین جو نشوونما پانے کے بعد

شکل نمبر ۱۱
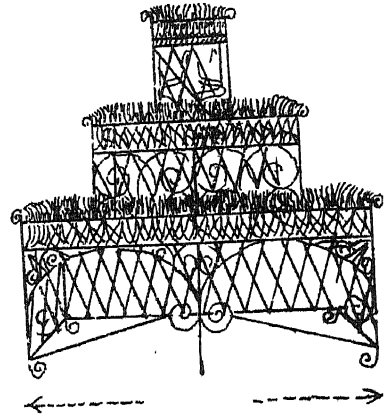
شکل نمبر ۱۲
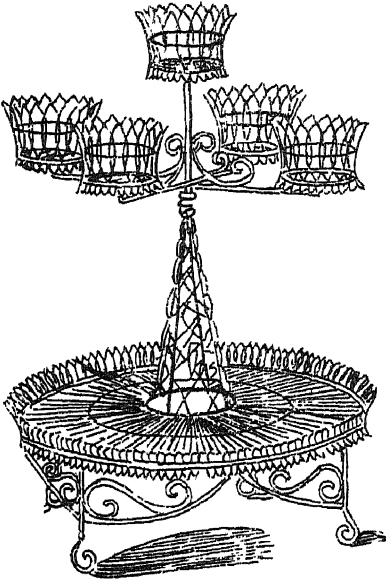
شکل نمبر ۱۳
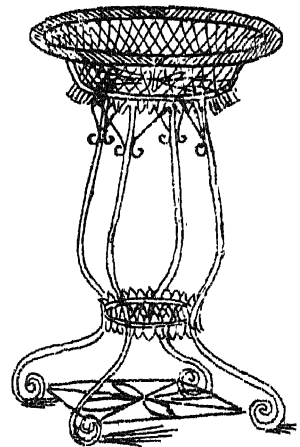
شکل نمبر ۱۴
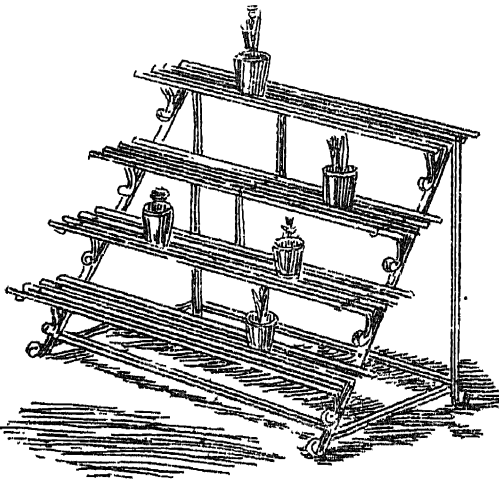
کھاد سے بھر دیا جاتا ہے، بیٹ، پتون کی کھاد، پرانے چونہ کے روڑے، اور سڑی ہوئی کائی کو ہموزن ملاکر مرکب کھاد بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ "میڈن ہیر" فرن کے لئے زیادہ عمدہ کھاد ہوتی ہے۔ اس فرن کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کھڑے کے منھ اور ہرطرف کے سوراخون مین داخل کر دئے جائین تو تھوڑے عرصہ مین جڑ پکڑ لیتے ہین۔ جب ہرطرف سے پھوٹ آتے ہین تو مثل ایک سبز گینڈ کے لٹکا ہوا بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ ہندوستانی مالی مصنوعی پہاڑیون کے اوپر ناریل اور بانس کے لٹو بنا کر لٹکاتے ہین جو دیکھنے مین تو بھلے معلوم ہوتے ہین۔ لیکن یہ بھدا طریقہ آرائش کا ہے۔

گلدان سلام۔ بعض لوگ اپنے باغون مین منقش اور رنگدار گلدان اور صراحی نما ظروف بغرض آرائش رکھتے ہین۔ اور جو واقعی بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہین۔ ان پر اگر اعتراض ہوسکتا ہے تو یہ ہے کہ ان مین کوئی پودے یا درخت نہین لگائے جاسکتے۔ گملون مین عمدہ قسم کے پودے لگاکر منقش گلدانون

بقیہ نمبر ۲۴۲۔ اسٹینڈ کے ہر چہار طرف باہر کو لٹک کر اپنی خوبصورتی بتاتے ہین۔ اسی طرح پر بعض اقسام کے فرن اور سیلیپا اور رمبرسا نانا لگایا جاتا ہے جو نہایت خوشنما ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۳۴۳۔ گلدان میرے نزدیک مختلف قسم کے گلدان بجائے اس کے کہ باغ کے مختلف حصون مین رکھے جائین اگر وہ قرینے سے گرین ہوس مین رکھے جائین تو وہ کبھی خالی نہ رہین گے۔ ان مین کچھ نہ کچھ مثل فرن اور سیلیپا کے لگایا جاسکتا ہے اس کے لگانے سے گلدان بہت بھلے معلوم ہونگے

ہین رکھے جاتے ہین لیکن ان کو ہمیشہ نگہداشت کرتے رہنے اور تبدیل کرتے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ "لان" یا "گرین ہاوس" کے دروازون پر اس قسم کے ظروف رکھے جاتے ہین۔ ٹب[۱۴] لکڑی کے معمولی پیپون کو نیچے سے کٹوا کر اور سبز رنگ کرا کے باغات ہین رکھے ہوئے بھلے معلوم ہوتے ہین۔ چوکور، مربع، ٹب کے کنارے اگر خوبصورتی کے ساتھ کاٹے جائین اور ان ہین عمدہ قسم کے گلاب کے درخت لگائے جائین تو زیادہ خوشنما معلوم ہوتے ہین اس کی مثال شکل نمبر ۱۵ مین دکہائی جاتی ہے۔ ان ہین درخت لگانے ہین پانی کے نکاس کا لحاظ ضروری ہے۔ ورنہ ان ہین کسی درخت کی بالیدگی قابل اطمینان نہ ہوگی، اور ایک دوسری بات قابل یاد رکھنے کے یہ ہے کہ ان ہین وہی درخت لگائے جائین جنکی جڑین اتنی ہون یا آیندہ چل کر اتنی ہو جائین کہ پیپہ مین بھر جائین جس طرح گملون ہین زیادہ درخت بہر دینے کا نتیجہ خراب ہوتا ہے اسی طرح پیپہ ہین بھی اگر زیادہ درخت بہر دئے گئے اور ان کی جڑون کو کافی موقع پھیلنے کا نہ ملا تو درخت کی بالیدگی اچھی نہ ہوگی۔ خالص "کارک" کے گملے بھی بہت خوبصورت ہوتے ہین۔ بطور نمونہ کے ان کی شکل نمبر ۱۵ مین دکھلائی

نوٹ نمبر ۱۴۔ درختان گلاب ٹب کے اندر اس ملک ہین اچھی طرح کبھی نہین ہوتے اگر ان ہین دو چار پھول آگئے تو اوس کو پھولنا نہین کہیں گے۔ البتہ ٹبون ہین درختان اریلیا۔ کروٹن مختلف اقسام پام بہت اچھی طرح سے سرسبز و شاداب اور خوبصورت ہوتے ہین۔

شکل نمبر ۱۶ شکل نمبر ۱۵

گئی ہے۔

سایہ دار روشنین (۴۵) لوہے کی محرابون پر آہنی تارون کا جال بچھا کر اگر سایہ دار روشنین بنائی جائین اور ان پر ایسے پودے مثلاً "بگنونیا" "ردی نسٹا" بوگین ول لیا اسپک ٹیبی لس Bougainvillea Spectabilis" "پیسی فلورا وی ٹی فولیا" Passiflora vitefolia
اور دیگر قسم کے بیلدار پودے چڑہا دئے جائین تو بہت خوشنما معلوم ہوتے ہین۔ سایہ دار چہوٹی چہوٹی نشستگاہین خواہ لوہے کی سلاخون یا لکڑی کی پتلی پتلی گولیون کی بنی ہوئی اپنی اپنی پسند کے موافق باغون مین بنائی جاسکتی ہین۔ مین بلا گہڑی ہوئی لکڑی کے مکان کو ترجیح دیتا ہون بیٹہنے کے لئے باغون مین بنچون کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ بلا ان کے کوئی باغ مکمل نہین

نوٹ نمبر ۴۵۔ سایہ دار روشنین باغات مین اس غرض سے بہی بنائی جاتی ہین کہ امیر و رئیس موسم گرما مین اپنے باغ کے دروازہ سے اوتر کر مسلسل سایہ دار محرابون مین سے ہوکر محل یا باغ کی کوٹہی تک بآرام تمام پہونچ جائین یہ محرابین موسم بارش اور سرما مین بے لطف ہوتی ہین۔ موسم گرما مین علاوہ گذرگاہ ہونے کے اسمین درختون کی کونڈیان بہی رکہدیتے ہین تاکہ دہوپ سے بچین۔ مختلف اقسام کی بیلین اسپر چڑہائی جاتی ہین۔ بیلدار گلاب کو بہی چڑہا کر بناتے ہین مگر میرے نزدیک انگور کی بیلین چڑہائی جائین تو زیادہ بہتر ہے اسلئے کہ اس قسم کی محراب موسم گرما مین ہر دل عزیز ہوتی ہے اور انگور کی بیلین یہان موسم گرما مین سرسبز ہوتی ہین اور یہی زمانہ

گئی ہے۔

سایہ دار روشنین [نمبر ۴۵] لوہے کی محرابون پر آہنی تارون کا جال بچھا کر اگر سایہ دار روشنین بنائی جائین اور ان پر ایسے پودے مثلاً بگنونیا" "وردی نسٹا بوگین ول لیا اسپک ٹیبلی لس" Bougainvillea Spectabilis
"پیسی فلوراوی ٹی فولیا" Passiflora vitefolia
اور دیگر قسم کے بیلدار پودے چڑھا دئے جائین تو بہت خوشنما معلوم ہوتے ہین۔ سایہ دار چھوٹی چھوٹی نشستگاہین خواہ لوہے کی سلاخون یا لکڑی کی پتلی پتلی گوییون کی بنی ہوئی اپنی اپنی پسند کے موافق باغون مین بنائی جاسکتی ہین۔ مین بلا گھڑی ہوئی لکڑی کے مکان کو ترجیح دیتا ہون بیٹھنے کے لئے باغون مین بنچون کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ بلا ان کے کوئی باغ مکمل نہین

نوٹ نمبر ۴۵۔ سایہ دار روشنین باغات مین اس غرض سے بھی بنائی جاتی ہین کہ امیر و رئیس موسم گرما مین اپنے باغ کے دروازہ سے اوترکر مسلسل سایہ دار محرابون مین سے ہوکر محل یا باغ کی کوٹھی تک با آرام تمام پہونچ جائین یہ محرابین موسم بارش اور سرما مین بے لطف ہوتی ہین۔ موسم گرما مین علاوہ گذرگاہ ہونے کے اسمین درختون کی کونڈیان بھی رکھدیتے ہین تاکہ دھوپ سے بچین۔ مختلف اقسام کی بیلین اسپر چڑہائی جاتی ہین۔ بیلدار گلاب کو بھی چڑہا کر بناتے ہین مگر میرے نزدیک انگور کی بیلین چڑہائی جائین تو زیادہ بہتر ہے اسلئے کہ اس قسم کی محراب موسم گرما مین ہر دل عزیز ہوتی ہے اور انگور کی بیلین یہان موسم گرما مین سرسبز ہوتی ہین اور یہی زمانہ

خیال کرتا ہون کہ کسی قدر وضاحت کے ساتھ بیان کرون۔

"کدالی" یہ ایک قسم کا آلہ زمین کھودنے اور گوڑنے کے کام مین لایا جاتا ہے۔ اس مین ایک لکڑی کا دستہ ہوتا ہے اور اس کا پھل پتلا مثلث نما ہوتا ہے جو کسی قدر زور کے ساتھ زمین پر گرانے سے قریبًا ایک فٹ کی زمین کو توڑتا ہے۔ خریدتے وقت اس اوزار کے پھل کو دیکھ لینا چاہیئے۔ اور استعمال کے بعد اگر اُس کا پھل کُند ہوجائے تو لوہار کے پاس بھیجکر تیز کرالینا چاہیئے۔ تیز پھل سے جو کام عمدگی اور آسانی کے ساتھ دو گھنٹے مین ہوتا ہے وہ کُند پھل سے ایک دن مین بھی نہین ہوتا۔

بقیہ نمبر ۴۶۔ نکالنے کے لیئے اور گوڑ دینے کے لئے نہایت ضروری ہے جو یہان بیشتر استعمال نہین کی جاتی۔ بہت ہی باریک سوراخون کا چھوٹا ہزارہ بھی نہایت ضروری ہے جو بہت ہی باریک تخمون کی آبپاشی کے لئے ضروری ہوتا ہے اس قسم کے ہزارہ کو ضرور باغ مین رکھنا چاہیئے باریک بیجون کو بوکر موٹے سوراخون والے ہزارہ سے آبپاشی کرتے ہین جس سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ باریک بیج موٹے ہزارہ کے پانی سے مٹی کے اوپر آجاتا ہے جس سے نقصان ہوتا ہے اُسکی احتیاط رکھنا چاہیئے مین نے بجائے قیمتی برنجی باریک سوراخ والے ہزارہ کے ٹین ساز سے باریک سوراخون کا ہزارہ ٹین کا بنواکر کام لیا اور جہان کہین مین نے ضرورت دیکھی ہدایت کی۔
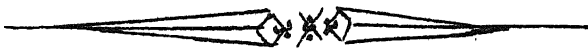
"پھاوڑا" یہ اوزار کُدالی کی طرح کا ہوتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ کودالی کا پھل پتلا اور اس کا پھل چوڑا ہوتا ہے۔ اس مین بھی لکڑی کا دستہ ہوتا ہے زمین کو نیچے اوپر کرنے اور کھودنے کے کام مین لایا جاتا ہے۔

"کھرپی" ممالک متحدہ مین اس کا رواج زیادہ ہے۔ اس مین لکڑی کا دستہ ہوتا ہے۔ اور لوہے کی چادر کا پھل مثل معمار کی کرنی کے دستہ مین لگا ہوتا ہے۔ فرق اسقدر ہوتا ہے کہ معمار کی کرنی مثل زبان کے نوکدار ہوتی ہے اور اسکی نوک چوڑی ہوتی ہے۔ مالی اس سے زمین کو گوڑتے ہین۔ اور درختون و پودون کو اکھاڑ کر دوسری جگہہ لے جانے کے قبل چارون طرف کی مٹی اس سے خالی کرتے ہین۔

"نرائی" کھرپی کی قسم کا ایک اوزار ہوتا ہے اس کا پھل کھرپی کے پھل سے پتلا ہوتا ہے۔ اور بنگال مین استعمال کیا جاتا ہے۔

کدالی دستی" اس کا رواج کلکتہ مین زیادہ ہے اور دیگر مقامات کے مالی اسکے استعمال سے کم مانوس ہوتے ہین۔

"پنج شاخہ" کیاریون اور تختون کے حاشیون کو صاف اور ستھرا رکھنے کے لئے ایک کارآمد آلہ ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے مالی جلد مانوس ہوجاتے ہین۔ کھاد کے پھیلانے، پتون کو ایک جگہہ جمع کرنے۔ اور کھدی ہوئی مٹی کو اوپر نیچے کرنے کے کام مین لایا جاتا ہے۔

"پتلی کھرپی" یہ ایک قسم کی پتلی کھرپی کسی قدر خمدار ہوتی ہے - ذخیرہ سے پودے اوکھاڑ کر گملون مین لگانے مین اسکی ضرورت زیادہ ہوتی ہے - اور اس کام کے لئے زیادہ موزون ہوتی ہے - استعمال کرنے کے بعد اس کو صاف کرکے پالش لگاکر رکھنا چاہیئے، زنگ آلودہ ہوجانے پر پودہ کی نازک جڑون کو بہت نقصان پہونچاتی ہے، مضبوط اور موٹے پھل کی کھرپیان جن کا رواج انگلستان مین ہے وہ یہان کارآمد نہین ہوتین -

"تین شاخہ" منجملہ اوزاران باغبانی کے ایک اوزار یہ بھی ہوتا ہے اس مین تین شاخین مثل کھانے کے کانٹے کے ہوتی ہین - اور کھرپی کی طرز کا دستہ ہوتا ہے - گملون کی مٹی ہموار اور برابر کرنے مین زیادہ کارآمد ہوتا ہے -

ہتوڑے - مارتول - آری - مقراض - کمانی دار قلینچیان - یہ سب درختون کی شاخین اور نازک پودون کو چھانٹنے اور تراشنے کے لئے ضروری اوزارون مین سے ہوتی ہین - اور ان کی ضرورت باغات مین ہمیشہ ہوا کرتی ہے -

"ہزارہ" اس کے کہنے کی چندان ضرورت نہین ہے کہ آبپاشی کرنے کے لئے "ہزارون" کا ہونا ضروری ہے - جو تخم کہ حال ہی مین بھوٹے ہون اور زیادہ نازک چھوٹے چھوٹے پودے نکل آئے ہون تو ان کو سیراب کرنے کے لئے تیل ڈالنے کی طرح کا ایک ٹین کا ظرف ہونا چاہیئے اسکی ٹونٹی ہزارہ نما ہو

گملون مین پانی دینے کے لئے مختلف ساخت اور طرز کے "ہزارے" ایجاد ہوئے ہین۔ گملون مین چھوٹے پودون کو سیراب کرنے کے لئے چار گیلن پانی کے انداز کا "ہزارہ" موزون ہوتا ہے۔ اس مین ایک جانب دستہ اور دوسری جانب گاؤدم ٹونٹی ہوتی ہے۔ ٹونٹی پیچ دار ہوتی ہے۔ اور حسب ضرورت اسکو "ہزارہ" سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ زیادہ چھوٹے اور نازک پودون کے لئے باریک سوراخ کا "ہزارہ" استعمال کرنا چاہیئے۔ ہندوستان کے باغات مین بڑے سوراخ کا "ہزارہ" استعمال کرکے پودون کی جڑون کو نقصان پہنچاتا ہے۔ پانی اسقدر زور کے ساتھ نکلتا ہے کہ جڑین کھل جاتی ہین۔ مالیون کو کچھہ شوق ہوتا ہے کہ ہزارون کو بلند اُٹھا کر پانی گراتے ہین۔ تاکہ پانی کی دھار زور سے گرے۔

پچکاری پچکاریان عموماً پیتل کی بنائی جاتی ہین اور باغات کے ضروری آلات مین سے ہوتی ہین۔ جن باغات مین آر کرڈ کے درخت ہون، وہان بلا اس کے کام نہین چل سکتا، جو کام پچکاری سے لیا جاتا ہے میرے علم مین وہ کام کسی دوسرے ذریعے سے نہین لیا جا سکتا۔

نوٹ نمبر ۴۔ پچکاری کا ہونا ہی باغ مین لازمی ہے اس سے درختون کو دھوتے اور صاف کرتے ہین اور معلق گملون کو پانی پہونچاتے ہین۔
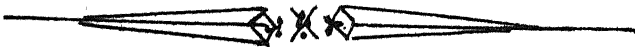
مشین[۴۸] آبپاشی - یہ ایک پانی کی کوٹھی ہوتی ہے جس مین دو پہیئے اور ربڑ کا ٹونٹی دار نل لگا ہوتا ہے۔ باغات کے ہر حصّہ مین اس کو باسانی لیجا کر درختون کے پتے دہوئے جا سکتے ہین، پانی اسقدر زور کے ساتھ نکلتا ہے کہ پتے خوب دُھلجاتے ہین۔ "آرکڈ" اور دیگر پودے جو چھت سے معلق ہوتے ہین ان کے دھونے کے لئے یہ مشین زیادہ کار آمد ہوتی ہے۔ تمباکو کا پانی یا دیگر قاتل کرم ادویہ گرین ہاوس کے ہر حصّہ مین اس کے ذریعہ سے پورے طور پر پہنچائی جا سکتی ہین۔ اس مین کوئی شبہ نہین کہ اچھے باغات کے لئے اس مشین کا ہونا لازمی و ضروری ہے۔ گران قیمت بھی نہین ہوتی۔ کلکتہ اور دوسرے بڑے بڑے شہرون مین آہن فروش تاجرون کے یہان ملتی ہے۔

مشین[۴۹] دُوب تراش - اس مشین کا استعمال ہندوستان مین پورے طور پر پھیل گیا ہے "لان" کی درستی جس عمدگی کے ساتھ اس سے ہوتی ہے اتنی درستی کسی دوسرے آلہ سے نہین ہو سکتی - یہ مشین مختلف قسم اور طرز کی

نوٹ نمبر ۴۸ - مشین آبپاشی یعنی گارڈن پمپ اس سے بلندی پر پانی پہنچایا جا سکتا ہے اور درخت دہوئے اور صاف کئے جا سکتے ہین یہ بھی بہت ضروری اور کار آمد شے متعلق باغ ہے۔

نوٹ نمبر ۴۹ - مشین دُوب تراش - فی زمانہ باغات مین لان بہت بنائے جاتے ہین اس لئے مشین دُوب تراش کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے - چودہ انچہ لانبی مشین جس مین آہنی

ہوتی ہے اور کسی نہ کسی بات مین ایک دوسرے پر فوقیت لی جاتی ہے۔ میرے تجربہ مین امریکہ " آر کی سیڈین " مشین عمدہ ثابت ہوئی ہے، دس انچی مقراض کی مشین معمولی ضروریات کے لئے موزون ہوتی ہے۔ مین ہر ایک کو رائے دونگا کہ گھانس تراشنے کے بعد مشین کو صاف کر کے تیل لگا دینا چاہیئے، اس ترکیب سے کئی سال تک کام دیتی رہتی ہے۔ اور بگڑتی نہین ہی۔ چھوٹے باغون کے لئے " پن سلوینیا " مشین عمدہ ہوتی ہے۔ دیکھو شکل نمبر ۱۶ الف۔

" ہنسیا " گھانس جب بڑہ جاتا ہے تو ہنسیے سے کاٹا جاتا ہے " ای ڈن گارڈنس " Even Gardens مین نے ہندوستانی مزدورون کو اس سے زیادہ پھرتی سے گھانس کاٹتے ہوئے دیکھا ہے۔

" جال " پھل آجانے کے بعد درختون کو اور تخم ریزی کے بعد کیاریون کو پرندون کے حملہ سے بچانے کے لئے جال کی ضرورت تقریبًا تمام ہندوستان مین ہوتی ہے۔ بعض اوقات ماہی گیرون سے پرانے اور دریدہ جال اس کام کے لئے ارزان خرید لئے جاتے ہین۔

" بیل گلاس[۵] " (یعنی شیشہ کے فانوس نما ظروف) بہت سی

بقیہ نمبر ۴۹ ۔ میلن ہوتا ہے یہ بہت کار آمد ہوتی ہی علاوہ تیل دینے کے اسکو کھولکر صاف کرنا چاہئی تاکہ میل نہ رہی اور پہر تیل دیکر کسنا چاہئی اور کام لینے کے بعد اوسکو حفاظت سی رکھی زنگ آلودہ ہونے دیکر

نوٹ نمبر ۵ ۔ بیل گلاس مجھے بیان دستیاب نہ ہوسکا اور نازک پودون کی قلمون کا تیار

قسم کی قلمون کو چہپانے کے لئے اِن گلاسون کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور خاصکر نازک پودون کی قلمون کے لئے زیادہ کارآمد ہوتے ہین۔ چہوٹے بڑے ہر قسم کے کلکتہ مین بآسانی مل جاتے ہین۔

علاوہ ان اشیاء مذکورہ کے باغات کی ضروریات مین پیمایش کا فیتہ اور رسیان بہی شامل ہین۔

سایہ ۔ ۵۱ نازک اور کم عمر پودے جب کہُلی ہوئی کیاریون مین اوتارے جاتے ہین تو کچہہ دلون تک آفتاب کی تیز کرنون سے ان کو بچانے کے لئے کسی قسم کے سایہ یا پردہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ صدہا قسم کے پودے جو باہر کیاریون مین لگائے جاتے ہین اور اُن کے اوپر کوئی سایہ یا پردہ وغیرہ کا

بقیہ نمبر ۵۰ - کرنا ضروری تہا اس لئے ٹین ساز سے کانچ کے تختون کا چوکور یا قدرے گول پنجرہ کی شکل کا تیار کراکر اس سے کام لیا اسکی تیاری مین اس امر کا لحاظ رکہا گیا تھا۔ کہ کوئی سوراخ یا درار نہ ہو اور اُسکو رانگ سے خوب جہلوا دیا تھا تاکہ اس ظرف کے اندر ہوا نہ جاسکے بیل گلاس کا یہ کام ہے کہ نازک پودون کی قلمون کو گرمی پہونچاوے کونڈیون مین قلمین لگانے کے بیل گلاس کو اوپر سے ڈہانک دیتے ہین اسی طرح روزانہ پانی دینے سے قبل اُسکو اُٹھا لیتے اور بعدہ ڈہانک دیتے ہین۔

نوٹ نمبر ۵۱ — موسمی پہلوار کے نازک پودے جنکو دہوپ سے بچانے کی ضرورت ہوتی ہے اون کے لئے یہان پر ایسا کیا گیا ہے کہ پودون کو کیاریون مین بدل دینے کے بعد اطراف کیاری

انتظام نہین ہوتا تو جل کر ضایع ہوجاتے ہین - گملون کو کسی قدر ایک جانب توڑ کر چھوٹے پودون کے اوپر اولٹ کر رکھدینے سے غالبًا کوئی دوسری بہتر تدبیر نہین ہے - دن مین پودون کے اوپر گملے اس طرح رکھے جائین کہ ٹوٹا ہوا حصہ جانب شمال رہے اور شام کے وقت اُتار لیے جائین - بعض لوگ نوعمر پودون کو کیلہ کے درخت کے چھلکون سے ڈہانک دیتے ہین - اور اس طرح آفتاب کی تمازت سے اُن کو محفوظ رکھتے ہین -

بڑے پودے مثلاً آم کے پیوند اور لیچی وغیرہ کے درختون پر چٹائی یا کسی دوسری ایسی ہی چیز کا سایہ کردیا جاتا ہے -

---

بقیہ نمبر ۱۵ - پر چار کہم چوبی نصب کردیتے ہین اور ان پر چار لکڑیان گرداگرد لگا دیتے ہین اور مضبوط باندہ دیتے ہین تاکہ کوئی لکڑی اوپر سے گر نہ پڑے اسکی شکل ایک منڈوی کی سی ہوجاتی ہے اس پر کہجور کی چٹائی ڈالدیتے ہین یا چانٹی کا کپڑا تان دیتے ہین - بعد توانا ہوجانے پودون کے چٹائی یا پارچہ جو استعمال مین لایا گیا ہو علیحدہ کرکے آئندہ کی ضرورت کے واسطے حفاظت سے رکھتے ہین - درخت لیچی - انبہ - آڑو - نارنگی - اور اسی قسم کے دوسرے درختون کو دہوپ اور پالے سے بچانے کے لئے چٹائی یا پارچہ یا پہوس کے چھوٹے چھپر کام مین لائے جاتے ہین اس سے پوری پوری حفاظت عمل مین آتی ہے -
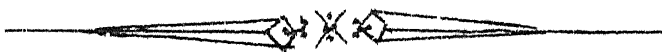
فی زمانہ سایہ کرنے کے لئے "ٹف فینی" پارچہ کا زیادہ استعمال ہوتا ہے

مرکب کیمیائی اجزا میں تر ہونے سے جلد سٹرتا نہین ہی، مین نے اس پارچہ

کو بہت استعمال کیا ہے - صرف موسم سرما مین آفتاب کی سیدہی کرنون سے

پودون کو محفوظ رکھتا ہے - موسم گرما مین بالکل بیکار ہوتا ہے - ایک اور

قسم کا پارچہ جو زیادہ دبیز ہوتا ہے ولایت مین تخم فروش تاجرون کے یہان

سے ملتا ہے - میرے تجربہ مین یہ پارچہ بمقابلہ "ٹف فینی" کلاتھ بہتر ثابت

ہوا ہے، اور خاص کر شیشہ کے چوکھٹون کے نیچے سایہ کرنے کے لئے یہ

پارچہ زیادہ موزون ہوتا ہے -

ٹلیئے لیبز[۵۲]

اگر منشا یہ ہے کہ گملون کے درختون کو نمبرون کے ذریعہ سے امتیاز کیا جائے

تو ان پر نمبر بہ طریق "ٹیٹلی" جس کو "ہارٹی کلچرل سوسائٹی"

لندن نے جاری کیا ہی جسکا نقشہ بطور مثال کے Horticultural Society

---

نوٹ نمبر ۵۲ - کونڈیون پر نمبر لگانے کا مصنف نے جو طریقہ ہارٹی کلچرل سوسائٹی لندن

کا ایجاد کیا ہوا بیان کیا ہی وہ ایک طول عمل ہے میرے نزدیک عام فہم طریقہ بہتر ہوگا

اور وہ یہ ہے کہ چوبی یا جستی تختیان تیار کی جائین چوبی تختیون پر سفیدہ تیل مین ملا کر لگایا جائے

اور جست کی تختیون کو صاف اور سادی رہنے دے ان پر پختہ روشنائی سے نمبر تحریر کر کے

کونڈیون مین تختیون کو نصب کرا دے یہ پختہ روشنائی گورنمنٹ گارڈن - سہارنپور - لاہو

درج کیا جاتا ہے لگائے جا سکتے ہین۔

یہ بانس کی چوڑی پنچ ہوتی ہے جس کے اوپر ہندسے چاقو سے کاٹ دئے گئے ہین، اور اس کو نوک کی طرف سے اوپر کی جانب پڑھا جاتا ہے۔ پہلا ہندسہ بجاے اکائی اور دوسرا دہائی تیسرا سیکڑہ تصور کیا جاتا ہے اور اسی طرح ۱۷ اور ۱۱۷ کے ہندسہ سے مراد ۱۵ اور ۱۱۵ لی جاتی ہے

پودون کے نامون کی تختیان[۵۳] باغ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، پودون اور درختون کے نامون کی تختیان ضرور ہونا چاہیئین۔ بعض اوقات ٹھیک ٹھیک نام یاد رکھنے مین سہو ہوجاتا ہے۔ اور شناخت کرتے مین دقت ہوتی ہے۔ اس کام کے لئے مختلف نمونہ اور طرز کی تختیان استعمال کیجاتی ہین، چند سال ہوئے کہ اول اول مختلف طرز وساخت کی جست کی تختیان ایجاد ہوئی ہین۔ جو نام لکھ کر درختون پر لٹکا دی جاتی ہین۔ یا زمین مین گاڑ دی جاتی ہین۔ اور ایک خاص قسم کی روشنائی ان پر لکھنے کے لئے استعمال کرنی ہوتی ہے جس مین خوبی یہ ہے کہ دیکھنے مین اس کا کوئی خاص رنگ نہین ہوتا

بقیہ نمبر ۵۲ ۔ پونا۔ بمبئی سے ملسکتی ہے بہت پختہ ہوتی ہے اور عرصہ تک قایم رہتی ہے

نوٹ نمبر ۵۳ ۔ مصنف نے درختون پر لیبل لگانے کے لئے مشرح لکھا ہے مین نے بھی مختلف گورنمنٹ گارڈنس مین اسی طریقہ کا اجرا دیکھا ہے البتہ ہر سہ ماہی پر اُن کی جانچ پڑتال کرنا چاہیئے اگر کوئی لیبل ضایع ہوگیا ہو تو دوسرا لگا دیا جائے اور اگر کوئی بدرنگ یا خراب ہوگیا ہو تو اُسکو[۴]

[۴] بدل دے یا درست کردے۔

شکل نمبر ۱۷

لیکن جست پر لکھنے کے ساتھ معًا حروف آبنوس کی طرح سیاہ ہوجاتے ہین۔
اور دو تین سال تک نمایان رہتے ہین۔ میرے تجربہ مین یہ طریقہ زیادہ کارآمد
ثابت ہوا ہے۔ اور مین اسی کو ترجیح دیتا ہون۔ ولایت مین ہر تخم فروش تاجر کے
یہان یہ تختیان بنی ہوئی فروخت ہوتی ہین۔ روشنائی جس سے اپر نام لکھا جاتا ہی اُسکا
نام "انڈیلیبل انک" ہے اور انہین تخم فروشون کے یہان سے یہ روشنائی بھی ملسکتی ہے۔
لیکن پائیداری اور مضبوطی کے خیال سے بجائے جست کے لوہے کی
تختیان بنائی جاتی ہین، اور خاص کر "بوٹانیکل گارڈنس" مین اکثر انھین کو
استعمال کرتے ہین۔ ان تختیون کو سیاہ رنگ کر سفید رنگ سے نام لکھدیا جاتا ہی
نام لکھنے کا ایک آسان اور جلد ہونے والا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اول تختیون پر سفید
پینٹ بطور زمین کے چڑھا دیا جائے اور جب خشک ہوجائے تو پھر سیاہ پینٹ
اس پر کرکے پورے طور پر خشک نہ ہونے پائے کہ کلک کے قلم سے نام لکھدیا جائے
اوپر کا سیاہ پینٹ (رنگ) نم ہونے کی وجہ سے صرف لکھنے مین قلم کی نوک
سے اُٹھ آئے گا، اور استر کی سفیدی نمایان ہوکر حروف سفید دکھائی دینگے۔
امریکہ کی مسٹر ہلڈ صاحب نے نمبر لگانے کے طریقہ مین ایک جدت پیدا کی
ہے۔ جسکی اشاعت رسالہ زراعت مارچ ۱۸۸۷ء مین ہوچکی ہے۔ مین انکے
طریقہ کو شکل نمبر ۱۸ مین درج کرتا ہون۔ تختی لکڑی کی ہوتی ہے، اور نام لکھہ کر
اُس پر ایک دوسری چھوٹی تختی بطور غلاف کے نیچے سے ایسے لگا دی جاتی ہے کہ

ادہرادہراس کو ہٹاسکتے ہین - دیکھو شکل الف شکل ب مین اندرونی حصہ دکہایا گیا ہے - اور شکل ج مین تختی کو ہٹا کر درخت کا نام لکھا ہوا دکہایا گیا ہے -

ہر قسم کی چہوٹی بڑی اپنی مرضی کے موافق اس قسم کی تختیان بنائی جاسکتی ہین - لکڑی کی تختی استعمال کرتے ہین اس کا لحاظ ہونا چاہیئے کہ جو حصہ زمین کے اندر گڑا ہوتا ہے وہ سڑنے نہ پائے، اس کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ "کول تار یا ڈامر لگا کر زمین مین نصب کیا جائے۔" ایک موثر طریقہ یہ بہی ہے کہ اُسکو اول سلفیٹ آف آئرن مین تر کیا جائے اور خشک ہونے پر اُسکو تیز لایم واٹر" مین اس قدر بہگا دے کہ اچہی طرح پانی کو جذب کرلے اور وہ اُسکے ریشون مین سرایت کر جائے۔

آسان ترین اور زیادہ کار آمد طریقہ تختیون کے بنانے کا یہ ہے کہ بانس یا معمولی لکڑی کی میخین ایک جانب نوکدار اور دوسری جانب چوڑی بنائی جائین نوکدار حصہ زمین مین گاڑا جاتا ہے - اس پر کوئی سفید پینٹ لگا کر معمولی پنسل سے نام لکہدیا جاتا ہے - جب اچہی طرح خشک ہوجاتا ہے تو تختی پر پنسل کا لکہا ہوا عرصہ تک قایم رہتا ہے - نوکدار حصہ کو سڑنے گلنے سے محفوظ رکہنے کے لئے "سلفیٹ آف آئرن" کے سالوشن مین تر کردینا چاہیئے، ایسی تختیان ٹکانے کے لایق بہی بنائی جاتی ہین - ان کو نوکدار بنانے کی ضرورت نہین ہے - دونون

شکل نمبر ۱۸ - الف - ب - ج -
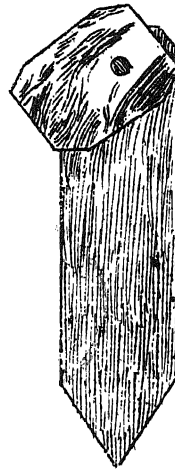
جانب جوڑی رکھی جاتے ہین اور کسی ایک طرف سوراخ لٹکانے کے لئے کردیا جاتا ہے۔

کاغذیا دفتی کی ٹیبل کسی مصرف کے نہین ہوتے نہ صرف تھوڑے عرصہ مین نام مٹ جاتا ہے۔ بلکہ خود ٹیبل ہی کچھہ دلون کے بعد گلکر ضائع ہوجاتے ہین علاوہ اس کے کوے بہی اُسپر بہت گرتے ہین اور نوچ ڈالتے ہین۔ اور اسی کے ساتھ کم و بیش تو عمر پودے کا بہی نقصان کرتے ہین۔

دشمنان اشجار ہندوستان کے باغات۔ موذی کیڑے مکوڑون اور دیگر دشمنان اشجار کے حملون سے اسقدر محفوظ نہین رہتے جیساکہ مجہہ سے چند ماہرین اور واقف کاران نے بیان کیا ہے میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اگران غارت گرون اور حملون کا انسداد اور حفاظت کا معقول انتظام نہ کیا جائے تو یقیناً باغبانون کی ساری محنت غارت ہوجاتی ہے۔

نوٹ نمبر ۵۔ مصنف نے کیڑے مکوڑے سرخ مکڑی۔ چونٹیان۔ سینڈک۔ کیچوے۔ دیمک چوہے۔ گلہری۔ خرگوش اور اسی قسم کے دیگر جانورون کے دفعیہ کے لئے جو زہریلے مرکبات کے استعمال کو بتایا ہے وہ درست ہے ہمارے یہان بہی اس قسم کے کیڑے مکوڑون کو دفع کرنے کے واسطے زہریلی چیزین مثل سنکہیا۔ ہرتال۔ طوطیا۔ تمباکو۔ تخم دہتورہ استعمال کی جاتی ہین اور بہی چیزین مفید ثابت ہوئی ہین بلا استعمال سمی مادون کے ان کا دفعیہ دشوار ہے۔ اور اسی قسم کے مادون کی آمیزش مصنف کے مرکبات مذکورہ مین موجود ہے مگر باغبانون کو ان چیزون کا استعمال

ادویہ دافع کرم کے تیار کرنے اور استعمال کے متعلق مسٹر ''ایچ مکس ول لیفرائے،، صاحب نے جو ہدایات حسب اجازت صاحب کمشنر بہادر محکمہ زراعت ''ویسٹ اِن ڈیز،، مین شایع کی ہین ان کو ذیل مین عرض کیا جاتا ہے۔

چند اقسام کی ادویہ دافع کرم ذیل مین درج کی جاتی ہین اور ان کے تیار کرنے کی ترکیب بہی لبغرض آگاہی لکھی جاتی ہے۔ اگر ان ادویہ کا باقاعدہ اور ٹھیک طور پر استعمال کیا جائے تو اکثر کیڑے ضائع ہو جاتے ہین، لبعض قسم کے کیڑون کے لئے خاص خاص دواؤن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ان کے طریقہ استعمال مین بہی کچہہ ترمیم کرنی ہوتی ہے۔ اگر ان موذی کیڑون مکوڑون کے عادات سے کچہہ واقفیت ہو تو ان کے دفعیہ کی تدابیر مین آسانی اور سہولت ہو جاتی ہے۔ ایسی سمیات جو انسان کے لئے مہلک ہوتی ہین ان کو لگا کر ترکاریون اور پہلون کو توڑ نہ لیا جائے۔

''سمیات،،

فہرست الف جو معدہ مین پہنچکر باعث ہلاکت ہوتے ہین۔

ا۔ ''پیرس گرین،، ایک حصہ اور دو حصہ آٹے یا چونے مین ملا کر خوب باریک سفوف کر لو۔

بقیہ نمبر ۵۴۔ کرنے مین ہوشیاری چاہیئے تاکہ کسی شے کا بیجا استعمال نہ ہو۔

۲- پیرس گرین - ایک پونڈ - اور دو پونڈ چونہ کو ۲دوسو گیلن پانی ہین حل کرو-

۳- "لندن پرپل" ایک حصّہ دو حصے آٹے خاک یا چونہ ہین ملاکر خوب باریک سفوف کرلیا جائے-

۴- "لندن پرپل" ایک پونڈ اور دو پونڈ چونہ کو ایک سنو اسی گیلن پانی ہین حل کرو-

۵- "لندن پرپل" یا "پیرس گرین" کو مثل صابون کے بھی استعمال کرسکتے ہین - نمبر ۲ یا نمبر ۴ کے پچاس گیلن ہین ایک پونڈ کے حساب سے صابون ملانا چاہیئے-

دوسری سمیّات

۶- "ہل بور" ایک حصہ دو حصّہ آٹے ہین ملاکر خوب باریک پیس کر سفوف کرلیا جائے-

۷- "ہل بور" ایک اونس دو کوارٹ پانی ہین ملالیا جائے-

۸- "پائی ری تھرم" - ایک حصہ دو حصّہ آٹے ہین ملاکر خوب باریک پیسکر سفوف کرلو-

۹- "پائی ری تھرم" ایک اونس ایک گیلن پانی ہین ملائی جائے-

۱۰۔ تمباکو کے ڈنٹھلوں کا سفوف۔

۱۱۔ تمباکو۔ ایک پونڈ تمباکو کی ڈنٹھل کو ایک گیلن پانی میں چوبیس گھنٹہ تک بھیگا رکھو فہرست "ب"۔ جن کے سونگھنے سے کیڑے ہلاک ہوجاتے ہیں۔

۱۲۔ "مرکب روغن کروسین" نصف پونڈ صابون (سخت) ایک گیلن کھولتے پانی میں حل کرو، اور اس پانی میں دو گیلن روغن کروسین ملاؤ، اس گرم سالوشن کو کسی پچکاری یا پمپ کے ذریعہ سے یہاں تک ہلاؤ کہ جھاگ اوٹھ آئیں۔ یہ تیز سالوشن تیار ہوگا، پانی ملاکر ۳۲ گیلن تک اس کی مقدار کی جاسکتی ہے۔ بارش کا پانی یا وہ پانی جو ہلکا ہو جسمیں چونہ وغیرہ کا جزو زیادہ نہو استعمال کرو۔

۱۳۔ "مرکب روغن کروسین" ایک کوارٹ صابون (ملائم) کو دو کوارٹ گرم پانی میں حل کردو اور اس گرم مرکب میں ایک پینٹ روغن کروسین ملاؤ اور فوراً کسی پچکاری یا پمپ کے ذریعے اس قدر ہلاؤ کہ جھاگ ہو جائیں۔ جسقدر یہ مرکب ہو اوسی قدر پانی ملاؤ، اوس وقت یہ استعمال کے قابل ہوتا ہے۔ کوئی خاص پانی مخصوص نہیں ہے۔ ہر قسم کا پانی ملاسکتے ہو۔

۱۴۔ "رال کا پانی" رال بیس پونڈ، کاسٹک سوڈا ساڑھے تین پونڈ مچھلی کا تیل تین پونڈ باہم ملاؤ۔ قبل ملانے کے رال اور کاسٹک سوڈا کو خوب باریک سفوف کرلو، پانی اس قدر ڈالو کہ دو انچ اوپر آجائے۔ بعدہٗ خوب

جوش دو۔ جب پانی صاف ہوجائے تو اس مین تھوڑا تھوڑا پانی ملاتے رہو، یہان تک کہ اس کا مجموعی وزن پندرہ گیلن ہوجائے۔ یہ تیز قسم کا سالوشن تیار ہوگا، جس کا سو گیلن بنایا جاسکتا ہے۔ صرف بارش کا پانی یا ہلکا پانی ملایا جائے۔

۱۵۔ مرکب رال سفوف رال چار پونڈ۔ کپڑا دہونیکے سوڈہ کا سفوف ۳ پونڈ ایک گیلن پانی مین ملاکر آگ پر رکھکر جوش دو جب یہ چیزین حل ہوجائین تو تھوڑا تھوڑا پانی ملاتے رہو، یہان تک کہ پندرہ گیلن وزن ہوجائے یہ اسقدر تیز ہوگا کہ ٹھنڈا ہونے پر اس مین اسقدر پانی ملایا جاسکتا ہے کہ اسکا وزن سو گیلن تک ہوجائے صرف بارش کا پانی یا وہ پانی جو ہلکا ہو، ملایا جائے۔

۱۶۔ وھیل مچھلی کی تیل کا صابون ۔ ایک سے لیکر دو گیلن تک پانی مین ایک پونڈ صابون کو ملاؤ۔

۱۷۔ رال۔ اور وھیل مچھلی کے صابون کا مرکب پانی مین ایک گیلن اور کپڑا دھونے کا سوڈا تین پونڈ، رال چار پونڈ کو خوب ملاؤ۔ اور اس قدر جوش دو کہ سب اجزا حل ہوجائین، اور اس مین تھوڑا تھوڑا پانی ملاتے رہو، یہان تک کہ سب کا وزن پانچ گیلن ہوجائے۔ ایک دوسری دیگچی مین وھیل کا صابون دس پونڈ لو اور اس کو پانچ تولہ پانی مین حل کرکے جوش دو، ان دونون کو گرم ملاؤ، اس طرح ایک تیز سالوشن تیار ہوگا، اور ٹھنڈا ہونے پر ۳۵ گیلن ٹھنڈا پانی ملاؤ لیکن ملاتے وقت خوب جلدی جلدی چلاتے رہو، آخری تیار شدہ مقدار ۴۵ گیلن ہونا چاہیے۔

۱۸ - تمباکو اور صابون :- ایک کوارٹ ملایم صابون یا نصف پونڈ سخت صابون کو پانچ گیلن پانی مین حل کرو - اور دو کوارٹ تمباکو کے تیز عرق کو ملاؤ -

سمیات کا استعمال

مذکورہ بالا سمیات ذیل کے طریقون پر استعمال مین لائی جائین - جن واقع کرم ادویہ کا تذکرہ فہرست الف مین کیا گیا ہے ان کو ان درختون اور پودون پر چھڑکنا یا استعمال کرنا چاہیے - کہ جن کے پتون اور شاخون کو کیڑے چاٹ جاتے ہین -

سنکھیا کا جزو، جن واقع کرم ادویہ مین ہے وہ عموماً ایسے کیڑے مکوڑون کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ جو ملایم پتون کو نقصان پہنچاتے ہین لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ سنکھیا انسان کے لئے بھی زہر ہے - اور بارش کے پانی سے بھی پورے طور پر دھل نہین جاتا - برخلاف اسکے "ہل بور" کی سمیت جلد زائل ہوجاتی ہے - اور کچھ دیر تک ہوا لگنے سے بالکل بے ضرر ہوجاتا ہے - "پائی ری تھرم" بڑے جانورون کو ضرر نہین کرتا - لیکن کرم کے لئے اکسیر ہے - اس سے نہ انسان کو اور نہ جانور کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے بلاخوف وخطر استعمال کرنا چاہیئے، بعض صورتون مین تمباکو خاص طور پر کارآمد ہوتا ہے، لیکن اس پر دافع کرم کا اطلاق نہین ہوسکتا - جن سمیات کا تذکرہ فہرست (ب) مین ہے ان کو چھوٹے

چھوٹے کرم جو چھلکے دار خوشون اور شاخون پر رینگتے دکھائی دیتے ہین اِن کے دفع کرنے مین استعمال کرنا چاہیئے۔

کیڑے مکوڑے

گملہ جن اقسام کے کیڑون سے مجھے سابقہ پڑا ہے اس کے لحاظ سے مین کہہ سکتا ہون کہ اس سے زیادہ موذی درختون اور پودون کے حق مین کوئی دوسرا کیڑا نہین ہوتا۔ کتاب ہذا کے طبع ثالث مین مصنف نے اپنی رائے کا اظہار اس طرح کیا ہے۔

"اجمالی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے باغات کو گملے زیادہ نقصان نہین پہونچاتے اگرچہ چند اقسام کے پودے مثلاً "ایس کلی پی اس" Asclepias کے ہم جنس پودون کو چاٹ جاتے ہین۔ چند اقسام کے "کری نم" Crinum کے درختون کو اندر تک بہت کم عرصہ مین کھا جاتے ہین، مین نے دیکھا ہے کہ گلاب کے درختون پر بیشمار تعداد مین حملہ آور ہوتے ہین اور درختون پر لپٹا ہوا دیکھکر طبیعت کو کراہت ہوتی ہے ایک خاص قسم ان کی ہوتی ہے جو چھوٹے چھوٹے سفیدی مائل رنگ کے ہوتی ہین انگلستان کی "ہیسین فلائی" جس سے وہان بہت زیادہ خوف کیا جاتا ہے اُس کے مشابہ ہوتے ہین۔ گلاب کے

درختون کو یہ بہت نقصان پہنچاتے ہین - اور بڑی مشکل سے دفع ہوتے ہین -
ابتدائی حالت مین یہ بہت چہوٹے ہوتے ہین، پودون اور درختون کی جڑون
کے نزدیک مٹی مین چھپے رہتے ہین اور پرورش پاکر جب بڑے بڑے ہوجاتے
ہین تو زمین کے اوپر نکل آتے ہین - ان کا اگر علاج ہے تو صرف یہی ہے کہ پودون
کو بغور دیکھکر جہان تک ملین فوراً اون کو مار ڈالے -

چند اقسام کے کیڑے مکوڑون کو ضائع کرنے کے لئے بعض لوگ پانی
مین کا حل ملاکر چہڑکنا مفید بتلاتے ہین - امریکہ مین کیڑون کے دفع کرنے
کے لئے یہ ایک مرکب عرق بہت استعمال کیا جاتا ہے - دیسی صابون
ایک پونڈ لے کر ایک گیلن پانی مین ملاکر خوب جوش دیا جائے، آگ سے
اُتار کر تہوڑا تہوڑا کرکے ایک کوارٹ روغن کروسین اس مین حل کیا جائے -
اور خوب چلاتے رہین - جب ٹھنڈا ہوجائے تو بوتلون مین بہر کر رکھ لین، اور
کام مین لائین - اگر پودون مین چھوٹے چھوٹے کیڑے پیدا ہوگئے ہون تو اُس کو
جوش سے لگایا جائے - لیکن کسی اور طریقہ سے استعمال کرنا ہو تو سہ گنا پانی
ملانا ضروری ہے - اور پچکاری کے ذریعہ سے پودون پر چہڑک دیا جائے کملون
اور دوسری قسم کے کیڑون کے دفع کرنے مین بہت مجرب ثابت ہوا ہے اسمین
ایک نفع یہ بہی ہے کہ پودون کو کوئی نقصان نہین کرتا -

"کیپٹن وسٹن صاحب" لکھتے ہین کرم کلّا اور پہول گوبہی وغیرہ کے درخت

کیاریون مین لگائے جائین تو پندرہ پندرہ فیٹ کے فاصلہ پر لکڑیان گاڑکر صاف سفید اور چمکدار بوتلین ان کے سرون پر الٹی کردی جائین"

میرے باغ کے قریب ایک کھیت مین کرم کلا بویا ہوا تھا - اس مین تتلیون کی اسقدر یورش تھی کہ صبح وشام ان کو چن چن کر ضائع کیا جاتا تھا لیکن میرے باغ مین اس قسم کا ایک کیڑا بھی نہ تھا - کوئی خاص وجہ تو اوسکی سمجھہ مین نہین آئی لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بوتلون کی چمک کے باعث خوف زدہ ہوکر دوسری جانب چلی جاتی تہین اور میرے باغ مین رخ نہین کرتی تہین

"سرخ مکڑی" پودون کے حق مین ان کی یورش ہی خطرناک ہوتی ہے -

پانی مین کاجل ملا کر صابون کے جھاگ یا جوش دیے ہوئے تمباکو کا پانی چھڑکنے سے ضائع ہوجاتی ہین - لیکن جس زمانہ مین ہوا خشک چلتی ہے - اسی زمانہ مین گرین ہاوسون مین اس قسم کی مکڑیان عموماً زیادہ پیدا ہوتی ہین - اس لئے اگر ان مین کافی رطوبت اور نمی قایم رکہی جائے تو پیدا نہین ہوتین - پچکاری سے درختون اور پودون کو ہمیشہ دہوتے رہنا مفید ہوتا ہے - لبعضون کا خیال ہے کہ مکڑیان صرف بدنام ہی بدنام ہوتی ہین - اسقدر نقصان جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے درختون کو نہین پہونچاتین - مین اسقدر جانتا ہون کہ بنگال کے خس پوش گرین ہاؤسون مین اس سے زیادہ ضرررسان کسی دوسرے کیڑے سے مجھے سابقہ نہین پڑا -

دیگر اقسام کے کیڑے مکوڑے پانی اور کاجل چھڑکنے سے ضایع ہوجاتے ہین۔ ریورنڈ جی۔ جی۔ وڈ صاحب چونہ کے استعمال کو بغرض دفع موذی کرم کے اچھا نہین سمجھتے۔ وہ تحریر فرماتے ہین کہ اس سے پتیان جل جاتی ہین۔ اور ان کی رنگت وشادابی مین فرق آجاتا ہے۔ سبزی جاتی رہتی ہے۔ اور بجاے سبزی کے زرد پڑجاتے ہین۔ اُن کی راے ہے کہ نوسادر کے استعمال سے کرم بہت جلد دفع ہوجاتے ہین۔ اور درختون کو بھی کوئی نقصان نہین پہنچتا۔ اور ان کی رائے ہے کہ نوسادر پانی مین حل کرکے چھڑکنا زیادہ کارگر اور سریع الاثر ہوتا ہے۔ اس کا سالوشن تیار کرنے کی آسان ترکیب یہ ہونا چاہیے کہ جس کیاری کو نوسادر کا دہوان دینا مدنظر ہو اس کے قریب ہوا کا رخ دیکھکر کوئلون کی آنچ پر کسی مٹی کے برتن کو رکھدین۔ اس برتن مین پانی ڈالکر اُسے خوب کھولائین۔ جب یہ کھول جائے تو اس مین نوسادر کی ڈلیان ڈالکر کسی لکڑی یا چمچہ سے چلائین اوپر سے کسی قدر سرد پانی بھی ڈالتے رہین، دھوان دینے والے کو چاہیئے کہ اپنا سر برتن سے جہان تک ہوسکے دُور رکھے اس برتن مین بہت دہوان اُٹھے گا۔ اور کیاری کو موذی کرم سے بہت کچھ پاک کردے گا۔ نوسادر نہ صرف دافع کرم ہے بلکہ درختون کو ان کی خوراک کا ایک ضروری جزو بہم پہنچاتا ہے اور بہت مفید ہوتا ہے۔

"چیونٹیان،، غالبًا یہ ان سب سے زیادہ اور خطرناک موذی کیڑے و

ہین سے ہوتی ہین ۔ جن کے دفع کرنے ہین باغبانون کو بڑی مشکلات پیش آتی ہین ۔ ہر چیز کے چھوٹے تخمون پر بہت رغبت سے رجوع ہو جاتی ہین ۔ اور تخم ریزی کے کچھہ دنون کے بعد اندر ہی اندر کھیتون کو تخم سے خالی کر دیتی ہین جیسں تخم ہین تیل ہوتا ہے مثلاً تخم کاہو ،، پر سب سے پہلے متوجہ ہوتی ہین ۔ اور ان کے حملون سے نجات بہت مشکل ہو جاتی ہے ۔ پھول کے تخم کو ان کے غارت گر حملون سے بچانے کی مؤثر تدبیر یہ ہے کہ گملون کو مٹی کی طشتریون ہین جن ہین پانی خوب بھرا ہو رکھدیا جائے ۔ جن گملون ہین ایسے اجزا بطور کھاد بھرے جاتے ہین جو ،، آرکڈ ،، کے لئے استعمال کئے جاتے ہین ان کو زیادہ نقصان پہونچاتی ۔ اور ان گملون ہین ۔ ہزار ہا انڈے بچے دیتی ہین ۔ ان کے وجود پودون کے لئے زیادہ مضر ہوتے ہین ۔ اور بلا کم و بیش درختون کو نقصان پہنچائے باز نہین رہتین اور نہ آسانی سے دفع ہوتی ہین میٹھے تیل پر عاشق ہوتی ہین ۔ اگر ایک طشتری ہین رکھدیا جائے تو سب اسی پر دوڑتی ہین ۔ اور آخر کار اسی ہین فنا ہو جاتی ہین ۔

کیپٹن ویسٹن صاحب کی رائے ہے کہ سرخ سرخ چیونٹیون کے دفع کرنے ہین عموماً ہلدی کے سفوف کا استعمال کیا جاتا ہے ۔ لیکن علاوہ اس کے ایک دوسری تدبیر بھی مجھے ہاتھ آگئی ہے اور میرے مالی نے سال گذشتہ ہین اسپر عمل کرکے خوب کامیابی حاصل کی ہے ۔ تخم ریزی کرنے کے بعد ہی

کیاریون مین چھلکے دار ناریل کو وسط سے کاٹ کر دو ٹکڑے کر کے رکھدیا جائے تو سرخ چیونٹیان چارون طرف سے اس کی طرف آکر اسکے اندر داخل ہوجاتی ہین - جب یہ ناریل کے ٹکڑے چیونٹیون سے بھر جائین تو اٹھا کر کھولتے پانی مین ڈال دینا چاہیئے - جسقدر اس مین ہون گی سب نیست و نابود ہوجائین گی دن مین ان ناریل کے ٹکڑون کو دیکھتے رہنا چاہیئے اور دو تین دن کے اندر اندر ان کا پورے طور پر قلع قمع کیا جاسکتا ہے - دو چار روز کے بعد اگر پھر دکھائی دین تو اسی طرح عمل کر کے ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے - میری تدبیر یہ ہے کہ جب مین سڑکون یا احاطون مین ان کے بلون کو دیکھتا ہون تو چکنی مٹی کا بند اون کے گرد باندھ کر خوب کھولتا پانی ان مین چھڑوا دیتا ہون - اس طریقہ سے بہ آسانی اور جلد ضائع ہوجاتی ہین -

"دیمک" نقصان پہونچانے کیلئے دیمک کو ایک خاص شہرت حاصل ہے - بعض واقف کار اصحاب کی رائے ہے کہ دیمک ہرے درختون و پودون پر شاذ و نادر حملہ کرتی ہے - لیکن ان کی جڑون کو خواہ ہرے ہون یا خشک ، کھوکھلا کر دیتی ہے - جس کی وجہ سے جلد ضائع ہوجاتے ہین - اور درختون کے ٹیکون اور ستونون پر تو ضرور چڑھ جاتی ہے - میرا تجربہ اس بالکل خلاف ہے - چند سال ہوئے کہ مین نے اپنے باغ مین اناڈلسس Ingadulcis کی شاخون کی چکر دار

بھول بھلیان بنائی - اوراس کے بنانے کے لئے بارش کا موسم انتخاب کیا، دوسرے دن صبح ہوتے ہی کیا دیکھتا ہون کہ چند درخت خشک ہو گئے ہین، اُکھاڑنے پر زمین کے اندر کے دبے ہوئے حصّہ اور جڑون مین بہت سی دیمک لپٹی ہوئی ملی، جس نے اُنکو پورے طور پر چاٹ ڈالا تھا - اور ایک ہفتہ کے اندر اندر سارے پودون کو ان موذیون نے ختم کر دیا -

میرا تجربہ یہ ہے کہ ریتلی مٹی مین جو درخت ہوتے ہین ان پر خشک موسم مین دیمک اکثر حملہ کرتی ہے - نشیبی بنگال کی زمین چونکہ مرطوب زیادہ ہے اس لئے وہان یہ کم ہوتی ہے - اِن کے دفع کرنے کا کوئی علاج میرے علم مین نہین ہے سوا اس کے کہ جہان ملین اُنکو مار ڈالا جائے - ڈام سے بھی کچھ پناہ مل جاتی ہے - نیب کے پتے جڑون مین دبانا مفید خیال کیا جاتا ہے -

”جُھینگر“ ویسٹ وڈ صاحب اپنی کتاب ”ہندوستانی کیڑے مکوڑے“ مین لکھتے ہین کہ بنگال مین جھینگر نہین ہوتے - کیا خوب ہوتا کہ اگر وہان کے چند باغات اس سے پاک ہوتے، یہ موذی اور ضرر رسان کیڑا قریباً ڈیڑھ انچ لانبا اور موٹائی مین انسانی ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی کے برابر اور رنگ بھورا زردی مائل ہوتا ہے - زیادہ تر کیاریونکی سرحدی منڈون پر گول سوراخ بنا کر رہتا ہے - دن مین کم نکلتا ہے - شام کے وقت سوراخ سے باہر نکل کر اپنی کرخت آواز سے شور مچاتا ہے

اور رات مین وہ اپنی نقصان رسانی مین مشغول ہوکر نرم اور نازک بیلون اور چھوٹے پودون کے ملایم اور نئی کونپلون کو کاٹتا رہتا ہے۔ اور ان کے بعض ٹکڑے اپنے سوراخ مین گھسیٹ کرلے جاتا ہے مین نے اسکو جب کھود کر نکالنا چاہا تو ہاتھ نہ آیا، لیکن جب مین نے اس کے سوراخ مین پانی ڈالا تو گھبر اکر باہر نکل آیا اور مارا گیا۔ لیکن قبل پانی ڈالنے کے شناخت کرلینا ضروری ہے کہ سوراخ آباد ہے یا خالی۔ آباد سوراخون کی شناخت یہ ہے کہ ان کے سرون پر تازہ مٹی اور اس کے اوپر ایک یا دو پتے پڑے ہوئے ہوتے ہین۔ خالی سوراخون کے اوپر یہ بات نہین ہوتی۔

"سونڈیان" گبریلون کے جنس سے سونڈیان ہوتی ہین۔ یہ صرف گملون کے درختون کی جڑون کو نقصان پہنچاتی ہین جسکی وجہ سے درخت خشک ہوکر ضائع ہوجاتے ہین۔ گملون مین گوبر کی کھاد جو دی جاتی ہے اسی کے اندر چھپی رہتی ہین۔ اور گملون مین پہنچ جاتی ہین۔ بہترین ترکیب یہ ہے کہ کھاد ڈلوانے سے قبل اُس کو بغور دیکھ کر صاف کرلیا جائے۔ اگر اس مین سونڈیان پائی جائین تو ان کو نکلوا کر ضائع کرادیا جائے۔ جنوبی ہندوستان مین بڑی قسم کی سونڈیان زیادہ ضرر رسان ہوتی ہین۔ گرمی کے موسم مین گوبرا اور کھاد کے پتون کے ڈھیرون کے اندر بے حس وحرکت پڑی رہتی ہین۔ پتون کی کھاد۔ گوبر کی کھاد اور خاص طور پر نباتی کھادون مین عموماً زیادہ پائی جاتی ہین۔ بارش شروع

ہوتے ہی اِن مین چُستی آجاتی ہے - اور پھر نرم پودون کی جڑون کو چاٹنا شروع کردیتی ہین - بہترین تدبیر یہ ہے کہ سال مین ایک بار کیاریون مین معدنی کھاد ڈلوا دیجائے کبھی کبھی چونہ کی زیادہ ہلکی تہ کیاریون مین ڈال دی جائے تو پناہ ہو جاتی ہے - خاص کر پھول والے درخت - مثلاً

"جی ریانیم"	Geranum
"وربے نا"	Verbena
"فلکس"	Phlox
"اسٹر"	Aster
"ڈرومن ڈی آئی" -	Drummondii
"پی ٹونیا"	Petunia
"ڈی آن تھس"	Dianthus
"ان ٹرر ہینیم"	Antirrhinum
"آئی بی رس"	Iberis

اور دوسری قسم کے ہمجنس پھولون کے درختون کو زیادہ شوق سے کھاتے ہین

"روز کاک جے فر" یعنی تتنگے گلاب کے باغات کو گرمیون کے موسم مین تتنگے کے حملون سے زیادہ نقصان پہونچتا ہے اور اسکے دفع کرنے کے بہت سے علاج اور تدابیر لوگون نے کی ہین -

"کرنل باڈم صاحب" لکھتے ہین کہ ایک فرانسیسی شخص نے خوب تدبیر
ان کے دفع کرنے کی نکالی تھی - وہ یہ ہے کہ گلاب کی کیاریون کے نزدیک
ایک لکڑی کے پورانے پیپے کے اندرونی حصہ مین خوب "کول تار" لگاکر
باغ مین رکھدیا جائے - اور ایک لیمپ روشن کرکے اس کے پیندے مین
رکھا جائے صدہا قسم کے کیڑے روشنی کی وجہ سے دوڑین گے - اور سوراخ
کے اندر داخل ہوکر روشنی کے اشتیاق مین پیپہ کے اندر چارون طرف اوڑینگے
لامحالہ ان کے پیرون اور پرون مین "کول تار" لگے گا - بالآخر اوڑنے کے لئے
مجبور ہوکر لمپ کے چارون طرف گرجائین گے -

اِن کا بیان ہے کہ اس طرح وہ دس سے بارہ گیلن تک روزانہ بلا کسی
تردد کے چند آنون کے خرچ مین اِن پردار کیڑون کو وہ شخص مار لیا کرتا تھا -

"تتلیان" جہان تک مجھے علم ہے ان کیڑون سے میرے باغات کو
کوئی نقصان نہین پہنچا ہے - لیکن مین نے کسی کتاب مین لکھا ہوا دیکھا ہے
کہ آرکڈ کی تازہ کلیون اور پھول کی شاخون کو صرف ایک رات مین ضایع
کردیا ہے ان کو نیست و نابود کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ چند انچہ لانبی چھوٹی
شاخون کو لو، چھال کو دور کرکے ایک سرا زمین مین گاڑدو اور دوسرے سرے
پر سنکھیا اور "اس پر پیسٹی" خوب حل کرکے لگادو - اس کا اثر زیادہ عرصہ تک
قایم رہے گا - دوسری تدبیر یہ ہے کہ ٹین یا لکڑی کے ٹکڑون پر بوریسک السیڈ

اور "ٹری ٹکل" لگاکر اس کے قریب رکھدین۔

"سرخ گبریلا" یہ بھی بہت موذی کیڑون مین سے ہوتا ہے۔ خاصکر خربوزے۔ کھیرے، اور اسکواش کی نازک کونپلون اور پتون تک اسکا ضرررسان حملہ محدود ہوتا ہے۔ کونپلین اور نئے پتے نکلے کہ اسی وقت یہ کھا جاتا ہے جس سے درختون اور پودون کی بالیدگی رک جاتی ہے جو پودے کہ انگلستان اور امریکہ کے بیجون سے اگائے جاتے ہین ان پر خاص کر یہ کیڑا حملہ آور ہوتا ہے۔ ہندوستان کے تخمون کے پودون کو کوئی نقصان نہین پہونچاتا ہے۔

پتون پر کوئلہ کی راکھہ چھڑک کر عموماً ان کو بچایا جاتا ہے۔ لیکن اسمین ایک نقصان یہ ضرور ہوتا ہے کہ راکھہ پڑنے کی وجہ سے پتون کے مسامات بند ہو جاتے ہین۔ اور درختون کو جو فائدہ پتون سے پہونچنا چاہیے اس سے محروم ہو جاتے ہین۔

اس نقصان سے بہتر تو کیڑون ہی کو کھانے دینا چاہیے۔

شراب کے پورانے پیپے کے دونون جانب اوپر نیچے کے تختون کو نکال کر ایک جانب کپڑا لگاکر پودے پر ڈھانک دیا جائے تو اس قسم کے کیڑون سے محفوظ رہتے ہین۔ اور جب پودے کچھہ دنون کے ہو جاتے ہین تو پھر یہ کیڑے ان مین نہین لگتے۔

کیچوے اکثر گملون اور خاص کر عمدہ مٹی مین زیادہ ہوجاتے ہین، جن سے باغبان عاجز آجاتے ہین، یہ مٹی کے قیمتی اجزاء کو کھاکر اسے کمزور کردیتے ہین - برسات مین اگر گملے اونچائی پر بالمقابل پانچ پانچ چھہ چھہ انچہ کی دوری پر دو دو چھوٹی چھوٹی اینٹون پر اس طرح رکھے جائین کہ سوراخ زمین سے دو انچ اونچے رہین تو ان کی مضرت سے زیادہ محفوظ رہ سکتے ہین - گملے بھرنے کے وقت یعنی کھاد ڈالنے سے پہلے بغور دیکھہ لینا چاہیے، اور اگر اس مین ہون تو فوراً ان کو دور کردیا جائے - اگر باوجود ان احتیاطون کے پھر بھی کیچوے گملون مین پیدا ہوجائین تو "لائم واٹر" چونے کا پانی" جڑون مین ڈالدیا جائے تو اس جگہہ سے جلد خارج ہوجاتے ہین -

مینڈکی یہ غریب مفت مین بدنام ہے - حالانکہ یہ بہت زیادہ مفید ہوتی ہے - اور فرانس وامریکہ کے باغات مین ان کی بہت قدر کی جاتی ہے وہان یہ گران قیمت پر فروخت ہوتی ہین - اور کیڑے مکوڑے اور موذی حشرات الارض کو کھاکر باغات کو پاک وصاف کردیتے ہین - گرین ہاؤس مین جہان تک مجھے مینڈک ملتے ہین چھوڑوادیتا ہون اور کیڑون سے درخت وپودے محفوظ رہتے ہین ہر ایک باغبان کو ایسا ہی کرنے کی مین ہدایت کرتا ہون -

موذی پرند

کوّا بھی پودونکا بڑادشمن ہی جب اسکو دھن سماجاتی ہے تو گملون کے نوعمر پودون کو نوچ کھاتا ہے باغ کے جس حصّہ مین کوّے زیادہ گرتے ہون وہان گانٹھدار پودے کو لگانا خالی از خطرہ نہین ہے اور یقیناً نقصان کرتے ہین کیونکہ اگر کانٹھہ کو فوراً نہ نکال لیا تو چونچ مار کر اسکو ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے خراب کر دیتے ہین۔

ان کے حملون سے درختون کو بچانے کی صرف دوہی تدبیرین ہین، آسان یہ ہے کہ جس حصے باغ سے ان کو بھگانا ہو وہان ایک بندوق سے کوّا مار کر کسی جگہہ ٹنکا دیا جائے۔ اور دوسری تدبیر یہ ہے کہ پودون پر جال تان دیا جائے۔

گوریّا کلکتہ کے قرب وجوار مین باغات اور پودون کو اس سے نقصان پہنچنا سنا نہین گیا۔ لیکن ممالک متحدہ مین جہان ان کے جھنڈ کے جھنڈ بکثرت ہوتے ہین وہان البتہ کچھہ نقصان پہنچاتی ہین۔ موسمی پھولون کے پودون پر بہت شوق سے رجوع ہوتی ہین۔ اور تھوڑے عرصہ مین گملون کو بیجون سے خالی کر دیتی ہین۔ چقندر کے پودے اور مٹر کے بیج جب اوگ کر زمین کے اوپر آجاتے ہین تو ان پر یہ یورش کرتی ہین۔ کیاریون کے بچانے کی صرف ایک تدبیر مین جانتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ ان پر جال تان دیا جائے۔

"طوطے" طوطے بہی پہلون کو بہت نقصان پہنچاتے ہین۔ کچے پکے کسی قسم کے پہل نہین چہوڑتے۔ درختون پر جال ڈال دیا جائے تو پناہ ہو جاتی ہے۔

جانوران[55]

"چمگادڑ" چمگادڑین بہی شب کے وقت پختہ پہلون کو سخت نقصان پہنچاتی ہین۔ درختون پر جالون کا ڈالنا کارآمد ہوتا ہے۔

"چوہے" جب باغ مین چوہے ہو جاتے ہین اس مین ہر چیز کی کاشت غیر ممکن ہو جاتی ہے، تاوقتیکہ چوہون کا کامل انسداد نہ کر دیا جائے۔ ان کے دفع کرنے مین مجہے کبہی کوئی دقت یا مشکل معلوم نہین ہوئی۔ آٹے مین سنکہیا ملا کر چہوٹی چہوٹی گولیان بنا کر ان کے بلون پر رکہدیا کرتا تہا، جن کو وہ کہا کر فوراً مر جاتے ہین۔ چند دنون تک اس طرح کرنے سے سب نیست و نابود ہو جاتے ہین۔

کپتان وس ٹن، صاحب کی راے ہے کہ دہونکنی کے ذریعہ سے ان کے بلون کے اندر گندہک کا دہوان پہونچایا جائے تو بہ آسانی ہلاک ہو جاتی ہین۔

گلہریان بعض اوقات یہ پہلون کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہین۔ ان کے

نوٹ نمبر ۵۵۔ چمگادڑ بہوپال مین بیرون کو بہت نقصان پہنچاتی ہین اسلئے درختان بیر پر جہربیری کے کانٹے جس کو یہان لیٹی کہتے ہین۔ بیرون پر ڈالے جاتے ہین جو مفید تر ثابت ہوئے ہین۔

دفع کرنے کی صرف ایک ترکیب مجھے معلوم ہے کہ جب دیکھی جائین تو بھگا دی جائین۔

خرگوش ۔ جن باغات مین یہ بکثرت ہوتے ہین اور جہان تک مین جانتا ہون "بوٹانی کل گارڈنس" مین زیادہ ہوتے ہین درختون اور پودون کو نقصان پہونچاتے ہین۔ لوہے کی خاردار و جال دار باڑ لگانے سے اِن کے گزند سے باغات محفوظ کئے جا سکتے ہین۔

گیدڑ ۔ یہ بھی ایک حد تک باغات کے حق مین ضرر رسان ہوتے ہین کبھی کبھی زمین کو کھود ڈالتے ہین اور اگر اس کے قرب و جوار کوئی درخت ہوا تو اس کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ علاوہ اس کے پختہ پھلون کو کھا جاتا ہے جن مقامات مین یہ جانور بکثرت ہوتا ہو اور درختون و پھلون کو نقصان پہنچاتا ہو تو اس کے دفع کرنے کی بہترین تدبیر یہ ہے۔ کہ بھیڑ یا بکری کی آنتون کے ٹکڑون مین چربی اور کچلہ کا سفوف بھر کر جھاڑیون مین ڈال دیا جائے جب یہ جانور کوئی ٹکڑہ کھا جاتا ہے تو دو تین گھنٹے کے اندر اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔

"خارپشت" (سیہی) ہندوستان کے جن حصص مین خارپشت کثرت سے ہوتے ہین وہان کے باغات کو بہت نقصان پہنچاتے ہین۔ معمولی تدبیر انکے ہلاک کرنے کی یہ ہے کہ گڑھے کھود کر ان کو پکڑا جائے اور ہلاک کر دیا جائے۔

"بکری"[۵۶] اس کے بیان کرنے کی چندان ضرورت معلوم نہین ہوتی حتی الامکان چوپائے باغ کے اندر داخل نہ ہونے پائین۔ لیکن چند جانور مثلاً بکری ایسی موذی ہوتی ہے کہ پودے یا شاخ پر منھ مارتی ہے۔ وہ پھر سرسبز و شاداب نہین ہوتے۔ گلاب کے درختون کو زیادہ شوق سے کھاتی ہے۔ اور سب درختون پر اس کو ترجیح دیتی ہے۔ ایک خاص زہریلا مادہ اس کے دانتون مین ہوتا ہے جو تمام شاخ مین سرایت کرجاتا ہے۔ اس صورت مین اس شاخ کو زیادہ نیچے سے قلم کردیا جائے تاکہ اسکی جگہہ نئی شاخ جلد نکل آئے۔

"چور"[۵۷] مناسب تو یہ ہے کہ علاوہ مالیون کے دوسرے لوگ جاکر باغون کے

نوٹ نمبر ۵۶ ۔ بکری یا دیگر چوپایون کے متعلق یہ بہتر ہے کہ ان کو باغات مین داخل نہ ہونے دے اگر معقول حفاظت کی جائے گی تو یہ داخل نہ ہوسکین گے اور نہ کوئی نقصان وقوع مین آئیگا محافظ کو حفاظت کامل رکھنا چاہیئے باغات کے دروازے کھلے نہ رہین اور اگر باگڑھین ہون تو وہ بھی مضبوط اور گھنی ہون جس سے جانور اندر داخل نہ ہوسکین۔

نوٹ نمبر ۵۷ ۔ بھوپال کے آرایشی باغات مین اس امر کا انتظام ہے کہ آوارہ گرد اشخاص آٹھ بجے صبح سے قبل اور ۶ بجے شام کے بعد باغ مین سیر و تفریح کے نام سے داخل نہ ہونے پائین اگر ان لوگون کو موقع ملتا ہے تو بلا امتیاز درخت پھل یا پھول یا نمایشی درخت جو کچھ ہو نہایت بے دردی سے اوکھاڑ کر چرا لیجاتے ہین یا تو اسکو خود کھاتے ہین یا فروخت کرتے ہین یا اوسکی طالب کو دیتے ہین مگر بدین وجہ کہ وہ خراب طریقہ سے اکھاڑ لئے گئے ہین درخت زندہ نہین رہتے بشتر ایسا

خودرو گھانس پھونس ۵۸ " بہئیت مجموعی ہندوستان کے باغات کو خودرو گھانس پھونس سے اس قدر نقصان نہین پہنچتا جس قدر کہ ولایت کے باغات کو پہنچتا ہے کھیتون اور کیاریون کو ان سے صاف کرنے کی دو ہی تدبیرین ہین - یا تو مع جڑ اکھاڑلی جائین یا کھرپی سے کھود کر کاٹ دی جائین ، گرمی کے

نوٹ نمبر ۵۸ - خودرو گھانس پھونس بھوپال کے باغات مین گھانس اور کچرہ مثل ناگرموتھہ اور کانس کے کثرت سے ہوتا ہے - اُس کے دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ موسم گرما کے ابتدا مین چمنون کو خوب گہرا کھودنا شروع کرے اور ہر قسم کی گھانس کی جڑون کو باہر نکال دے یہان کی مٹی کا رنگ سیاہ ہے اُس مین ناگرموتھہ کی سیاہ سیاہ گانٹھون کا پتہ مشکل سے چلتا ہے اسکی تلاش مین وقت زیادہ صرف ہوتا ہے اس لئے موسم گرما مین کھودنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ تمازت آفتاب کی وجہ سے گانٹھین خشک ہو کر بے جان ہو جاتی ہین دوسری ترکیب کچرہ ضایع کرنے کی یہ ہے کہ جب موسم بارش کی ابتدا مین ایک دو پانی ہون تو اس پانی کے اثر سے مختلف اقسام گھانس اور کچرہ کا تخم جو زمین مین پہلے سے ہوتا ہے اوگ آتا ہے جسوقت یہ کچرہ سرسبز ہو جائے تو چمنون کی زمین کو پھاوڑے سے گوڑ دے اس گوڑائی سے وہ سب کچرہ ضایع ہو جائیگا آرائشی پھلوار کے چمن جو ہمیشہ ہر موسم مین صاف اور ستھرے رہتے ہین اُن مین بھی ابتدار بارش مین مختلف قسم کا کچرہ اور گھانس پھونس پیدا ہوتا ہے اوسکو کھرپے سے گوڑ دیتے ہین تو یہ جلد مر جاتا ہے اور چونکہ نازک ہوتا ہے اسلئے جلد مٹی مین ملکر گل سڑ کر کھاد کا اثر رکھتا ہے مختلف قسم کی گھانس اور کچرہ کا تخم ہوا سے اُڑکر چمنون اور کیاریون مین پہونچتا ہے اور یہی تخم بارش کے پانی سے جم کر

موسم مین اگران کی جڑون کو کھود کر کاٹ دیا جائے تو ان کے پہر زندہ ہو جانے کی کوئی اُمید باقی نہین رہتی - یہ کام عجلت کا نہین ہے بلکہ تحمل اور مستعدی سے کرنا چاہیئے - کیونکہ باغ کی خوبصورتی کا انحصار جس طرح انواع اقسام کے نفیس درختون اور پودون پر ہوتا ہے اسی طرح اس کی صفائی اور ستھرائی پر بھی ہوتا ہے خود رو گھاسون مین سب سے زیادہ تکلیف دہ ناگر موتھہ ہوتا ہے - اس کی جڑون مین اس کا پھل لگا ہوتا ہے - اور اگر ایک پھل بھی مٹی کے اندر رہ جائے تو اس سے کلّے پھوٹ کر زیادہ درخت ہو جاتے ہین - اگر مستعدی سے کھود کر اور تلاش کر کے اس کا ایک ایک پھل نکال لیا جائے تو قطعی طور پر کیاریان پاک ہو سکتی ہین -

درختون کی بیماریان ۵۹ درختون کی بہت قسم کی بیماریون کا باعث نباتاتی اجرام ہوتے ہین - اس مختصر کتاب مین موقع موقع سے صرف انکا حوالہ دیدیا گیا ہے

بقیہ نمبر ۵۸ - کیچڑہ ہو جاتا ہے اس کے دفعیہ کے لیے گوڑائی مفید ثابت ہوئی ہے اسی طرح پر بڑے بڑے کھیتون کے کیچڑہ اور گہاس کو ہل وبکھر چلا کر ضایع کرتے ہین اور یہ کارروائی بھی ہماہ اساڑہ ایک دو پانی کے بعد عمل مین لائی جاتی ہے -

نوٹ نمبر ۵۹ - مصنف نے درختون کی بیماریون کے علاج کے متعلق جن مرکبات کی استعمال کا ذکر کیا ہے وہ ہمارے تجربہ مین نہین آئے ہین درختون کی بیماریون کے دفعیہ کا علاج ہمارے تجربہ مین جو آیا ہے اس کو ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

یہ تفصیل کے ساتھ بیان نہین کئے جاتے ہین - اور اگر ان کی بابتہ مفصل معلومات حاصل کرنا چاہتے ہین تو مسٹر "جارج ماسی" صاحب پرنسپل اسسٹنٹ رائل ہربے ریم کیو کی تصنیف ملاحظہ کیجیے -

پھل اور میوہ دار درختون کو مختلف قسم کے عوارض لاحق ہوا کرتے ہین - بعض دائمی اور بعض عارضی ہوتے ہین جو خاص موسمون سے تعلق رکھتے ہین -

بقیہ نمبر ۵۹ - سہوپال ہین درختان نارنگی - سنگترہ - چکوترہ - اقسام گوبھی - شلجم - مولی مرچ - کروٹن - بگونیا - فرن کو اکثر امراض لاحق ہوتے ہین (۱) اکثر اوقات درختون کو بیرونی بیماری بھی ہوتی ہے جس کا اثر اول درختون کے پتون پر ظاہر ہوتا ہے پتے سکڑتے اور کونپلین مرجھانی شروع ہو جاتی ہین اگر اس کا فی الفور دفعیہ نہ کیا جائے تو پھل پھول کی ہرگز امید نہ رکھنی چاہیے یہ مرض جرم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے چھوٹے چھوٹے کیڑے سیاہ رنگ و سرخ رنگ کے پتون پر لگ جاتے ہین جو باریک باریک اور نرم نرم کوپلون کے سرون کو کھا جاتے ہین اور ان کے رس کو چوس لیتے ہین کیڑے لگنے کی شناخت یہ ہے کہ پتون مین کیڑون کی وجہ سے باریک باریک سوراخ ہو جاتے ہین اور درختون کا نشو و نما بند ہو جاتا ہے بعض اوقات یہ جرم اس وقت درختون کو گھیر لیتے ہین کہ جب ان مین پھول آتا ہے اور بہت باریک باریک پھل نمودار ہوتے ہین یہ کیڑے پھولون کو اور بہت چھوٹے چھوٹے پھلون کی جنکی مقدار باجرے کی قد و قامت سے بڑی ہوتی ہے کھا جاتے ہین اور رس کو چوس لیتے ہین اور اگر کچھ پھل قدرے جرم آلودہ بچ رہتے ہین تو وہ بھی مرض کے اثر سے خالی نہین رہتے بڑے

دراصل جو درخت شروع ہی سے کمزور اور بدشکل ہوتے ہین وہ کئی عارضون مین مبتلا ہوجاتے ہین۔ جو درخت ابتدا سے توانا تندرست و مضبوط ہوتے ہین وہ معنًا موذی کرم اور دیگر آفات ارضی و سماوی سے مغلوب نہین ہوجاتے۔ لیکن جب کسی عارضہ کے آثار درختون کے پتون اور شاخون مین ظاہر ہون تو فوراً علاج کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ عارضہ پورے طور پر جاتا نہ رہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اس کا اثر زیادہ مہلک نہ ہوگا۔

بعض ماہرین کا قول ہر کہ "بورڈیو مکسچر" Bordeaux Mixture نہ صرف اجرام کو زائل کرتا ہے بلکہ درختون اور پودون کے لئے مفید کھاد کا کام دیتا ہے یہ پچکاری یا فوارہ کے ذریعہ سے درختون پر چھڑکنا چاہیئے۔ "پروفیسر بی ٹی گیلووے" B. T. Galloway صاحب ڈائرکٹر صیغہ زراعت امریکہ نے "بورڈیو مکسچر" بنانے کی ترکیب یہ لکھی ہے جس کے اجزاء درج ذیل ہین۔

پانی پچاس گیلن۔

بقیہ نمبر ۵۹۔ ہوئے پر وہ بیل خوشرنگ نہین ہوتے اونکا پوست صاف اور چکنا نہین ہوتا۔ یہ جرم اونکے پوست کو اول ہی کہا لیتے ہین جس سے پوست جابجا گہرا ہوجاتا ہے گول گول یا مختلف اشکال کے چٹے پڑجاتے ہین اور اس طرح پر شلجم۔ اور اقسام گوبہی۔ مرچ کے چھوٹے پودون پر جرم کا اثر ہوتا ہے اور یہ جرم نازک اور نرم پتون کو اسقدر جلد کہا جاتا ہے کہ پود تیار نہین ہونے پاتی اور

توتیا	چھہ پاؤنڈ
ان بجھا چونا	چار پاونڈ

مٹی کی ناند یا کسی دوسرے موزون ظرف مین پچیس گیلن پانی ڈالو - اور لکڑی یا بانس ظرف کے منھہ پر رکھدو - چھہ پونڈ توتیا ٹاٹ مین باندھ کر اس طرح لٹکادو کہ توتیے کی پوٹلی پانی کے اندر ڈوبی رہے - اس ناند کو کچھہ دیر کے لیئے علحدہ رکھدیا جائے آہستہ آہستہ توتیا پانی مین گھُلتا رہے کسی دوسری ناند مین چار پونڈ

بقیہ نمبر ۵۹ - خاتمہ ہو جاتا ہی اور ترکاری کے بڑے درختونکے پتون کی پشت پر گول گول چھٹے سفید رنگ کے نمودار ہوتے ہین جس مین جرم موجود ہوتے ہین ان کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اول اُن کیڑون کے چھتون کو ہاتھ سے صاف کرتے ہین - اور راکھ مل دیتے ہین یا جھڑ کتے ہین - اور جس ترکاری کے درختون مین جرم زیادہ پائے جاتے ہین تو اُن کو اُکھڑوا کر دور پھکوا دیتے ہین - چونکہ یہ متعدی امراض ہوتے ہین اور مخصوص ترکاریون مین بہت جلد پھیلتی ہین - اس کے علاج کے واسطے تمباکو کا پانی اور دھتورے کے پھلون کو اوبال کر اوس کا پانی - اور گندھک کا پانی استعمال کرتے ہین تو جرم ضائع ہو جاتے ہین اس مرض کو یہان ماہو لگ جانا کہتے ہین اور اسی طرح پر درختان ثمردار و کروٹن وغیرہ کو جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے پچکاری سے دہوتے ہین - روغن گیاس کو پانی مین ملا کر اتنا پھینٹنا چاہیئے کہ جھاگ بن جائے اُسوقت پچکاری سے درختان مذکورہ بالا کو دہونا نہایت مفید ثابت ہوا ہے - دوسری قسم کی بیماریان جو جڑون سے شروع ہوتی ہین ان کا حال یہ ہے کہ درختون کی جڑون کو کھول کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ زمین کے اندر

ان سمجھے چونے کو پانی کے چھینٹون سے بجھانا شروع کرو، جو کنکرون کے ٹکڑے وغیرہ برآمد ہون ان کو نکال لو، اگر چونہ کسی چوڑے موہنہ کے طشت مین رکھہ کر بجھایا جائے تو آسانی ہوتی ہے - اول تھوڑی مقدار مین یعنی ایک یا ڈیڑہ کوارٹ پانی مین ڈالا جائے - جب چونہ پکنے لگے اور اس کی کلیان کھل کر پھیلنے لگین اور پانی جذب ہوجائے تو پانی ایک کوارٹ یا زائد ڈال دیا جائے اور خیال رکھا جائے کہ چونہ خشک نہ ہونے پائے - آخر مین جب اسکی کلیان کھل کر

بقیہ نمبر ۵۹ - کیڑے سیاہ سیاہ اکثر موٹے اور پتلے ایک انچہ اور ڈیڑہ انچہ کے لابنے کیچوئے کی شکل کے جو درختون کی اون جڑون کو کھاتے ہین جو سفید اور بیحد نازک ہوتی ہین اور یہی جڑین درختون کو غذا پہونچانے کا ذریعہ ہوتی ہین یہ صورت درختان ثمردار مین بیشتر پائی گئی ہے اور اسی وجہ سے درخت بار آور نہین ہوتے اور نہ اون کی تندرستی اچھی رہتی ہے - اس کے دفع کرنے کے واسطے توتیا کا پانی یا تمباکو کا پانی درختون کی جڑون مین تھالا بنا کر ایک گھڑے کے انداز سے دینا چاہیے دو چار مرتبہ استعمال کرنے سے شکایت مذکور رفع ہوجائے گی اور کیڑے جو ثمردار درختون کی جڑون مین زمین کے اندر پیدا ہوتے ہین وہ درختان ترکاری مین یہان بہت کم پائے گئے ہین چونکہ درختان ثمردار زیادہ تری اور نشیب مین لگائے جاتے ہین ان مین یہ کیڑے بیشتر پائے جاتے ہین زیادہ تری بھی درختان ثمردار اور ترکاری وغیرہ کے لئے مضر ہے گرین ہاوس کے درختان کی کونڈیون مین اکثر کیڑے اور کیچوے پائے گئے ہین جو مٹی کو کھا کر اسکی قوت کو بالکل ضایع کردیتے ہین اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مٹی کھا کر اپنے بول براز کو مٹی

پھیل جائینگی تو زیادہ پانی کی ضرورت ہوگی - اگر چونہ عمدہ قسم کا ہوا اور پانی ایک دو نہین بلکہ تھوڑا تھوڑا ڈالا گیا ہے تو عمدہ لیپ کی طرح گاڑھا ہو جائیگا جب چونہ گھل جائے تو اس مین اسقدر پانی ملایا جائے کہ مجموعی وزن پانی اور چونہ کا پچیس گیلن ہو جائے - توتیا جب پورے طور پر حل ہو جائے اور اس کی ایک ڈلی بھی باقی نہ رہے اور چونہ ٹھنڈا ہو جائے تو ان دونون کو باہم ملا کر ایک لکڑی سے تین چار منٹ تک خوب ہلانا چاہیئے -

بقیہ نمبر ۵۹ - کی جگہہ چھوڑ دیتی ہین جسکی وجہ سے درختان کا غذا حاصل کرنا بند ہو جاتا ہے اور درخت پژمردہ اور بدصورت ہو جاتے ہین ان کے دفع کرنے کے واسطے دھتورے کا پانی اور ہرتال کا پانی اور کچلے کو اوبال کر اس کا پانی اور فنائل کا پانی - کونڈیون مین دینا چاہیئے جسکی وجہ سے کیڑے ضائع ہو جاتے ہین اور جرم جو پتیون پر پیدا ہوتے ہین ان کو عرق مذکورہ سے بذریعہ پچکاری دہونا چاہیئے - اکثر درختان انبہ قلمی اور نارنگی کے موٹے تنے اور شاخون مین دیمک اور چیونٹی اور مختلف کیڑے سوراخ بنا کر اس مین رہتے ہین ان سوراخون مین روغن گیاس ڈال کر اور بعد مین کپڑے کی چندہی کو روغن گیاس مین تر کر کے سوراخون مین بھر دینا چاہیئے - اور پھر سوراخون کو مٹی سے بند کر دینا چاہیئے اس طور پر کیڑے ضائع ہو جاتے ہین اور درخت ایک عرصہ مین اپنے زخم کو بھر لیتا ہی اور سوراخ پر ہو جاتے ہین لیکن اس قدر خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ جس وقت اس قسم کے امراض کی شکایتین محسوس ہون فوراً انتظام کرنا چاہیئے
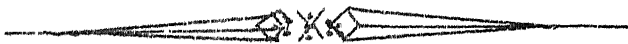
اس مصالحہ کے تیار ہو جانے کے بعد یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا قابل استعمال ہو گیا ہے یا نہین - دو آسان طریقون سے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے -

(۱) ایک چاقو کے پھل کو کم از کم ایک منٹ تک اِس عرق مین ڈبادو اگر تانبے کی رنگت پھل پر ظاہر ہو یا بالفاظ دیگر پھل تانبے کا معلوم ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ ابھی کسر باقی ہے اور اس کا استعمال کرنا خالی از خطرہ نہین ہے - اِس مین چونہ کا پانی اور ملانا چاہیئے - اگر برخلاف اس کے پھل پر کوئی رنگت نہ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ عرق بہت اچھا تیار ہوا ہے - اور اس کے استعمال مین کوئی خطرہ نہین ہے -

(۲) دوسرا طریقہ اس کی جانچ کا یہ ہے کہ کسی پورانی پلیٹ پر تھوڑا عرق ڈالو، اور نصف منٹ تک آہستہ آہستہ اس کو پھونکو اور بغور دیکھو اگر عرق عمدہ تیار ہوا ہے تو اُسکی سطح پر چھوٹی چھوٹی پھٹکیان پانی دار تیل کی طرح دکھائی دین گی - اگر پھونکنے سے پھٹکیان نہ ظاہر ہون تو سمجھنا چاہیئے کہ چونہ کی مقدار کم ہے - لہذا چونہ اور ملانا چاہیے -

"سلفائیڈ آف پوٹاسیم" Sulphide of Potassium

ایک گیلن پانی مین نصف اونس "سلفائیڈ آف پوٹاسیم" حل کرکے پچکاری یا فوارے سے مریض درختون پر چھڑکنا مفید ثابت ہوا ہے - گندھک اور باریک پیسا ہوا چونہ شجری امراض کو دفع کرتا ہے - اور ابتدائی عارضہ مین

گندھک باریک پیسکر چھڑکنا مفید علاج ہے۔

رسٹ[٦٠] RUST

اِس مرض کا ظہور مختلف صورتون سے اشجار مین ہوتا ہے "سفیدُ رنگ" جسے اصطلاح ڈاکٹری مین "سِس ٹوپس کین دی ڈس" کہتے ہین زیادہ ترمولی۔ اور بند گوبہی کی قبیل کی ترکاریون مین لاحق ہوتا ہے۔ بعد تخم ریزی روئیدگی کے وقت اس کا اثر ہوتا ہے لیکن بڑے بڑے درختون پر اس کا اثر نہین ہوتا مریض درخت خودرو ہون یا بوئے ہوئے، ان کو اُکھاڑ کر باغ کے باہر پھینکدینا چاہیے۔ "سیسٹی" اور "پوکی نیا گراجی لنس" غلات اور دیگر اقسام کی گھانسون کو لاحق ہوتا ہے۔ یہ عارضہ ساری دنیا مین مشہور ہے، بوئی ہوئی فصل کو یہ عارضہ زیادہ تر ہوتا ہے۔ جوار، گیہون کے دانے، پھول دار پودے مثلاً

نوٹ نمبر ٦٠ - رسٹ جس کو زنگ بہی لکھتے ہین اور یہان بھوپال مین گیروا کہا جاتا ہے یہ اکثر ضرورت سے زیادہ تری اور سردی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اول زنگ گلابی ہوتا ہے اور تھوڑے دنون کے بعد سیاہی مائل ہوجاتا ہے ثمردار درختون مین یہ مرض پیدا نہین ہوتا بلکہ گیہون۔ جوار مکا مین اکثر ہوجاتا ہے۔ جسکی وجہ سے فصل غارت ہوجاتی ہے۔ سخت موسم سرما مین جبکہ گلاب کے تختون مین پانی دیا جاتا ہے تو اسوقت پتون پر اکثر اوقات سپیدی چہاجاتی ہے اسکے دفعیہ کے لیے مین نے کوئی دوا نہین پائی اور نہ کوئی تجربہ کیا البتہ اس کا ازالہ دہوپ سے ہوتے ہوئے دیکھا۔

گلاب اور گل داؤدی پھل دار درخت مثلاً بیر اور رس بھری - اور ترکاریوں مثل سیلری یعنی کرس، چقندر وغیرہ کو مختلف قسم کے "زنگ" لاحق ہو کر ستاتے ہین - اس مرض کو دور کرنے کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ "زنگ آلودہ فصل کو فوراً جلا دیا جائے - لیکن اگر کچھہ عرصہ کے بعد اس مرض کا ظہور ہوا تو "بورڈیو مکسچر" Bordeaux Mixture - "یا پوٹاسیم سلفائیڈ Potassium Sulphide کے عرق کی پچکاری دیجائے تو یقیناً درختوں کو ان عارضوں سے نقصان نہین پہنچتا -

باب سوم

تخم - تخم بونا - گملے بھرنا - پودے لگانا - اور ایک جگھہ سے دوسری جگھہ لیجاکر پودے لگانا - قلم - داب - گٹی - پیوند چشمہ - شاخون کا چھانٹنا اور جڑون کی قطع برید - ارسال درختان -

تخم

اگرچہ ہندوستان کے باغات مین کئی قسم کے پھول اور آرائشی پودے صرف

نوٹ نمبر ۶۱ - مین مصنف کی راے سے بالکل متفق ہون اس مین کچھہ شک نہین کہ ہر قسم کے بیج دیگر ممالک سے نہین منگوانے چاہیین بلکہ صرف وہ بیج منگوائے جائین جو ہندوستان

قلم یا دابہ کے ذریعہ سے لگائے جاتے ہین۔ لیکن بہت سے ایسے بھی ہین کہ جو تخم بو کر اُسی کے برابر یا اُس سے بدرجہا بہتر پیدا کئے جا سکتے ہین، موسمی پہول اور ترکاریون کے درخت سوائے تخم کے کسی اور طریقہ سے پیدا نہین کئے جا سکتے۔

ڈاکٹر ای بونا دیبا صاحب کا ایک مضمون "جرنل آف دی اگیری ہارٹی کلچرل سوسائٹی" جلد چہارم صفحہ ۱۹۰ مین شایع ہوا ہے۔ اس موقع پر اس سے اقتباس کر کے درج کتاب ہذا کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

بقیہ نمبر ۱۶۱ – مین نہین ہوتے باقی جو بیج یہان ہوتے ہین اونکے منگوانے کی کوئی ضرورت نہین۔ میرے خیال مین مصنف سے ایک سہو ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان کے باغبان جو تخم خراب ہونے کے شاکی پائے جاتے ہین وہ اون کی ذراسی غفلت کا نتیجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ بیج ٹھیک موسم مین نہین بوتے اور نہ قاعدے سے اوسکو بوتے ہین بیج اگر ٹھیک موسم مین بوئے جائین تو اُن مین پہول بھی اچھے لگین گے اور بیج بھی عمدہ ہوگا۔

موسم کا ٹھیک وقت بتانا اس لئے سخت دشوار ہے کہ ہزارہا قسم کا بیج ہوتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کے بیج کے لئے ایک خاص موسم ہوتا ہے۔ باغبان ان موسمون کو خوب جانتے ہین باقاعدہ بونے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جن درختون سے بیج لینا مقصود ہو اون کو ایک خاص کیاری مین ذرا فاصلہ سے بونا یا لگانا چاہیئے تاکہ درخت خوب پہیل سکین ان کی پوری نگہداشت کیجائے ان درختون مین جب بیج آجائین تو اُسوقت اُن کو نہین توڑنا چاہیئے جب تک یہ بیج خوب

اگر کوئی تخم اچھی طرح جمے اور بڑھے اور کامل ہو کر بارآور ہو تو کوئی معقول وجہ نہین ہے کہ اسکی کاشت کو ترقی اس ملک مین مثل دیگر ممالک کے نہ دیجائے اور دوسرے ممالک سے بیج لاکر بویا نہ جائے۔ بعضون کا یہ خیال غلط ہے کہ چند ساون تک متواتر کاشت کے بعد یہان کی۔ آب و ہوا کے اثر سے تخم ناقص ہو جاتے ہین۔ حالانکہ اسی ملک کے ہین۔ بلکہ دیگر ممالک کے بیج جو زیادہ حفاظت کے ساتھ بند ہو کر یہان آتے ہین اگر اُن کی کاشت بھی ٹھیک طور پر نہ کی جائے تو اون کی قوت نمو زائل ہو جاتی ہے۔ اور کم پھولتے پھلتے ہین بعض اوقات پورے طور پر پختہ نہ ہونے کی حالت مین آفتاب کی سخت تمازت سے کوئی روک نہ ہونے، یا درخت کے جھلس جانے کے باعث یا کافی مقدار مین تغذیہ نہ ہونے سے تخم قبل از وقت خشک ہو جاتے ہین۔ ایسے تخم البتہ اگر چند بار بوئے جائین تو قوت مین کمی ہوتی جاتی ہے۔ مین نے "لیوبین" کے بیان مین وضاحت کر دی ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ کیا صورت اس کے انسداد کی ہو سکتی ہے۔ اور یہی کیفیت قریب قریب ان تمام پودون کی ہے جو گرم ملکون مین ہوتے ہین۔ اور جن کے پھولنے کے بعد ہی گرمی کا موسم آجاتا ہے۔ ہم اس کو مانے لیتے ہین۔ لیکن پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان جیسے ملک مین جہان پودون اور درختون کی پرورش و پرداخت مین کوئی

بقیہ نمبر ۶۱۔ پک پکا کر تیار نہ ہو جائین۔ اگر یہ بیج خام توڑ لئے جائین گے تو بالکل بیکار

کوتاہی نہین کی جاتی اور ہر طرح کا معقول بندوبست ان کی کھاد مٹی کا کیا جاتا ہے وہان جرمنی سے گران قیمت پر سالانہ تخم منگائے جاتے ہین اور یہ کیون خیال کیا جاتا ہے کہ "آسٹر - اسٹاک" اور گل مہندی صرف جرمنی ہین عمدہ ہوتے ہین - صاحب موصوف یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ بعض لوگون کی راے ہے کہ غیر ملک کی آب وہوا کے اثر سے دوہرے پھول اکہرے ہوجاتے ہین - مگر مین بلا شک وشبہ کہہ سکتا ہون کہ جب ایسا ہوتا ہے تو بیج کا قصور ہوتا ہے - اور نہ آب وہوا کا، بلکہ باغبان کا قصور ہوتا ہے - یہ مانی ہوئی بات ہے کہ دوہرے پھول لانے کا انحصار درخت کی شادابی پر ہوتا ہے - اور قدرتی طور پر درختون مین اس مادہ کے منتقل کرنے کی قابلیت ہوتی ہے - اس لئے اگر آفات ارضی وسماوی سے درخت محفوظ رہا ہے تو اس کی شادابی اور دوہرا پھول لانا باغبان کے اختیار مین ہے - ڈاکٹر فرنڈ لے صاحب نے جو کچھ دوہرے پھول لانے کی نسبت تحریر کیا ہے اس کے بیان کرنے سے مین اسوقت باز نہین رہنا چاہتا - دوبار پھول لانا شاذونادر زیادہ شادابی کا باعث ہوتا ہے - کیونکہ کسی کے تجربہ مین ایسا نہین آیا ہے کہ درختون کی تندرستی اور طاقت کو بڑھا کر

بقیہ نمبر ۱۶۱ - ہون گے اور اگر اپنے وقت پر توڑ لئے جائین گے تو ان کا درخت بھی اچھا ہوگا - پھول پھل بھی خوشرنگ اور بڑے ہونگے اور بیج بھی اچھے پیدا ہونگے -

دوہرا پھول حاصل کیا گیا ہو، لیکن ہندوستان کے باغات کے لحاظ سے
مجھے ڈاکٹر لنڈلے صاحب کی رائے سے اتفاق کرنے مین ایک گونہ تامل ہے
میرے تجربہ مین آ چکا ہے کہ دوہرے پھول کا آنا درخت کی شادابی اور قوت پر
منحصر ہے۔ بارہا ایک ہی پیکٹ سے "اسٹر" "اسٹاک" وغیرہ کے تخم مین
نے اپنے دوستون کو دیے ہین۔ اور خود بھی بوئے لیکن نتیجہ بالکل مختلف ہوا
ہے میرے یہان کے پودون مین خوب بڑے بڑے دوہرے پھول ہوئے
اور برخلاف اس کے دوسرون کے یہان ناکارہ چھوٹے چھوٹے خراب اور وہ بھی
اکہرے ہوئے۔ علاوہ ان کے دوہرے پھولنے والے دوسرے بیجون کی بھی
یہی کیفیت ہوئی۔ مثلاً "گلاب" "ڈہلیا" "گل گیندی" "گل مہندی"
اور بہت سے دوسرے اور پھول بھی ہین۔ فصل کی عمدگی کا دار
ومدار بیجون کی عمدگی پر ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اگر پھول یا ترکاریون سے لطف
اُٹھانا ہے تو تخم عمدہ طاقتور اور صحیح وسالم بہم پہنچایا جائے۔ بیج کے عمدہ ہونے
کی جانچ صرف ان کے بکثرت اور جلد جم آنے سے نہ کرنا چاہیئے، بلکہ جو پیداوار
اس سے حاصل ہو اس کے لحاظ سے بھلا یا بُرا کہا جا سکتا ہے۔ ہندوستان
کے باغات کے پیدا شدہ بہت سے تخم بجائے باہر سے منگانے کے کام مین بہ عمدگی
لائے جا سکتے ہین۔ آٹھ دس سال کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہان کے
پیدا شدہ تخم بہ نسبت غیر ممالک کے درآمد شدہ تخم کے زیادہ بہتر ہوتے ہین

بشرطیکہ مخصوص تخم کی غرض سے ان کی کاشت بہ طریق معقول کی گئی ہو۔ بوٹانیکل

اور سرکاری باغات کی سالانہ رپورٹون سے واضح ہے کہ ملک کے پیداشدہ تخم تجربہ

مین عمدہ اور کارآمد ثابت ہوتے جاتے ہین - اور ان کی عمدگی کے بھی لوگ

معترف ہو چلے ہین - چنانچہ بمقابلہ سابق کے ان کی مانگ زیادہ بڑہتی جاتی ہے

میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس ملک کے تخم خوب بڑھتے اور پھول دیتے ہین - اور بہ

نسبت دیگر ممالک کے تخمون کے بہتر ہوتے ہین اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ

مین غیر ملکی بیجون کو کبھی ان پر ترجیح نہ دون گا - البتہ صرف جدید درختون کے

لئے تو امریکہ اور ولایت سے تخم منگائے جائین ورنہ بقیہ پھولون کے لئے

ہندوستان کے بیج بہت اچھے ہوتے ہین - اس مین شک نہین کہ محفوظ رکھنے

مین تھوڑی تکلیف گوارا کرنی پڑتی ہے - لیکن اس تکلیف کا ثمرہ بھی مل جاتا

ہے - اس لئے بیجون کے جمع کرنے کے متعلق چند ضروری ہدایات درج کرتا ہون

جو قابل لحاظ ہین -

(۱) چھوٹے درخت اور پھول والے جھاڑ

اِن مین سے بہتون کے تخم پختہ ہو جانے پر جمع کر کے خشک کر لئے جائین اور کسی

محفوظ برتن مین رکھ دئے جائین، بعضون کے تخم زیادہ چھوٹے اور باریک ہوتے

ہین جو پختہ ہو جانے کے بعد ہی گر جاتے ہین - اس لئے اگر ابتدا ہی سے احتیاط

نہ کی جائے تو مٹی مین ملکر سب ضایع ہو جاتے ہین - آسان اور موثر تدبیر ان کو محفوظ

رکھنے کی یہ ہے کہ قبل پکنے کے باریک ململ کی تھیلیاں بندھوا دی جائین - اور پختہ ہوجانے کے بعد ان کو توڑ لیا جائے - تھیلیون مین جو کچھ گرین گے وہ اس طرح محفوظ ہوجائینگے -

موسمی[۶۲] پھول کے تخم

موسمی پہلون کے بیج کو جمع کرنا غالباً بے سود تکلیف سمجھی جائیگی اس لئے کہ ان کے عمدہ اور تازہ ولایتی بیج بہت آسانی سے یہان مل جاتے ہین اور علاوہ اس کے بعض موسمی پہول کے درخت ایسے ہوتے ہین کہ اگر یہان کے تخم بو کر پیدا کئے جائین تو ان کے برابر خوش رنگ نہین ہوتے نکلے اور چہوٹے ہوجاتے ہین - لیکن پہر بھی بہت سے ایسے بہی ہین کہ جو یہین کے پیدا شدہ

نوٹ نمبر ۶۲ - موسمی یعنی فصلی پہول کے تخم نین مصنف کے اس خیال سے مخالف ہون کہ فصلی پہول کے تخم کا ہندوستان مین جمع کرنا بے سود ہے - ہمنے تجربہ کیا ہے کہ ٹھیک موسم مین اگر احتیاط سے فصلی پہولونکے بیج بوئے جائین اور جب اچھی طرح سے درخت مین پک جائین تو نہایت عمدہ ہوتے ہین - لیکن اس مین کچھ شک نہین کہ اگر احتیاط اور نگہداشت سے ہندوستان مین بیج جمع نہ کئے جائین تو ہر دوسرے تیسرے سال اچھے بیج بہی خراب ہوجاتے ہین ایسی حالت مین ولایتی بیج خرید کر بونا چاہیئے البتہ میرے تجربہ مین مندرجہ ذیل فصلی پہولوں کے تخم ہر سال ولایتی خرید کر بونا چاہیئے کیونکہ یہان ان کا بیج اچھا نہین ہوتا - زینیا - بالسم

بیجون سے کامیابی کے ساتھ اچھے پھول دیسکتے ہین - لیکن بنگال مین یہ بیج کام نہین دیتے - مثلاً مٹر کو پیش کرتا ہون، کلکتہ کے قرب وجوار مین انگریزی تخم کے مٹر خوب بڑھتے ہین - لیکن ایک بھی پھول نہین لاتا - علاوہ اس کے موسمی پھول کے غیر ملکی تخم اگر دو تین فصلون مین متواتر کاشت کئے جائین تو بڑھنا اور پھولنا تو درکنار جمتے تک نہین - کلکتہ کے قرب وجوار مین کئی سال تک سکونت کا اتفاق ہوا - اور سالانہ مین نے انگریزی "لارکس پر" Larkspur کے بیج بوئے لیکن ایک بھی نہ جما - بہت سی قسم کے موسمی پھولون کے بیج جمع کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ قبل پورے طور پر پختہ ہونے کے جڑ سمیت پودون کو اُکھاڑ کر کسی خشک کمرہ مین کاغذ پر پھیلا دیا جائے بہ نسبت باغ کے یہان اچھی طرح ہو جائین گے - اور جو دانے گرین گے وہ ضائع نہ ہونگے -

(۳) ترکاری -

سبز ترکاریون کے تخم امریکہ یا یورپ جہان سے بہ آسانی دستیاب ہو سکتے ہین وہان کے لئے میرے خیال مین ہندوستانی باغات کے پیدا شدہ تخم کارآمد نہین ہوتے

بقیہ نمبر ۶۳ - پورٹیولیکا - یہ بات بھی یہان بیان کرنے کے قابل ہے کہ آسٹر کا بیج تین برس تک بونے کے قابل رہتا ہے - لیکن چوتھے سال اگر تازہ ولایتی بیج نہ خریدا جائے تو یہان کے باغبون کا پیدا کردہ تخم اچھے پھول نہین دیتا اور رنگ مین خرابی آجاتی ہے -

مٹر، سیم، پیاز، رائی، کرس، کے ولایتی تخم کلکتہ کے قرب وجوار ہین اور آرٹی چوک Artichoke اور پھول گوبھی کے تخم نشیبی بنگال ہین شاذونادر کارآمد ہوتے ہین - علاوہ ان کے بقیہ دیگر ترکاریون کے تخم ایک بار بونے کے بعد ناقص ہوجاتے ہین - پیاز کے تخم بہ نسبت دیگر ترکاریون کے جلد خراب ہوجاتے ہین - بالائی صوبہ جات ہین جہان مٹر اور سیم کے وزنی بیجون کے لیئے جاتے ہین صرفہ زیادہ پڑتا ہے وہان کی - سالانہ مقامی پیداوار سے یہ دونون چیزین تخم کے لیئے بہم پہونچائی جاسکتی ہین - لیکن نگاہ رکھنا چاہیئے کہ سال بہ سال پیداوار ہین تیزی تو نہین ہوتی احتیاط کے ساتھ عمدہ سے عمدہ تخم تخم ریزی کے لیئے بچانا چاہیئے - ایسا نہ کیا جائے کہ شاداب اور مضبوط درختون کے بیج تو کھانے کے کام ہین لائے جائین، اور بقیہ جو بیج رہین ان کو تخم ریزی کے لیئے رکھا جائے - جب اپنے ہی تخم ریزی کے لیئے مطر رکھتے ہون تو لازم ہے کہ خاص کر تخم ہی کے لیئے چند کیاریان مخصوص کردی جائین - اور انکی نگہداشت کا خیال آخر تک باقاعدہ رکھا جائے۔

"تخم کا ذخیرہ کرنا"

تخم ریزی کے لیئے بیج کے جمع کرنے ہین مقدم یہ خیال ہونا چاہیئے کہ بیج صحیح وسالم اور پورے طور پر پختہ ہون - اگر ان باتون کا لحاظ کیا گیا تو آفات ارضی وسماوی کو عرصہ تک برداشت کرنے کی قوت ان ہین باقی رہے گی مسٹر ڈارون صاحب

کے بیان سے واضح ہوگا کہ باوجودیکہ عرصہ تک سمندر کے پانی مین بھیگے رہے۔ لیکن کوئی نقصان ان کو نہین پہنچا۔ تاوقتیکہ مین نے یہ امداد مسٹر برکلی" صاحب چند تجربات نہین کئے تھے۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ سمندر کے پانی کے مضر اثرات کا مقابلہ بیج کب تک کرسکتے ہین۔ مجھے یہ دیکھکر سخت تعجب ہوا کہ منجملہ ۸۷ قسم کے بیجون کے جو اٹھائیس دن تک بھیگے رہے ۶۴ قسم کے بیج جمے اور ۱۳۷ دن تک بھیگے رہنے کے بعد بھی چند مین قوت روئیدگی باقی رہی۔ سخت گرمی کے برداشت کرنے کی بھی قابلیت اچھے بیجون مین ہوتی ہے۔

ایک من کے ڈبہ مین انگلستان سے میرے نام موسمی پہولون کے بیج روانہ ہوئے، ڈبہ کھولنے پر کیا دیکھتا ہون کہ کاغذ کے پیکیٹ جن مین تخم رکھے ہوئے تھے ان کے سرے جہازنے مین جل کر گہرے بھورے رنگ کے ہوگئے تھے اجس سے مجھے خیال گذرا کہ بیج یقیناً جل کر بیکار ہوگئے ہون گے، لیکن امتحان کرنے پر یعنی بونے کے بعد سب بیج خوب جمے۔ اکثر باغات مین دیکھنے کا اتفاق ہمیشہ ہوتا ہے کہ بیج گر کر گرمی اور بارش کے زمانہ مین بھر زمین پر پڑے رہتے ہین۔ اور باوجودیکہ گرمی کے بعد ان پر نمی پہنچتی ہے لیکن سڑ گل کر بیکار نہین ہوجاتے۔ مثلاً لارکس پر " Larkspur

مگنونیٹ Mignonette

فلاکس Phlox پٹونیا Petunea

مٹر یعنی پی Pea وغیرہ وغیرہ کے تخم پختہ ہونے پر گرجاتے

ہین - اور دو تین ماہ تک آفتاب کی سخت تمازت جھیلتے رہتے ہین - اور

اوس کے بعد تین چار ماہ تک بھیگی ہوئی زمین مین دبے و پائے پڑے رہتے

ہین - البتہ ایک بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ بیج سخت سیل (نمی) کو برداشت

نہین کر سکتے - اگر ان کو بیکار اور ضایع کرنا مقصود ہو تو ایسے مقام پر رکھدیا

جائے کہ جہان مرطوب اور نم ہوا کے جھونکے ہر وقت آتے ہون چونکہ بنگال

کی ہوا مین نمی زیادہ ہوتی ہے اس لئے جو بیج گرمی کے موسم مین جمع کئے

جاتے ہین ان کو کسی صندوق یا آلماری کے خانہ یا طاق مین رکھدیا جائیگا

تو بارش کے دنون مین ان پر پھپوند لگ جاتی ہے، اور اکتوبر یعنی بونے کے

زمانے کے قبل ہی ضایع ہوجاتے ہین - ان کو درست و صحیح و سالم حالت مین رکھنے کے لئے

لازمی ہے کہ پورے طور پر خشک کرنیکے بعد خوب صاف شدہ بوتلون مین رکھے جائین، اور **بوتلون**[۶۳]

نوٹ نمبر ۶۳ - مصنف نے بیجون کے رکھنے کا طریقہ جو بیان کیا ہے وہ نہایت مفید ہے

بیشک بوتلون مین بیج رکھنے سے خراب نہین ہوتے یہان ہوپال مین مین نے بیجون کے

رکھنے کا طریقہ بہت بُرا دیکھا ہے یعنی یہان کے لوگ بیجون کو کنالیون مین ہانڈیون و

گھڑون مین اور مٹی کے لوٹون مین رکھتے ہین - لیکن یہ نہایت بُرا طریقہ ہے اگر بوتلین میسر

نہ آسکین تو بیج کے رکھنے کا بہتر یہ ایک اور طریقہ ہے کہ ٹین کے ڈبون مین بیج رکھے جائین

مین ہمیشہ اسی طریق پر بیجون کو رکھتا ہون اور یہی طریق میتے وشنو سدا شیو کمپنی پونا - امیرا

مین مضبوط کاگ دے کر اوپر سے لاکھہ لگا کر اس طرح بند کر دیا جائے کہ ہوا کا گذر نہ ہو سکے اگر اس طریقہ پر باحتیاط رکھے گئے تو نہ صرف سیل (نمی) سے محفوظ رہین گے بلکہ گھُن وغیرہ سے بھی جو ہندوستان مین بیجون پر حملہ آور ہوتے ہین اِن سے محفوظ ہو جائین گے ترکاریون کے ولایتی تخم ولایت سے بھیجنے مین میسرس سٹن اینڈ سن "نے خوب کامیابی حاصل کی ہے۔ اور کامیابی کی وجہ یہ ہے کہ جس طریقہ سے وہ پیک کر کے بھیجتے ہین وہ زیادہ معقول ہے نمی کے مضر اثر سے بیج محفوظ رہتے ہین۔

ہندوستان کے سرکاری باغات کے بیج

کلکتہ "بوٹانیکل گارڈنس" سے کچھہ دن پہلے جو لوگ طلب کرتے تھے ان کو درختون جھاڑون اور پھول کے بیج مفت مین دے جاتے تھے۔ لیکن چند سالون سے اس قسم کی تقسیم بالکل بند کر دی گئی ہے۔ کاش اگر کسی دوسری جگہہ سے ایسے عمدہ بیج ملا کرتے تو چندان مضایقہ نہ تھا، چنانچہ لوگون کو بڑی

بقیہ نمبر ۶۳ - گارڈن پونا ایگری ہارٹی کلچرل گارڈن لکھنو اور لاہور مین دیکھا ہے جہان بیجون کے خراب ہونے کی کبھی شکایت سننے مین نہین آئی۔

نوٹ نمبر ۶۴ - ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی گارڈن کلکتہ مین ایک یہ قاعدہ ہی کہ کوئی شخص اس کا ممبر ہو جائے تو سال مین دو ڈبے بیجون کے اسکو ملتے ہین۔ ایک ڈبہ مین

وقت اچھے بیجون کے حاصل کرنے مین ہونے لگی لیکن گذشتہ چند سال کے بعد کئی کمپنیون سے امریکہ اور ولایت سے تخم منگانے کا انتظام کرلیا ہے۔ اور اب ارزان قیمت پر دستیاب ہونے لگے ہین۔ سہارنپور بوٹانیکل گارڈنس" جہان تک مجھے معلوم ہے اب اس باغ سے بھی مفت بیج تقسیم نہین کئے جاتے، پنجاب کے مغربی و شمالی صوبہ جات مین لوگون کو موسمی پھول اور ترکاریو کے بیجون کی تقسیم سے بہت آرام تھا لیکن آرایشی پست قامت درختون اور جھاڑیون کے بیج اسقدر نفیس نہین ہوتے تھے۔ لیکن اب معقول انتظام ہوجانے کی وجہ سے یہ بھی اچھے ملتے ہین۔

"اٹا کمنڈ" سبز ترکاریون کے بیج سرکاری باغات نیل گری مین فروخت ہوتے ہین اور جو شخص چاہے منگا سکتا ہے، چند سال گذرے "اگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی" نے بڑے پیمانہ پر ترکاریون کے بیج بوکر امتحان کیا تھا۔ لیکن ترکاریان قابل اطمینان نہ ہونے کی وجہ سے یہ خیال کرلیا گیا کہ وہان کے بیج بوسیدہ منگا کر بونا مناسب نہین ہے۔ اٹا کمنڈ مین چند ماہ قیام کے زمانہ مین وہین کے

بقیہ نمبر ۶۲۔ پھول کے بیج ہوتے ہین اور دوسرے مین ترکاریون کے بیج اور اسی طرح سال مین ایک مرتبہ اگر کوئی ممبر چاہے تو اسکو عہ؎ روپیہ کی قیمت کے درخت بلا قیمت ملسکتے ہین بشرطیکہ ریل وغیرہ کا کرایہ وہ ممبر ادا کرے ممبر کے نام سوسائٹی مذکور سے ایک رسالہ بھی آیا کرتا ہے ممبری کی فیس سالانہ اول بار للعہ روپیہ ہے اور آیندہ معہ روپیہ سال ادا کرنی ہوتی ہے

تخم کی پیدا شدہ ترکاریون کے چکھنے کا مجھے بھی اتفاق ہوا تھا، لیکن وہ ترکاریان کلکتہ کے باغات جیسی نہ تھین، اور ذائقہ مین بھی کم درجہ پر تھین، علاوہ اس کے ایک صاحب نے جنہون نے عرصہ دراز سے وہان کی سکونت اختیار کرلی ہے اور جن کو باغبانی سے بدرجہ غایت شوق تھا مجھہ سے بیان کیا کہ ان کے باغات کے بیجون کی ترکاریان اسقدر خراب ہوئین کہ انہون نے عہد کرلیا ہے کہ آیندہ یہان کے بیجون کو کبھی نہ کاشت کراؤنگا اور نہ سالانہ ولایت سے بیج منگایا کرون گا۔

ولایتی بیجون کا پیک کرنا

ڈاکٹر جیمین صاحب فرماتے ہین کہ چونکہ تمام بیج اس ملک مین آکر خراب ہوجاتے ہین اس لئے ولایتی بیجون کا سالانہ آنا بہت ضروری ہے تاکہ عمدہ قسم کے بیج تقسیم کئے جاسکین، آیندہ چل کر اس کتاب سے ظاہر ہوگا کہ مجھے ان کے بیان سے اتفاق نہین ہے کہ تمام بیج یہان آکر خراب ہوجاتے ہین اور چند جو خراب ہونے سے بچ جاتے ہین وہ باوجود احتیاط کے بھی درست حالت مین نہین رہ سکتے لیکن بااین ہمہ بہت سے بیج ایسے ہین کہ جو بخیال طوالت وکفایت شعاری کے ولایت ہی سے منگانا بہتر ہوتا ہے اور چند ایسے بھی ہین کہ جو کم ازکم بنگال مین بیج نہین لاتے یعنی جمتے اور بڑھتے ہین لیکن ان مین بیج نہین پڑتا۔

ہندوستان کے ماہرین فن باغبانی کی توجہ چند سال گذشتہ مین بیجون کی حفاظت سے روانگی کے مسئلہ پر مبذول رہا کی ہے - اس لئے یہ تسلیم کیا جانا چاہیئے کہ پیک کرنے کا بہترین طریقہ توانہون نے تجربہ کے بعد قرار دے لیا ہے اور میرے خیال مین یہ بات یقین کے ساتھ بیان کی جاسکتی ہے کہ جب زیادہ مقدار مین بیج بھیجے جائین تو اُن کو ٹین کے بکسون مین پیک کرکے بطریق گل حکمت خوب بند کردینا چاہیئے" ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی" مین بڑے بڑے چالان بیجون کے ولایت اور امریکہ سے سالانہ آتے ہین، وہ اسی طریقہ سے بند ہوکر منگائے جاتے ہین - اور کچھہ نقصان نہین پہنچتا، اور میرا ذاتی تجربہ بھی ہے کہ جب مین نے دیگر ممالک و امصار سے تخم منگوائے تو ان کو بھی اسی طرح پیک کرکے منگوائے -

کچھ پہلے جب ولایت کے بھیجے ہوئے تخم کسی نہ کسی وجہ سے ناکارہ ثابت ہوئے تو لوگون کو اعتراض ہوا کہ یہ طریقہ پیکنگ ٹھیک نہین ہے ایک صاحب نے گورکھپور سے لکھا تھا کہ تین سال تک مین برابر ولایت سے بیج منگاتا رہا ہون، اور کہہ سکتا ہون کہ اگر اسی طرح ٹین کے ڈبّے جھلوا کر بیج بند کرکے بھیجے گئے تو شاید ہی کوئی بیج درست حالت مین ہندوستان پہنچیگا - اور اس کی کوئی امید نہین معلوم ہوتی کہ وہ لوگ کوئی دوسرا طریقہ پیک کرنیکا اختیار کرین گے، ٹین کے ڈبون کے بیجون سے ایک درخت بھی میرے یہان

تیار نہین ہوا، لیکن اب پورے طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ پیکنگ
کی خرابی کی وجہ سے بیج نہین جمے تھے بلکہ ان کے نہ جمنے کی کوئی دوسری وجہ
تھی مسٹر آر فارچون صاحب تحریر فرماتے ہین کہ چند سال گذرے کہ مین چین
کے بحری سفر مین اپنے ساتھ چند قسم کے پھولون کے بیج لے گیا، کچھہ بیج
چھلے ہوئے ٹین کے ڈبون مین رکھے تھے اور کچھہ ڈھیلے ڈھالے کرچ کے
تھیلے مین رکھہ کر "کیبن" مین لٹکا دے گئے تھے۔ سب بیج خوب اچھی طرح
جمے اور ان کے درخت بڑے ہوئے اور ایک بھی ضائع نہ ہوا۔

میرے خیال مین ایک احتیاط بشرط امکان ضرور کرنا چاہیئے کہ ٹین کے
ڈبہ مین بیجون کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ رکھا جائے۔ مین نے اسکو اسوجہ سے
بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بیج اور بلب کو ایک ہی مین رکھہ
دیا تھا، ایک بلب اس کے اندر سڑ گیا۔ اس لئے دوسرے بیجون پر اس کا
جو کچھہ اثر پڑا ہوگا ظاہر ہے۔

علاوہ اس کے جو بیج مرطوب ملک اور بنگال جیسے ملک کے باغات
مین بونے کے لئے بھیجے جائین ان کو علیحدہ علیحدہ بہ لحاظ زمانہ کاشت ڈبون
مین بند کر کے بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر حسب معمول ایک ہی ڈبہ مین بند کئے
گئے تو جب ڈبہ کھولا جائے گا تو نتیجہ لامحالہ یہ ہوگا کہ بعض کے بونے کا زمانہ
گذر چکا ہوگا اور بعض کے بونے کو عرصہ باقی ہوگا۔ مثلاً مرچوبہ، گانٹھ گوبھی

پھول گوبھی - کرس - کرم کلا کے تخم شروع ستمبر مین یا کچھ پہلے بو دئے جاتے ہین، اب اگر سب بیج ایک ہی ڈبہ مین بند ہوئے اور ڈبہ کھول لیا گیا تو ضرور ہے کہ پیاز، مولی - شلجم، گاجر، مٹر وغیرہ اور دیگر موسمی پھولون کے بیج مہینہ ڈیڑھ مہینہ تک تا زمانہ کاشت مرطوب ہوا سے اگر ضایع نہ ہوئے تو کمزور تو ضرور ہوجائین گے - مین اس احتیاط کو ضروری خیال کرتا ہون اور مشورہ دیتا ہون کہ اس پر عمل کیا جائے کیون کہ مین نے دیکھا ہے کہ مرطوب آب وہوا کا مضر اثر ہونے کے لئے کسی زیادہ زمانہ کی ضرورت نہین ہے - بلکہ تھوڑے ہی عرصہ مین خراب ہوجاتے ہین - اگر مقدار بیجون کی تھوڑی ہو تو ڈاک کے ذریعہ سے بھیجنا بہتر ہے -

کہان کہان[65] سے بیج آتے ہین ؟

امریکہ - ترکاریون کے بیج زیادہ تر امریکہ سے آتے ہین ”ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی“ ترکاریون کے بیج کثیر مقدار مین وہان سے سالانہ منگا کر اپنے

لوٹ نمبر ۶۵ - میسٹرس وشنو سدا شیو کمپنی پونا کے کارخانے کے بیج میرے خیال مین ہندوستان کے تمام کارخانون سے بہتر ہوتے ہین - کیون کہ مین اس کارخانہ سے ۱۸۸۰ء سے برابر بیج منگاتا ہون لیکن آج تک مجھے اس کارخانہ کے بیجون مین کسی قسم کی خرابی نہین معلوم ہوئی - مجھکو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کارخانہ مین ترکاریون کا بیج براہ راست ہالینڈ سے منگایا جاتا ہے -

ممبران کو تقسیم کرتی ہے - اور اس مین کوئی شک نہین کہ ایک خاص صفت
ان مین یہ ہوتی ہے کہ جمتے خوب ہین - اور ان کے رواج پانے کی خاص وجہ
بھی یہی ہے - باستثناء چند خاص ترکاریون کے عموماً سب ترکاریان اسقدر
لذیذ اور خوش ذایقہ نہین ہوتین جسقدر کہ ولایتی بیجون کی ترکاریان ہوتی ہین -
کیپ آف گڈ ہوپ" اگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی" مین سالانہ اس
مقام سے ترکاریون کے بیج زیادہ آیا کرتے تھے، اس جگہہ سے طلب کرنے
مین یہ فائدہ خیال کیا گیا تھا کہ بہ نسبت امریکہ اور یورپ کے بیجون کے وہان
کے بیج زیادہ تازہ ہون گے - کیونکہ فصل ختم ہوتے ہی اگر وہان سے روانہ
کئے جائین تو ہندوستان مین بونے کی فصل تک بہت اچھی طرح پہنچ جاتے
ہین - یعنی پختہ ہونے پر تین چار ماہ کے ہی اندر ہمارے پاس آجاتے ہین - اور
یورپ و امریکہ سے جو بیج آتے ہین - وہ لامحالہ بارہ ماہ سے کم کے پورانے نہین
ہو سکتے - اگرچہ یہ فائدہ ضرور تھا کہ بیج جمتے خوب تھے، لیکن پیداوار کم ہوتی
تھی - ظاہر ہے کہ صرف جمنے کے فائدہ کو کمی پیداوار پر ترجیح نہین دیجا سکتی -
اس لئے "کیپ آف گڈ ہوپ" بیجون کی مانگ رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی میری
نظرون مین وہان کے بیجون کی کچھہ وقعت نہین ہے - جب تک دوسری جگہہ
کے بیج دستیاب نہین ہوتے ہین وہان کے بیج نہین بوتا -

"انگلستان" چند سالون کے تجربہ کی بنا پر مین کہہ سکتا ہون کہ معتبر

انگریزی کارخانون سے ترکاریون اور پھولون کے جو بیج[٦٦] خرید کیے جاتے ہین انپر کیا بہ لحاظ جمنے کے اور کیا بہ لحاظ عمدگی پیداوار کے سبقت لیجانا بہت مشکل ہے۔

"ولایتی پھولون کی ناکامیابی کے اسباب"

بعض اوقات تمام بیج خواہ دنیا کے کسی حصہ سے کیون نہ طلب کیے گئے ہون بالکل نہین جمتے، مندرجہ ذیل وجوہات مین سے ایک یا ایک سے زائد وجوہ سے یہ نقصان ہین ہوجاتا ہے۔

بعض اوقات بیج پورانے ہوتے ہین، اور جسوقت کارخانہ سے بھیجے جاتے ہین اُسی وقت بالکل ناکارہ ہوتے ہین۔ غیر معتبر اور چھوٹے تاجرون کا دستور ہے کہ سال گذشتہ کے پس ماندہ بیجون کو تازہ بیجون مین ملا دیتے ہین لیکن میرا خیال ہے کہ معتبر تاجر ہرگز ایسا نہ کرتے ہونگے۔

بعض بے ایمان تاجر دو مختلف چیزون کے بیجون کو جو ہمشکل ہوتے ہین مثلاً شلجم اور مال کنگنی کے بیجون کو ایک ہی مین ملاکر فروخت کرتے ہین اور اس خیال سے کہ اُن کا عیب ظاہر نہ ہو آخرالذکر کو گرم پانی مین اوبال ڈالتے ہین، تاکہ جمین نہین اور نہ ان کا درخت ہو۔

نوٹ نمبر ٦٦۔ مسٹر ڈبلو ڈبلو جانسٹن صاحب ہمالیہ سیڈ اسٹور منصوری کے کارخانہ مین میرے نزدیک ہندوستان کے تمام کارخانون سے بہتر پھلوار کے بیج ملتے ہین۔ مین ہمیشہ اسی

پیکنگ کی خرابی بھی بلاشبہ بیجون کے ضائع ہوجانے کا ایک سبب
ہوتی ہے اگرچہ بعض بیجون مین عرصہ تک درست رہنے کی قوت ہوتی ہے
لیکن اِس سے یہ لازم نہین آتا کہ بحری راستہ مین جو ضروری احتیاط ہونا چاہیے
وہ ترک کردی جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ تاوقتیکہ بیجون کا انتخاب سالانہ
نہ کیا جائے عمدہ سے عمدہ ترکاریون کے بیج بھی متواتر چار پانچ سال بونے کی
وجہ سے ناقص ہوجاتے ہین۔ چنانچہ جن تاجرون کے یہان اس کا کارخانہ
ہوتا ہے اور وہ تخم حاصل کرنے کی غرض سے کاشت کرتے ہین اُن کے یہان
کے بیج اچھے ہوتے ہین مثلاً "میسرس سٹن اینڈ سنس ریڈنگ کے یہان کے
منتخب بیجون کا مجموعہ قریبًا پچیس سال سے اپنی عمدگی کو برابر قایم رکھے ہوئے ہے۔
ایسے بیج کسی قدر گران ضرور فروخت ہوتے ہین۔ لیکن قیمت کی زیادتی کا
معاوضہ پیداوار کی عمدگی سے پورے طور پر ہوجاتا ہے۔

ہندوستان مین "سٹن" کے بیج زیادہ آتے ہین اور اس ملک مین خاص
طور پر عمدگی کے لئے مشہور ہین۔ ہر پارسل کے ہمراہ ایک پرچہ ہدایتی بہ مضمون
ذیل بھی ہوا کرتا ہے۔

مقررہ قواعد کے موافق قبل پیک کرنے کے ان بیجون کو مکرر جانچ لیا
گیا ہے کہ ان مین اعلیٰ درجہ کی قابلیت روئیدگی ہے یا نہین"

بقیہ نمبر ۶۶ — کارخانہ سے بیج منگایا کرتا ہون اور ہمیشہ ان کو اچھا پاتا ہون۔

ہماری قطعی طور پر رائے ہے کہ امور ذیل کا لحاظ ضروری رکھا جائے۔

(۱) ڈبہ یعنی ٹین ھرگز نہ کھولا جائے۔ جب تک مطلع صاف اور

ہوا مرطوب نہ ہو۔

(۲) جن بیجون کو بونا منظور ہوان کو دیر تک کھلا ہوا نہ رکھا جائے بلکہ

جلد بوئے جائین۔ زیادہ ہوا لگنے سے بھی بیج خراب ہو جاتے ہین۔

(۳) ہمارے کارخانہ کے پیک شدہ مٹر اور سیم کے بیجون کو قبل بونے

کے نم کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ اگر زمین مین کافی نمی نہ ہو تو حسب قاعدہ پانی

دیتے رہنا کافی ہے۔

(۴) جن بیجون کو فوراً بونا منظور نہ ہوان کو بوتلون مین کاگ لگا کر رکھا

جائے۔ بوتل کے اندر نمی یا رطوبت کا اثر ہرگز نہ ہونا چاہیے۔

خلاف موسم ہندوستان مین پہنچنے کی وجہ سے تخم خراب ہو جاتے

ہین بونے کی فصل سے قبل بیجون کو نہ بھیجنا چاہیے۔ ورنہ درست اور سالم

ہی کیون نہ پہنچین۔ لیکن بونے کے قبل ان کے خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے

خاصکر بنگال مین اگر بونے کی فصل کے بہت پہلے آگئے تو وہان کی مرطوب آب و

ہوا کا اثر ان پر ہو جاتا ہے۔ اور جو تخم کہ شروع جاڑہ مین بوئے جاتے ہین اگر ان کا

ڈبہ ایک یا دو ماہ قبل تخم ریزی کھول دیا گیا ہے اور مرطوب ہوا ان مین سرایت

کر گئی ہے تو باوصف ان کے عمدہ اور سالم ہونے کے پھر بھی یقیناً خراب ہو جائینگے

جو بیج کہ واقعی اچھے ہوتے ہین اور بونے کے بعد ان ہین سے ایک نہ ایک وجہ سے خراب بتلائے جاتے ہین۔

قبل آغاز فصل بودئے جاتے ہین اور اُمید کے خلاف زیادہ عرصہ ہین جمتے ہین۔ بہت قسم کے موسمی پہول "نی موفلا Nemophilla اور لارکس پر" Larkspur کے بیج فوراً بونے کے بعد نہین جمتے، بلکہ جب تک پورے طور پر جاڑہ نہین پڑتا اُس وقت تک ان ہین روئیدگی نہین آتی۔ اگر آگے سے بودے گئے ہین تو زمین ہین اسوقت تک ساکت پڑے رہتے ہین۔

"کرسن" کے بیجون کی کاشت اگست ہین کی جاتی ہے۔ (یہی زمانہ عموماً ترکاریون کے بونے کا ہوتا ہے) بونے کے بعد ایک ماہ تک زمین ہین پڑے رہتے ہین۔ اور متفرق طور پر جمتے ہین۔ اگر تہوڑا تہوڑا اِن کا تخم رکھہ لیا جائے اور جاڑہ پڑنے پر بویا جائے تو قریبًا بارہ دن کے عرصہ ہین بکثرت جم آتی ہین

جو بیج کھلی ہوئی زمین ہین بوئے جاتے ہین ان ہین روئیدگی نہ ہونے کی وجہ سے ناقص تصور کئے جاتے ہین، حالانکہ بیج واقعی ہین خراب ہوتے ہین۔ بلکہ تخم ریزی کے بعد ہی چیونٹیان اور دیمک ان کو کھا ڈالتی ہے۔ جن مقامات ہین سرخ چیونٹیان کثرت سے پائی جاتی ہین وہان اگر کاہو کے یا کوئی موسمی پھولون کے بیج بوئے جائیں تو ان کے چھوٹے بیجون کو بونے کے بعد تہوڑے

ہی عرصہ مین یہ موذی کیڑے اُٹھالے جاتے ہین۔ لعبض قسم کے پودون کے
بیج علی الخصوص جن مین اُگنے پر ایک قسم کا رس ہوتا ہے۔ مثلاً چقندر
نولانا Nolana اور آئیس پلانٹ
Ice Plant وغیرہ کو چڑیان کھود کر کھا جاتی ہین۔
جس طریقہ سے امریکہ کے مزارعین بیجون اور خاص کر ترکاریون کے
بیجون کی عمر کا اندازہ کرتے ہین اس کو اِس موقع پر بیان کرنا مناسب سمجھتا
ہون جب تم کو مٹر کے نیئے بیج بونے کی ضرورت ہو تو ایک بیج اپنے منہ مین
رکھ کر دانتون سے دباؤ، اگر وہ بیج زیادہ سخت ہو تو سمجھ لو کہ ایک سال سے
زاید کا ہے، اگر وہ بآسانی دانت کے نیچے دب جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ
نیا ہے، گاجر کے بیج تازہ ہوتے ہین ان کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہے۔ پورانے
بیج سے سبزی جاتی رہتی ہے۔ اور اس کا رنگ پھیکا زردی مائل ہو جاتا ہے،
اور خوشبو زائل ہو جاتی ہے "پارسنپ" کے نیئے بیج سبزی مائل ہوتے
ہین۔ اور ایک سال سے زائد ہونے پر یہ سبزی جاتی رہتی ہے۔ پیاز کے
بیجون کا امتیاز کرنا بمقابلہ دوسرے بیجون کے زیادہ دشوار ہے۔ لیکن اگر
تم ایک بیج لیکر دانتون سے توڑو تو تم کو معلوم ہوگا کہ پورانے بیج کا چھلکا
خشک اور سخت اور مغز مین سفیدی و کرختگی ہوتی ہے۔ برخلاف اِس کے
نیا بیج زیادہ ملایم اور چھلکا السدار ہوتا ہے اور مغز مین تراوٹ زیادہ ہوتی ہے

اور قدرے دہنیت بھی ہوتی ہے۔ نئے بیج کو بجائے دانت سے توڑنے کے
چاقو سے بھی کاٹ سکتے ہیں۔ جو بیج خراب ہوتا ہے اس میں مغز نہیں ہوتا
اگر ہوتا بھی ہے تو زیادہ خشک۔ اس کے امتیاز کا طریقہ یہ ہے کہ سفید
کاغذ پر بیج کو رکھ کر دباؤ، اگر کاغذ پر کسی قسم کی نمی نہ ظاہر ہو تو سمجھو کہ بیج ناکارہ
و خراب اور زیادہ دنوں کا ہے۔ "کرم کلّا" اور "بند گوبھی" کے نئے بیجوں کو اگر
دبایا یا کاٹا جائے تو مغز کا رنگ زردی مائل سبز دکھائی دیتا ہے۔ اور چھلکے
پر بھی خفیف سبزی ہوتی ہے۔ لیکن پرانے بیج میں یہ بات نہیں ہوتی۔ رنگ
پھیکا پڑ جاتا ہے۔ کرم کلّا۔ بند گوبھی وغیرہ کے بیج بمقابلہ دوسرے بیجوں کے
زیادہ عرصہ تک قایم رہتے ہیں۔ اور اگر بحفاظت رکھے جائیں تو چھ برس تک
پرانے بیج بھی جم سکتے ہیں۔ چقندر کے نئے بیج پر زردی مائل سبزی ہوتی ہے
لیکن پرانا ہونے پر بھورا پن آجاتا ہے۔ اور اسکی قوت جاتی رہتی ہے۔
کرس کے نئے بیج کا رنگ خفیف سبز ہوتا ہے۔ اور نیز خوشبو ہوتی ہے۔
لیکن ایک سال سے زائد ہونے کی صورت میں سبزی جاتی رہتی ہے۔ اور
خوشبو بھی کم ہو جاتی ہے۔

تخم ریزی

طریقہ تخم ریزی کا انحصار بہت کم تخم کی نوعیت پر رہتا ہے اور پھولوں کے

تذکرہ مین بیان کیا جائے گا۔

ہر تخم ریزی کے لئے طریقۂ ذیل موزون و مناسب ہے بیج خواہ چھوٹے ہون یا بڑے مثلاً چوڑی سیم - اور لوپن Lupin اور بہت سے جھاڑون اور درختون کے بیج جن کے چھلکے سخت ہوجاتے ہین اگر ان کو سخت زمین مین بو دیا جائے تو ان کے جمنے میں عرصہ لگتا ہی - اس لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایسے سخت چھلکے دار بیجون کو ایک برتن مین گرم پانی رکھ کر ڈال دیا جائے جو بیج ہلکے اور بے مصرف ہون گے وہ اوپر تیرنے لگین گے - ان کو نکال لیا جائے اور بقیہ کو ۱۲ گھنٹہ تک بھگانے کے بعد بو دیا جائے۔[۶۷]

طشتریون یا کسی دوسرے ظرف مین تخم ریزی کرنا ہو تو اس کے لئے بہتر ہے

نوٹ نمبر ۶۷ - میرے نزدیک سخت چھلکے دار بیجون کو اون کے موسم مین بونا بہتر ہے یہ طریقہ جو مصنف نے بیان کیا ہی اس طریقہ سے مین نے بہی بار ہا بیج بوئے لیکن اس مین مجھے خاطر خواہ کامیابی نہین ہوئی حالانکہ مصنف کے طریقہ کی تعلیم مین نے اسکول مین پائی ہے اور یہی طریقہ بیج بونے کا مجکو بتایا گیا ہی اور عام طور سے یہی کتابی تعلیم سمجھی جاتی ہے لیکن عملی طریقہ سے مین نے اسکو خراب پایا بہرحال جو تخم سخت چھلکے والے بارش مین بوئے جاتے ہین اونکے نام یہہ ہین -

مولسری - کھرنی - گل طرہ - رام پہل - شریفہ - جار - کمیلیا - کافی - امرود - بیر - کھجور اور اسی قسم کے اور بیج جو سخت چھلکے دار ہوتے ہین - سخت چھلکے دار بیجون سے یہ مطلب ہے کہ

مٹی تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک حصہ پتوں کی کھاد اور ہم وزن دورہ چونہ ملا کر ایک ہلکی تہ بچھا دینا چاہیئے۔ متواتر آبپاشی ہونے سے مٹی مین ترشی آجاتی ہے اور اس کا رنگ سبز ہوجاتا ہے لیکن چونہ سے مٹی مین یہ خرابی پیدا نہ ہوگی۔

اس ملک کے بڑے بڑے ماہرین فن باغبانی نے یہ قاعدہ قرار دیدیا ہے کہ بیج کو ہمیشہ خشک زمین مین بونا چاہیئے "مسٹر آر۔ اسکاٹ صاحب" مہتمم "کلکتہ بوٹانیکل گارڈنس" گرمی کے موسم مین سایہ کے نیچے ایک مٹی کا ذخیرہ وقتاً فوقتاً بیج بونے کے لئے جمع رکھا کرتے تھے۔ مسٹر جی۔ مینوہن صاحب مہتمم "بوٹانیکل گارڈنس" ماریشس" فرماتے ہین کہ میرا تجربہ ہے کہ تمام قسم کے بیج جو دور کے بحری راستون سے لائے جاتے ہین ان کو بھیگی ہوئی زمین مین نہ بونا چاہیئے بلکہ زمین کا خفیف حصہ نم ہونا کافی ہے۔ اور بونے کے بعد تین روز تک آبپاشی کرنے کی ضرورت نہین ہے بارش کے زمانہ مین تاوقتیکہ بیج اوگ کر زمین کے اوپر نہ آجائین ایک چٹائی سے ان کو ڈھانکے رکھنا چاہیئے اور جب زمین کے اوپر نکل آئین تو حسب معمول پانی دینا چاہیئے۔ اس آسان اور سادہ طریقہ سے پرانے بیج بھی جم آئین گے۔ برخلاف اس کے بونے کے بعد فوراً آبپاشی کردینے سے بیج سڑ جاتے ہین اور شروع ہی سے پانی کی زیادتی

بقیہ نمبر ۶۷۔ مغز۔ کے اوپر چھلکا بہت سخت مثل ہڈی کے ہوتا ہے جیسے بادام۔

کو برداشت نہین کر سکتے - مین نے ایک ہی پیکیٹ کے بیجون کو خشک اور
بھیگی ہوئی مٹی مین بوکر تجربہ کر کے دیکھہ لیا ہے، اور جو شخص چاہتا ہے آزمائش
کر کے دیکھے کہ خشک مٹی مین بوئے ہوئے بیج بمقابلہ تر مٹی کے خوب
اوگتے ہین -

بلا شبہ میرا تجربہ جو کچھہ تخم ریزی کے متعلق ہوا ہے وہ صاحب موصوف
کی راے کے خلاف ہے - ممالک مغربی وشمالی مین دو وجوہ سے ناقابل
عمل ہے - اس لئے کہ وہان کا موسم بہت خشک ہوتا ہے اور دوسرے
بونے کے بعد اگر آبپاشی کر کے بیج زمین مین دبا نہ دئے گئے تو تیز ہوا سے وہ
ٹھہر نہ سکین گے اور احتمال اونکے اڑ جانے کا ہوگا -

میرے تجربہ مین قبل تخم ریزی کے زمین کو سیراب کر لینا بشرطیکہ ضرورت
سے زائد نمی موجود نہ ہو ہمیشہ مفید ثابت ہوا ہے - [۶۸]

نوٹ نمبر ۶۸ - میرے نزدیک مصنف نے تخم ریزی کے متعلق جو اقوال اور اسباب
بیان کئے ہین وہ بھی ٹھیک ہونگے لیکن تخم ریزی کے متعلق میرا تجربہ یقیناً بہت آسان
اور زیادہ مفید ہے جو حسب ذیل ہے - سخت چھلکے دار بیجون کا ذکر مین اوپر کر چکا ہون
موسم بارش مین ایک ایک بیج لیکر دو دو انچہ گہرا زمین مین گاڑ دینا چاہیئے اور اونکے
سوراخون کو مٹی سے بند کر دینا چاہیئے - باریک اور نازک پھلوار کے بیجون کے بونے
کی میرے نزدیک یہ ترکیب بہت زیادہ مناسب ہے کہ کیاری مین یا کونڈیون مین مٹی اور

محض اپنے ذاتی تجربہ پر بہر گز دیگر حضرات کو مین اس پر عمل کرنے کی صلاح نہین دیتا ہون لیکن ماہرین فن اساتذہ جن کی رائین بمقابلہ میری راے کے زیادہ معتبر ہوسکتی ہین۔ ان کو بھی اس راے سے اتفاق ہے مسٹر آر راس صاحب "ہیڈ گارڈنر" صاحب اپنی کتاب ہدایات تخم ریزی مین فرماتے ہین کہ بونے کے بعد باریک ہزارہ سے خفیف پانی دیدو۔ بعد ازان زیادہ پانی دیکر تر نہ کرو بلکہ نم رکھو" اور مسٹر ایم۔ می کن" صاحب سابق ہیڈ گارڈنر" ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی لکھتے ہین کہ فصلی پھولون کے بیج آبپاشی کرکے بونے سے ان مین خوب کامیابی ہوتی ہے۔ اور مسٹر جان اسکاٹ صاحب اپنے مضمون مندرجہ ایگری ہارٹیکل چرل سوسائٹی" جلد اول صفحہ ۱۹۲ مین لکھتے ہین کہ خشک مٹی مین جلا آبپاشی

بقیہ نمبر ۶۸۔ پتون کی کھاد اور قدرے ریت خوب ملاکر اوس مین بچھا دینا چاہیئے بعد ازان کیاری یا کونڈی پر پانی کا ہلکا چھینٹا دیدینا چاہیئے تاکہ کیاری یا کونڈی کی مٹی ادہر ادہر نہ ہونے پائے پانی کے چھینٹے کے بعد بیجون کو بھی کونڈیون یا کیاریون مین چھڑک دینا چاہیئے بیجون کے چھڑکنے کے بعد ایک باریک ٹین کی چھلنی سے کھاد ملی ہوئی مٹی نہایت ہلکی ہلکی بیجون پر چھان دینا چاہیئے تاکہ بیج اوس سے چھپ جائین اور ہوا سے اوڑکر ایک جا جمع نہ ہوسکین۔ باریک اور نازک بیجون کے واسطے مٹی کا چھالا ۱/۴ انچہ سے ذرا کم رہے تو بہتر ہے بڑے موٹے موٹے سخت چھلکیدار بیجون کے واسطے (جیسے اخروٹ بادام) دو انچہ اور ڈیڑہ انچہ مٹی کی تہ دینا مناسب ہے۔

کے بونا گویا اصول اور قاعدہ کے خلاف کرنا ہے" اور آخر مین مسٹر جان ایم ایل رائے صاحب انگلستان جیسے مرطوب ملک کے لئے لکھتے ہین کہ "قبل بونے کے پانی دیکر زمین خوب تر کر لیا کرو" مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر نکاس کا معقول انتظام ہو تو بونے کے قبل پانی دیدینے سے بیجون کے سخت چھلکے اور جوڑ ملایم ہو جاتے ہین اور اس سے پھوٹنے مین ان کے آسانی ہوتی ہے - باستثناء بارش کے، اگر آبپاشی کی وجہ سے پانی زمین مین زیادہ ہو گیا ہے تو بیجون کے سڑنے سے پہلے مٹی مین خشکی آجائے گی -

جن گملون مین بیج بوئے جائین ان کو اُس وقت تک سایہ مین رکھا جائے جبوقت تک کہ ان مین کونپلین پھوٹ کر نکل نہ آئین - اور اس کام کے لئے بہ نسبت کیاریون کے گملے زیادہ موزون و مناسب ہوتے ہین - بعد ازان ان گملون کو فوراً منتقل کر کے ایسی جگہہ لے جائے جہان ان کو خوب ہوا اور روشنی پہنچتی رہے - البتہ یہ ضرور ہے کہ تیز ہوا سخت بارش اور آفتاب کی سیدہی و تیز کرنون سے ان کو بچایا جائے -

"گملون[٦٩] اور گملون کا بھرنا"

گملے دو مطالب کے لئے بھرے جاتے ہین - ایک چند اقسام کے چیدہ اور

نوٹ نمبر ٦٩ - بھوپال مین کسی زمانہ مین گملے بہت بھدی اور بدنما بنتے تھے لیکن اب

منتخب پودون کے لگانے کے لئے۔ دوسرے بیج بونے کے لئے۔
گملے کی صورت کے مٹی کے ظروف کمہار بناتے ہین۔ جیسے ہندوستانی اپنے کھانا پکانے کے کام مین لاتے ہین۔ اس لئے بہت آسانی سے ہرجگہہ فرمایش کرنے سے گملے ارزان قیمت پر ہندوستان مین مل جاتے ہین۔ یہ بلحاظ صفائی اور پائداری ہرجگہہ کے یکسان نہین ہوتے بلکہ مختلف ہوتے ہین۔ بعض ذرا دباؤ پڑنے سے ٹوٹ جاتے ہین۔ یا دھوپ مین پڑے رہنے سے چٹخ جاتے ہین۔ اور بعض ایسے پائدار ہوتے ہین کہ ان کو ٹھوکنے سے ٹن ٹن کی آواز آتی ہے اور عرصہ تک کام دیتے ہین۔

بقیہ نمبر ۶۹ کچھ عرصہ سے یہان بھی عمدہ گملے تیار ہوتے ہین۔ لیکن بوجہ چکنی مضبوط مٹی نہ ہونے کے فی الحقیقت ایسے عمدہ اور خوبصورت اور مضبوط گملے تیار نہین ہوسکتے جیسے ممالک متحدہ آگرہ اودھ پنجاب مین بنتے ہین۔ لیکن یہان گملون مین بمقابلہ مذکورہ بالا مقامات کے یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ یہان کے گملے پورس پاٹ کا کام دیتے ہین پورس پاٹ سے یہ مراد ہے کہ گملون مین ایسے مسام ہوتے ہین جن کے ذریعہ سے ابخرات خارج ہوتے ہین اور بیرونی عمدہ ہوا ان مسامون کے ذریعہ سے اندر سرایت کرتی رہتی ہے اور ان ابخرات کا داخل و خارج ہونا پودون کے حق مین بہت زیادہ مفید و منفعت رسان ہے مصنف نے کونڈیون کو بیج بونے کے لئے تجویز کیا ہے اور ہدایت کی ہے کہ ان کونڈیون مین ایک ایک سوراخ کردینا چاہئے لیکن میرے نزدیک کم سے کم چار سوراخ ضرور ہونے چاہئین اور ان سوراخون پر مٹی کے

میرا خیال ہے کہ مٹی مین شوریت زیادہ ہوتی ہے تو اس کے گملے پائدار نہین ہوتے - مناسب یہ ہے کہ چھوٹے بڑے ہر قسم کے گملے ہر وقت گودام مین رکھے جائین، ان کو بے ترتیبی کے ساتھ نہ رکھا جائے - بلکہ ان کو کسی سایہ دار جگہہ مین برابر قطار مین رکھدیا جائے - اور ضرورت کے وقت کام مین لایا جائے پورانے گملے خالی ہو جائین تو اون کو فوراً دھو کر ذخیرہ مین رکھدینا چاہیئے - اچھے باغبان میلے کچیلے گملون کو پسند نہین کرتے -

بقیہ نمبر ۶۹ - چھوٹے چھوٹے ٹھیکرے ضرور رکھدینا چاہیئے بعد اوسکے کھاد مٹی جو کچھ بھرنا مقصود ہو اُس مین بھرے لیکن یہان کونڈیون مین بیج بونے کا رواج نہ تھا البتہ اکثر تبہ مین سے چوبیس کونڈے بنوا کر ان مین موسمی پھلوار کے بیج بوئے جو مفید ثابت ہوئے لکڑی کے صندوقون مین بھی سوراخ کرنے اور اُن سوراخون پر ٹھیکرے رکھنے کے بعد مٹی یا کھاد بھر کر بیج بوئے جاتے ہین چیڑ کی لکڑی کے صندوق بھی پورس پاٹ کا کام دیتے ہین - ان مین سے ابخرات نکلنا اور ہوا کا داخل ہونا پودون کے لئے مفید ہے اور ایسے ہی چوبی ٹب بھی کارآمد ہوتے ہین باغبانون کو اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ کونڈیون ناندون - چیڑ کے صندوقون چوبی ٹبون پر کسی قسم کا روغن یا پالش نہین کرنا چاہیئے ورنہ ابخرات خارج نہ ہونگے اور نہ ہوا داخل ہو سکے گی - البتہ خوبصورتی اور میلاپن دور کرنے کے لئے پُرانی کونڈیون کو دھو کر اور صاف کر کے ہلکا گیرو کا رنگ لگادین تو کوئی ہرج نہین بلکہ فیشن مین داخل ہے اور دیگر تمام رنگ فیشن کے خلاف ہین - البتہ ٹب چوبی جن مین پام کا درخت لگاتے ہین -

بیج بونے کے لئے چوڑے منہ کے گملے بہت مناسب و موزون ہوتے ہین۔ بازارون مین چوڑے منہ کے کونڈے ارزان قیمت پر فروخت ہوتے ہین۔ وہ اس کام کے لئے زیادہ کارآمد ہوتے ہین۔ پانی کے نکاس کے لئے ان کے پیندی مین قبل استعمال ایک سوراخ کردینا چاہیئے۔ پانی بہر کر آبی پودے لگانے کے لئے ایسے کونڈے زیادہ کارآمد ہوتے ہین۔

گملے بھرنے کا موسم

اس بارہ مین "سرجے پیکس ٹن" صاحب کی مفید ہدایات درج ذیل کیجاتی ہین۔

"گملون کے بھرنے کا کوئی ایک موسم یا زمانہ قرار نہین دیا جاسکتا"

بقیہ نمبر ۶۹۔ اوس کو سبز رنگ سے رنگتے ہین جس مین رال یا کوئی دوسری چیپ دار شے نہین ہوتی ہے جو مسامات کو بند کردے۔

نوٹ نمبر ۔ درخت مختلف اقسام کے ہوتے ہین اور مصنف کے بیان کے مطابق انکا مختلف موسمون مین لگایا جانا لبطور اصول مقررہ کے ہے یعنی جو پہلوار موسم گرما مین بہار دینے والی ہوتی ہے وہ موسم گرما سے کچھہ بیشتر تیار کی جاتی ہے۔ اور گملون مین لگادی جاتی ہے اسی طرح موسم سرما کی تمام پہلوار کی پود تیار ہونے کے بعد موسم سرما سے کچھہ قبل گملوں مین لگادی جاتی ہے جو اپنے وقت پر بہار دیتی ہے۔ اسیطرح موسم بارش کی پہلوار ابتدائ موسم پر

"ہر درخت اور پودے کے لحاظ سے موسم کا انتخاب کیا جاتا ہے گملے مین اُسوقت تک پودون کو نہ لگایا جائے جب تک کہ ان مین روئیدگی نہ آجائے - گملون کے بھرنے مین اکثر بجائے موسم کے خیال کے تاریخون اور دنون اور پودون کی حالت کا خیال کیا جاتا ہے"

یہ کلیہ ہونا چاہیئے کہ گملون مین اُس وقت تک درخت یا پودے نہ لگائے جائین تاوقتیکہ وہ کسی قدر بڑے نہ ہوجائین اور اُن مین پتیان نہ نکل آئین -

---

بقیہ نمبر ۷ - تیار کر کے گملون مین لگادی جاتی ہے -

موسمی پھول کے لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ اول مختلف اقسام کے بیجون کو مثلاً آسٹر اسٹاک - فلاکس کینڈٹی ٹفٹ وغیرہ ان کو بصورت ذخیرہ بونا چاہیئے جب ان کے پودے دو دو تین تین انچہ کے ہو جائین یعنی ہر پودا دو دو چار چار پتون کا ہوجائے اُسوقت اُن کو ذخیرے سے نکال کر کونڈیون مین بہ لحاظ وسعت دو دو چار چار لگانا چاہیئے - اسی طرح پر ہر موسم کی پود کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے -

۲ - وہ درخت جو کونڈیون مین لگے ہوئے ہوتے ہین اور جو سرد ممالک اور جزائر اور سرد پہاڑون کے ہوتے ہین اُن کی کونڈیون کو موسم بارش کے دو تین پانی ہوجانے کے بعد تبدیل کرتے ہین تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ کونڈیون کی موجودہ مٹی جس سے درخت فائدہ اُٹھا چکتے ہین

بہت چھوٹے درختوں کو اگر گملوں میں بھر دیا جائے تو ان کو نقصان پہنچ جاتا ہے کہ اس کے جذب کرنے کی قوت ان میں کافی طور پر نہیں ہوتی۔ اس طرح سالانہ ہزارہا نازک درخت ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگر پتے اور شاخوں کے نکل آنے پر گملے بھرے جائیں تو ان میں پانی جذب کرنے اور ابخرات کے خارج کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر ہوشیاری کے ساتھ گملے بھرے گئے ہیں تو ان کے بڑھنے اور شاداب ہونے میں کوئی امر مانع نہ ہوگا۔

بقیہ نمبر ۱ ایسے اثر ہو جاتی ہے ایسی حالت میں جدید کھاد اور مٹی کو نڈیوں میں بھر کر درخت لگانا چاہیئے تاکہ آیندہ نئی غذا حاصل کر کے تر و تازہ رہیں اور اسی موسم میں وہ درخت بھی جنکی جڑیں کونڈیوں میں بھر جاتی ہیں لہذا جڑوں کو بمقدار مناسب کاٹکر جدا کر دینا چاہیے۔ اور درختان مذکورہ میں سے کئی درخت بشرط گنجایش بنا سکتے ہیں۔ اسکے یہ معنی ہوئے کہ درخت مذکور میں سے جڑوے نکال کر جدید درخت تیار کر لئے جا سکتے ہیں چونکہ موسم بارش میں یہ عمل کیا جاتا ہے اسلئے قدرتی طور پر سردی ہوتی ہے جو سرد ملک کے درختوں کی قطع برید کے لئے مناسب ہوتی ہے۔ کسی ایک کونڈی میں کثرت سے چھوٹے چھوٹے پودے گنجان صورت میں نہ لگانا چاہیئے اسلئے کہ ان پودوں میں اول تو جڑیں کم ہوتی ہیں اور ان کا پوست بہت نازک اور خام ہوتا ہے زیادہ تری یا پانی یا سیل ہونے کی وجہ سے پودے فوراً گل جاتے ہیں۔ اس لئے اول تو ان میں پانی کم دینا چاہیئے دوم گنجان نہ لگانا چاہیئے۔ کونڈیوں کی وسعت کے لحاظ سے ایک یا دو تین پودے لگانا چاہیئے اس صورت میں

پودے یا درخت کی موجودہ صورت اور خواص سے اندازہ کر کے بڑا چھوٹا گملا انتخاب کرنا چاہیئے۔

جن پودون کی جڑین نہ زیادہ ریشہ دار ہوتی ہین ان کو اکثر تھوڑا تراشتے رہنا چاہیئے۔

ایک گملے سے نکال کر دوسرے گملہ مین درخت صرف اسی صورت مین لگایا جائے جبکہ پھیل کر زیادہ بڑا ہو گیا ہو "آرکڈ" کے گملے کو اس وقت تک نہ بدلنا چاہیئے جب تک کہ اس مین بڑھنے کے آثار نمایان نہ ہو جائین

بقیہ نمبر ۲ – ایک دوسرے سے جدا رہے گا اور توانا ہو کر پھیلے گا۔ گنجان درخت ایک دوسرے سے ملجانے کی وجہ سے پتلے اور کمزور ہو جاتے ہین۔ جنکو نمی گلا دیتی ہے اور پھول بھی اچھا نہین دیتے۔

اگر کوئی درخت کسی کونڈی مین لگا ہوا ہو تو اس بات کو دیکھنا چاہیئے کہ کونڈی کی حیثیت اُس درخت کے مطابق ہے یا نہین اگر درخت بڑا ہو اور کونڈی چھوٹی ہو تو مطابق جسامت درخت کونڈی بدل دینی چاہیئے جیسا کہ بڑے درخت کیواسطے چھوٹی کونڈی نامناسب ہوتی ہے ویسے ہی چھوٹے درخت کے واسطے بڑی کونڈی بھی نامناسب ہوتی ہے۔

آرکڈ کی نشوونما بہت زیادہ نہین ہوتی ہے اس لئے اس کی کونڈی یا اس کا چوبی لٹکن جس مین وہ لگا ہو ا ہو ہر سال بدلنے کی ضرورت نہین ہوتی جب یہ اپنی

گانٹھ دار پودون کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے جسوقت ان مین جڑین
پیدا ہوتی ہین اس کے قبل گملون کو تبدیل کرنا ضروری ہے۔ خشک مٹی کو
نکال کر دوسری تازی مٹی ان مین ڈال دینا چاہیے۔
مذکورہ بالا ہدایت کے درست ہونے مین کوئی شبہ نہین ہے، لیکن ہندوستان
مین خاص خاص موسم زیادہ قسم کے گملون کو بہرنے کے لئے مناسب و موزون

بقیہ نمبر ۔ جڑون سے کونڈی یا ٹٹکن کو بہر دیتا ہے اوسکی شاخین تعداد مین زیادہ
ہو جاتی ہین کہ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تبدیلی کی ضرورت ہے اس کو ابتدا برسات
مین دوسرے درختان کے ساتھ مع اوس کے مصالح کے تبدیل کرتے ہین اوسوقت اس بات
کا بھی امتیاز کر لینا چاہیے کہ اسکو چھوٹی یا بڑی کونڈی یا ٹٹکن کی ضرورت ہے یا نہین۔ تمام
قسم کے گانٹھ دار پودے جو اپنی کونڈیون مین پھول دینے کے بعد خشک ہو جاتے ہین اور
ان کو اسٹور ہاؤس مین مع کونڈی کے اوندھا کر رکھ دیتے ہین وہ کونڈیان اوس کے آیندہ
مناسب موسم پر نکالی جاتی ہین اور موجودہ خشک مٹی پھینک کر نئی کھاد مٹی کونڈی مین
بھر کر ڈھائی یا تین انچ گہرا گانٹھون کو لگاتے ہین۔ گانٹھون کے لگانے کے وقت اون کو دیکھ لینا
چاہیے اور یہ بات دیکھنا چاہیے کہ ان گانٹھون مین انکھوے پھوٹ رہے ہون تو لگانا چاہیے
ورنہ پھر چند روز کے لئے گانٹھون کو بحفاظت ریت یا مٹی مین رکھنا چاہیے جسوقت اسمین
انکھوے پھوٹنا شروع ہون تو اون کو لگانا چاہیے انکھوے کا پھوٹنا اس امر کی دلیل ہے کہ
موسم گانٹھون کے لگائے جانے کا آگیا جسقدر کونڈیون سے پرانی مٹی وقت تبدیل برآمد

ہوتے ہین - عام قاعدہ یہ ہونا چاہیئے کہ جو پودے سرد ملک کے رہنے والے ہوتے ہین اور اِس ملک مین جاڑہ کے موسم مین خوب بڑھتے ہین ان کو نومبر کے مہینہ کے قریب قریب، گملون مین لگا دینا چاہیئے - اور جو پودے کہ اِسی ملک یا ایسے ہی گرم ملک کے ہون ان کو فروری یا شروع موسم گرما یا آخر جون آغاز مین گملون مین لگا دینا چاہیئے -

بشرطیکہ گملہ زیادہ بڑا نہ ہو اس کے بدلنے کی ضرورت کا اندازہ کرنے کے لئے مٹی کے گولہ کو باہر نکال کر جڑون کی حالت کو دیکھنا چاہیئے - اسکی آسان ترکیب یہ ہے کہ داھنے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی کے درمیان تنہ درخت کا رکھہ کر گملہ کو اولٹ دیا جائے، اور کسی دیوار یا میز کے کنارہ پر آہستہ آہستہ گملہ کو ٹھوکتا رہے یہان تک کہ پینڈ مع درخت بائین ہاتھ پر نکل آئے -

سر جے پیکسٹن صاحب فرماتے ہین کہ تجربہ کار ماہرین فن کا قاعدہ ہے کہ جب تک جڑون کے ریشہ سے گملہ بھر نہ جائے، اس وقت تک درخت کو کسی دوسرے بڑے گملہ مین منتقل نہ کرنا چاہیئے اور پھر سال مین ایک یا دو مرتبہ سے زائد جلد جلد منتقل کرنا مناسب نہین ہے - پھول کے درختون کی پرورش ونگہداشت کا اصل اصول یہی ہونا چاہیئے -

---

بقیہ نمبر ۷ - ہو اسکو پھینکنا نہین چاہیئے بلکہ اوس مین نئی کھاد اور مٹی ملا کر پھر کام مین لاتے ہین وہ بے اثر ہونے کی وجہ سے پھینکی نہین جاتی ہے بلکہ ضروری اجزا جو اوس مین سے کم ہوگئے ہین ملا دینے پر کار آمد ہو جاتی ہے -

گملون کے بھرنے کا طریقہ

اگر باقاعدہ ایک گملے سے دوسرے گملہ مین درخت منتقل کیا گیا ہے تو اس طریقہ سے اس کو کچھہ نقصان نہ پہنچیگا - لیکن اگر کسی درخت کو زمین سے کھود کر گملے مین منتقل کرنا ہے اور چونکہ کھودنے مین اس کی جڑون کو کچھہ نہ کچھہ صدمہ ضرور پہنچتا ہے اس لئے نصب کرنے کے بعد کچھہ دنون تک اس کی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے - اسکی بہترین تدبیر یہ ہے کہ گملے مین منتقل کرنے کے بعد فوراً کسی تاریک یا بند مکان مین دن کے وقت رکھدینا چاہیئے اور پھر شام کے وقت باہر میدان مین نکال لیا جایا کرے اس طریقہ سے وہ دو تین دن مین درست ہوجاتے ہین -

نوٹ نمبر ا/ - جو درختان کہ ایک گملے سے دوسرے گملے مین تبدیل کئے جاتے ہین اونکو حقیقتاً نقصان نہین پہنچتا لیکن کسیقدر رکز دری ضرور لاحق ہوتی ہے اونکو سایہ مین رکھنا چاہیئے تاکہ تقویت پہونچے اور آبپاشی درختان کے لئے موجب فرحت کا ہوتی ہے جو درختان زمین مین سے کھود کر کونڈیون مین نصب کئے جاتے ہین اون کے کھودنے مین احتیاط کی ضرورت ہے کہ جڑاین نہ کٹنے پاوین اور جن کی کچھہ کچھہ جڑین کٹ گئی ہون وہ اور جنکی نہ کٹی ہون وہ ان دونون قسم کے درختان کو کونڈیون مین لگانے کے بعد سایہ مین اسوقت تک ضرور رکھنا چاہیئے - جبتک کہ وہ شاداب نہ ہوجائین موسم گرما یا بارش مین اگر یہ عمل کیا گیا ہو تو اون کی

جو پودے اور درخت ہندوستانی مالیون[۷۲] سے خرید کیے جاتے ہین
جن کی جڑون کو وہ لپیٹ کر چکنی اور سخت مٹی کی پنیڈ مثل گیند کے عموماً
بنا دیتے ہین - اگر ایسی حالت مین درخت گملون مین بھر دیے جاینگے تو غالباً
کئی ماہ کے بعد جڑ اس قابل ہوگی کہ وہ چکنی مٹی کی پنیڈ کو توڑ کر بخوبی
بڑہ سکے - مین صرف ایک تدبیر ان جڑون کو نقصان پہنچنے سے بچانے کی

بقیہ نمبر ۷۱ - آبپاشی معمولی سرد پانی سے کرنا چاہیے اور اگر موسم سرما مین درختان زمین سے
کھود کر کونڈیون مین لگائے گئے ہین کہ اون کو سایہ دار مقام مین رکھنے کے علاوہ اون کی
آبپاشی کنکنے پانی سے کرانی چاہیے دو چار روز ایسا کرنے کے بعد معمولی پانی کے استعمال کو
شروع کرنا چاہیے -

نوٹ نمبر ۷۲ - آگرہ - دہلی - بنارس - لکھنو - ان شہرون مین غیر تعلیم یافتہ مالی درختان
کا ذخیرہ بنا کر تیار کرتے ہین اور ان درختون کی جڑون پر چکنی چیچوڑ مٹی کو چڑھا کر ایک بیضادی
شکل کا مختصر گولہ بنا لیتے ہین اوس گولہ کے اندر درختون کی جڑین چپکی ہوئی رہتی ہین اِس
طرح کے سیکڑون درخت بنا کر گھانس سے باندھ دیتے ہین اور بانس کی بڑی بڑی ٹوکرون
مین رکھہ کر بغرض تجارت شہر بشہر لے جاتے ہین ان بانس کی ٹوکریون پر جن مین درخت بھرے
ہوتے ہین اسقدر پانی چھڑکتے ہین کہ ٹوکریون کے نیچے سے پانی اچھی طرح بہ نکلتا ہے ان
درختون کی پینڈین جو چکنی اور چیچوڑ مٹی سے بنائی جاتی ہین وہ اتنی سخت ہوجاتی ہین کہ جڑین
اون سے باہر نہین آتی ہین اور درخت عادی ہوجاتا ہے اور وہ اپنی غذا حاصل کرلے پر

اس سخت مٹی کے دور کرنے کی جانتا ہون کہ خریدنے کے بعد پنڈ کو کسی ناند مین پانی بھر کر رکھدیا جائے تقریباً ایک گھنٹہ مین مٹی پھول کر جڑون کو چھوڑ دے گی - اس کے بعد درخت کو پکڑ کر ہلانے سے بہ خوبی علیحدہ ہو جائے گی - اب فوراً بلا توقف درخت کو گملہ مین نصب کر دینا چاہیئے اور

بقیہ نمبر ۱۷ - گون کے اندر ہی اندر جو کچھہ غذا اوسکو ملتی ہے حاصل کرتا ہے اور اسی طریق پر یہ درخت مدتون تک رہتے ہین ان کی نشو و نما محدود ہو جاتی ہے اور بحالت موجودہ سر سبز رہتے ہین میری رائے مین اس قسم کے درخت کبھی نہ خریدے اگر کوئی شخص خریدے تو سب سے پہلے پینڈ کی اطراف کی گھانس کھولکر پھینکدے بعدہٗ پینڈون پر اس قدر پانی چھڑکے کہ یہ مٹی کے گولے جنکو پینڈ کہتے ہین پانی بیکر تر ہو جاوین اوسوقت ایک باریک نوکدار لکڑی سے جابجا اون پینڈون مین سوراخ کر دے تاکہ چیچوڑ مٹی ڈھیلی پڑ جائے اور کچھہ کچھہ نکل جائے اسوقت ان پودون کا جہان لگانا مقصود ہو لگا دے مگر ان درختون کی پینڈون کو علحدہ نہ کرے ورنہ فیصدی ۵ ضائع ہو جاینگے اس قسم کے تیار کردہ درخت مہینون ترقی حاصل نہین کرتے اس لئے کہ وہ ابتدا ہی مین نشو و نما حاصل کرنے کی طرف سے محروم کر دئے جاتے ہین صرف وہ اپنی موجودہ حالت کو قایم رکھنے کے عادی بنادئے جاتے ہین جب اس قسم کے درخت اور کونڈیون مین اور چمنون مین لگائے جاتے ہین تو ایک عرصہ دراز تک ترقی نہین کرتے اپنی موجودہ حالت پر قایم رہتے ہین بعد ایک عرصہ کے اس قسم کے درخت موجودہ کونڈی یا زمین سے مانوس ہوتے ہین اُسوقت انکی نشو و نما کا آغاز

ہوشیاری کے ساتھ جڑون کے چارون طرف مٹی کو دبا کر پانی سے خوب تر کر دینا چاہیئے اور گملہ کو فوراً کسی تاریک مکان مین رکھدینا چاہیئے - اور جب تک بلا کمھلائے روشنی کو نہ برداشت کر سکے دن مین کمرہ کے اندر اور شب مین باہر رکھنا چاہیئے -

درخت لگانے کے لئے گملہ تیار کرنے مین اول یہ کام کرنا چاہیئے کہ ٹھیکرے کوئلے، یا پرانے چونے یا کنکریٹ (آخر الذکر قابل ترجیح ہے) سے

بقیہ نمبر ۲ سے - ہوتا ہے اس قسم کے درخت خرید کر کے بہت رنج و کوفت برداشت کرنی ہوتی ہے مین نے نہین دیکھا کہ اس قسم کے درخت خرید کر کے کسی شخص نے پھول یا پھل سے پورا پورا نفع حاصل کیا ہو ہمیشہ مینے اپنے آپ کو نیز دوسرے لوگون کو اس قسم کے درختون کا شاکی پایا علاوہ اس خرابی کے اس قسم کے درختان کے خریدنے مین اچھے اقسام کے درخت نہ ہونے کا دھوکا رہتا ہے فروشندہ کے بیان کے خلاف پھول اور پھل آتے ہین - ان ہی وجوہ سے اس قسم کے درختان کی تجارت غیر معتبر ثابت ہوئی ہے -

نوٹ نمبر ۳ سے - جب کسی درخت کے لگانے کے واسطے گملہ تیار کرنے کی ضرورت ہو تو پہلے گملہ کی تلی کے وسط مین ایک ایک انچھہ گول سوراخ کرنا چاہیئے اس کے بعد اندر کی جانب چند مٹی کے ٹھیکرے آڑے ترچھے سوراخ کے منہ پر رکھنے چاہیئن جو سوراخ کے منہ پر مثلث صورت مین رہین پھر کچھہ کوئلہ - اینٹ کے ٹکڑے ایک ایک انچھہ کے ٹھیکرون کے اوپر گملے کے اندر برابر جما دینا چاہیئے اور پھر مٹی اور کھاد کا مرکب کونڈی مین

تقریباً ڈیڑہ انچ پانی کے نکاس کے لئے گملہ کو بہر دینا چاہیئے۔ اور احتیاط یہ
کرنا چاہیے کہ سوراخ کے اوپر جو ٹھیکرا رکہا جائے وہ خمدار ہو۔ کو یلیو کا ہموار ٹکڑہ
نہ ہو جیسا کہ عموماً مالی رکھہ کر سوراخ کو بند کر دیتے ہین۔ جس سے پانی کا نکاس
رک جاتا ہے۔ ٹھیکرون یا کویلون کی تہ کے اوپر خشک چوبی یا نارجیل کی جٹا

تقیہ نمبر ۳ ۔ بہر کر درخت لگانا چاہیئے اس کارروائی سے یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ کونڈی کا سوراخ
بند نہین ہوتا اگر سوراخ بند ہو جایگا تو کونڈی مین پانی بہر جائے گا ۔ اور درختون کی جڑین گلنا
شروع ہو جائین گی اور درخت مر جائے گا اس لئے اِس امر کا انتظام رکھنا چاہیے کہ جن کونڈیون
مین درخت لگے ہوئے ہون اون کا سوراخ بند نہ ہونے پاوے اگر بند ہو جائے تو بانس وغیرہ
کی نوک دار لکڑی سے اوسکو کھول دے تو اوس کا رُکا ہوا پانی نکل جائیگا۔ کونڈی مین سے
درخت نکال لینے کی یہ آسان ترکیب ہے کہ اول درخت لگی ہوئی کونڈیون کو اوندھا کر کے
جھٹکا دے اور دوسرا شخص اُس درخت کو اپنے ہاتھون پر جھیلے بآسانی درخت معہ پینڈ
کے نکل آتا ہے پینڈ مذکور سے اطراف کی مٹی کو کم کر کے درخت کو معہ کم کردہ پینڈ کے کونڈی
کے وسط مین رکھین اور نئی مٹی بہر دین اور ہاتھون سے دبا دینا چاہیئے تاکہ پولا نہ رہے اور
پانی دیکر ٹھنڈے سایہ دار مقام پر رکھنا چاہیئے جب کبھی کوئی درخت بیمار اور پژمردہ ہو جائے
تو غور کر کے سبب کو دریافت کرنا چاہیئے اگر آبپاشی نہ ہونے کی وجہ سے درخت کمہلا گیا ہے
تو پانی دینے سے شاداب ہو جائیگا اگر کونڈی کے اندر درخت کی جڑین گل گئی ہین اور اس
وجہ سے بیمار اور پژمردہ ہو گیا ہے۔ تو درخت کو کونڈی سے بطریق مذکورہ بالا نکال لینا چاہیئے

یا کوئی دوسری ایسی چیز رکھدینا چاہیئے تاکہ پانی کے ساتھہ مٹی بہ کر سوراخ پر جم نہ جائے اور پانی کے نکاس مین حارج ہو جو لوگ کہ گملے مین درخت نصب کرنے سے ناواقف ہین ان کی آگاہی کے لئے ذیل کا طریقہ بتلاتا ہون۔
گملے مین نکاس کے لئے ٹھیکرے رکھہ کر اور کھاد ملی ہوئی مٹی اپنے پاس رکھنے کے بعد درخت والے گملے کو لیا جائے۔ اور داھنے ہاتھ کی ہتیلی پر اس کو اسطرح اولٹ لو کہ درخت کا تنہ تمھاری دوسری اور بیچ کی اُنگلی کے درمیان رہے

بقیہ نمبر ۳ – اور پہر دوسری کونڈی یا اوسی کونڈی کو دہو اور صاف کر کے درخت کو نئی کھاد اور مٹی دیکر لگائے بجائے سرد پانی کے کنکنا پانی دینا چاہیئے۔ زیادہ گرم پانی نہ ہو ورنہ نقصان ہوگا پانی اتنا گرم ہونا چاہیئے کہ اوس کے امتیاز کرنے کے لئے اپنی اُنگلی اُس پانی مین ڈالے اگر نا گوار نہ ہو تو درخت مین دینا چاہیئے۔ درخت مین کنکنا پانی اس واسطے دیتے ہین کہ درخت کو زیادہ سردی اثر نہ کرے اور پانی کی گرمی درختون کی جڑین نکالنے مین امداد دیتی ہے ہمیشہ موسم سرما مین گرین ہاوس کے درختان مین کنکنا پانی دینا چاہیئے تاکہ سردی نقصان نکرے اور درختون کی جڑون مین گرمی پہونچے جو موجب بقائے درخت ہے۔ اور اس کنکنے پانی سے درختون کو غسل بہی دینا چاہیئے اس پانی سے باریک باریک جرمس شاخون اور پتیون کے ضائع ہوتے ہین اور درختون کو فائدہ پہونچتا ہے مٹی مین جو ترشی پیدا ہو جاتی ہے وہ اون کو بیمار کرتی ہے وہ گرم پانی سے دہل جاتی ہے اور درخت نقصان سے محفوظ رہتے ہین۔ درختون کا نقصان اور دیگر امراض کے لاحق ہونے کا دفعیہ زیادہ تر نگرانی پر منحصر ہے۔

بعد ازان گملے کے کنارے کو کسی سخت چیز پر آہستہ آہستہ ٹھونکو یہان تک کہ تمہارے داہنے ہاتھ کی ہتیلی مین گملے کے اندر کی مٹی معہ درخت کے ڈہیلی ہو کر نکل آئے گی۔ بائین ہاتھ سے گملے کو اٹھا کر علیحدہ رکھدو پینڈا اگر سخت ہو تو گرمی کے موسم مین ٹھنڈے پانی اور جاڑے کے موسم مین گرم پانی مین رکھدو اسکے بعد جدید گملے مین جڑون کے لئے بقدر مناسب نئی مٹی کنارہ سے ایک انچہ نیچے تک بہردو۔ بائین ہاتھ سے درخت کو پکڑ کر گملہ کے وسط مین رکھو، اور آہستہ آہستہ گملہ کے اندر جڑون کو پھیلا کر مٹی بھرنا شروع کرو، اور درخت کو کبھی کبھی خفیف حرکت دیتے رہو تاکہ جڑون کے چارون طرف مٹی بیٹھ جائے۔ اس کے بعد مٹی کو ہر چہار طرف سے دبا دو لیکن ہوشیاری سے کہ جڑون کو صدمہ نہ پہونچے۔ اس تمام کارروائی کے بعد گملہ کی پینڈ کو کسی سخت چیز یا میز پر ایک یا دو بار ٹھونکدو تاکہ مٹی خوب بیٹھ جائے اور پھر کسی باریک سوراخ والے ہزارہ سے آبپاشی کردو۔ بعد ازان کسی سایہ دار مقام پر جہان آفتاب کی کرنین نہ پہونچ سکین نئے گملہ کو رکھدیا جائے۔ اور بالیدگی ونمو کی علامات ظاہر ہونے پر بتدریج دہوپ مین نکالا جائے۔ مین یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ اس طریقہ سے گملے بھرنے مین ایک درخت بھی ضائع نہین ہوتا ہے۔ جن درختون کی پینڈین سخت نہین ہوتی ہین ان کو بھی اسی طریقہ سے گملون مین رکھنا چاہیئے۔ جدید گملون مین رکھنے سے قبل زائد مٹی اور سابقہ ٹھیکرون کو دور کردینا چاہیئے۔ مین نے ہمیشہ یہ طریقہ

اختیار کر رکھا تھا کہ ہندوستانی مالیون سے خرید شدہ درختون اور پودون کی جڑون مین مٹی کی جو پینڈ بندہی ہوتی تھی۔ اسکو ہرگز بندہی نہ رہنے دیتا تھا۔ بلکہ پانی مین بھگو اکر اس کو نکلوا دیتا تھا۔ جب کوئی درخت بیمار اور مرجہایا ہوا ہو تو فوراً دوسرے گملہ مین تازہ مٹی بھروا کر اس کو نصب کر دینا چاہیئے۔ میری راے ہے کہ بطور ایک عام قاعدہ کے اسپر تصور کرنا اور عمل کرنا چاہیئے۔ البتہ چند خاص حالتون کا لحاظ ضرور کرنا چاہیئے۔ مثلاً آیا درخت زیادہ سایہ مین تو نہین ہے۔ یا زمین زیادہ بھیگی تو نہین ہے؟ زیادہ خشک تو نہین ہے؟ لیکن اس مین شک نہین کہ دوسرے گملہ مین بدل دینے سے درخت کی نمو مین ایک قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ عموماً گملون کے لئے جو مرکب مٹی کام مین لائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ معمولی باغیچہ کی سیاہ مٹی مین دسوان حصہ باغ کے کچرے کی بوسیدہ کھاد۔ اور اسی قدر بوسیدہ گوبر کی کھاد اور کسی قدر بالو۔ مخلوط کر کے تیار کی جاتی ہے۔ باغ کے کچرے کو جھلس کر اور اسکو چورا کر کے اگر کسی قدر مرکب مٹی مین ملا دیا جائے تو مٹی ہمیشہ ڈھیلی رہتی ہے۔ اور اس سے بہتر یہ ہے کہ اس مین پورانا چونا یا کنکریٹ مٹر اور بادام کے برابر کوٹ کر ملا دیا جائے۔

بیمار درختون پر بطور دوا کے گرم پانی کا استعمال کچھہ دنون سے زیادہ ہونے لگا ہے۔ اس کے متعلق لندن کے اخبار فلورسٹ Florist

مین ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا ایک پیراگراف ذیل مین درج کیا جاتا ہے

مسٹر ولرماز Mr Willermoz نے چند دن ہوئے کہ بیان

کیا تھا کہ گملون کے درختون کو گرم پانی دینے سے ان کی صحت درست ہو جاتی

ہے ان کی رائے ہے کہ مٹی مین تیز آبی مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو جڑون کے

ذریعے سے جذب ہو کر درختون کے حق مین زہر کا کام دیتا ہے۔ چھوٹی جڑین مرجھا

جاتی ہین۔ اور اپنے فعل کو بند کر دیتی ہین۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوپلین اور

جدید شاخین زرد یا دھبہ دار ہو جاتی ہین۔ ایسی صورتون مین عام علاج یہ ہے

کہ ان کو کسی دوسرے گملے مین جس مین پانی کے نکاس کا معقول انتظام کیا گیا ہو،

نئی مٹی بھر کر منتقل کر دینا چاہیئے۔ لیکن متواتر چند سال کے تجربہ سے ایک

نہایت آسان اور شرطیہ علاج یہ ثابت ہوا ہے کہ گملے کی مٹی کو اس قدر

کھود کر کہ جڑون کو نقصان نہ پہونچے ۱۴۵ درجہ گرم پانی سے خوب سیراب

کر دیا جائے۔ اور پھر اسقدر پانی ڈالا جائے کہ گملے کے اوپر سے بہنے لگے"

ان کے تجربہ مین پہلی مرتبہ پانی صاف اور بعد مین جو پانی نکلا وہ بھورے

رنگ کا تھا، اور اس مین تیزابی مادہ کا امتیاز ہو جاتا تھا۔ چنانچہ اس طرح غسل

دینے سے گملون مین گرمی پہنچائی جانے لگی تو جڑین بہت جلد نکل آئین اور

درخت خوب بڑھنے لگے۔

گملون کی آب پاشی[۱] | فن چمن بندی مین آبپاشی سے زیادہ شاید ہی

نوٹ نمبر ۱۔ چمن بندی ہو۔ خواہ لان ہو۔ ترکاری کا باغیچہ ہو۔ پھلدار درختون کے چمن ہون۔

کسی دوسرے معاملہ مین زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہو کہ درختون کو پانی صرف اس قدر پہنچایا جائے کہ جو مفید اور کم و زیادہ نہ ہونے پائے - اگر پانی کم دیا گیا تو ان کو پوری خوراک نہ پہونچے گی - اور ان کی بالیدگی ماری جائے گی - اور زیادہ دیا گیا تو سڑکر ضائع ہو جائین گے - عام قاعدہ آب پاشی کا یہ ہونا چاہیئے کہ درخت کو اس کے نمو اور شادابی اور بالیدگی کے لحاظ سے پانی دیا جائے درخت بڑھتے نہ ہون تو پانی کی مقدار صرف اس قدر ہونا چاہیئے کہ ضائع

بقیہ نمبر ۴۳ - گرین ہوس کے درخت ہون مصنوعی پہاڑیون کے درخت ہون یا کونڈیون مین پھلوار کے درخت ہون یا آرایشی اور نمائشی کونڈیون مین درخت لگے ہوئے ہون - ان سب کے لئے باحتیاط آبپاشی کی ضرورت ہے ان مین سے جس کسی مین ضرورت سے زیادہ مقدار پانی کی بڑھ جائے گی بغیر خراب ہوئے نہ بچے گا اِلّا آبی درخت مثل نلمبیم اسپیسی اوسم اور دیگر واٹر للیز و دریائی گھاس مثل سائی پرس آل ٹرنیفولیس - ارنڈو اس قسم کے پودے یا گھاس ہر موسم مین پانی ہی مین رہتے ہین اگر ان کو پانی نہ ملے تو ان کی بقا غیر ممکن ہے سرد ممالک کے درخت مثل جرانیم - وہایٹ فیوشا - یہ سب موسم بارش کے زمانہ مین برآمدے یا سایہ دار چھپرون کے نیچے رکھے جاتے ہین اور ان کو پانی دیا جاتا ہے اور ان کی آبپاشی مین کسی قسم کی دقت واقع نہین ہوتی - اور جب کبھی موسم بارش مین ہفتون بارش رک جاتی ہے اور زمین مین خشکی پیدا ہو جاتی ہے تو چمنون کی بھی آبپاشی کیجاتی ہے -

نہ ہو جائیں - اور زندہ رکھنے کے لئے کافی ہو۔ شادابی اور نمو کی جب علامات پائی جائیں تو بھی وقت پانی دینے کا ہوتا ہے - اس میں کوتاہی نہ کرنا چاہیے بارش کے موسم میں آبپاشی کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں جو پودے کہ سرد ممالک کے رہنے والے ہوتے ہیں اور خاص کر موسمی پھول اور پتیوں دار درخت مثلاً "جی رانیم" اور "کارنیشن" وغیرہ اگرچہ وہ اس زمانہ میں بحالت سکون رہتے ہیں لیکن خشک مٹی میں ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے - اور اگرچہ سایہ میں رکھدئے جانے پر پانی کم ہی کیوں نہ دیا جائے مگر مٹی کے سڑکر ترش ہو جانے سے بھی ضائع ہو جاتے ہیں جن گملوں میں یہ درخت لگے ہوں ان میں اگر پانی کے نکاس کا انتظام معقول ہو تو باہر میدان میں رکھے جانے سے اچھے رہتے ہیں - کیونکہ اس صورت میں اگرچہ مٹی پانی سے ہمیشہ تر رہے گی - لیکن اس میں تیزابی مادہ پیدا ہونے نہیں پاتا -

گملوں کے سب درختوں اور خاص کر چھوٹے اور نازک پودوں کو باریک سوراخ کے ہزارہ سے پانی دینا چاہیے - معمولی قسم کے ہزاری جو بازاروں

نوٹ نمبر ۵ - میرے تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ اگر مسلسل بارش کے زمانہ میں جرانیم اور اس کے دیگر اقسام پر بارش کا پانی پڑتا رہے اور اس میں پانی کا نکاس بھی بخوبی موجود ہو اور کوئی ترشی کا مادہ بھی اوس میں نہ ہو تو سو درختوں میں سے ساٹھ ضرور خراب ہو جاتے ہیں - اسواسطے ہمیشہ سرکاری باغوں میں ان درختوں کو زمانہ بارش سایہ میں جہاں کافی روشنی ہوتی ہے رکھے جاتے ہیں

ہین عموماً فروخت ہوتے ہین وہ بالکل ناکارہ ہوتے ہین - پانی اس قدر زور کے ساتھ نکلتا ہے کہ جڑونکو سخت گزند پہنچتا ہے - باریک سوراخون کی پیتل کی ٹونٹی بنوائی جائے جو ہر قسم کے چھوٹے بڑے ہزارے ہین لگائی جاسکے - اگر کچھہ خرچ کرکے چند قسم کے عمدہ ہزارے بنوائے جائین، تو صدہا پودونکی جان ضایع ہونیسے بچ جائے گی - مالیون کو پورے طور پر سمجھ لینا چاہیے کہ پانی کی ضرورت صرف جڑون کو ہوتی ہے - نہ کہ پہول اور پتون کو جیسا کہ وہ غلطی سے بجائے جڑونکے انکو سیراب کیا کرتے ہین - پتون پر پانی کے چھینٹے صرف اس غرض سے دئے جاتے ہین کہ گرد وغبار سے صاف ہو جائین تاکہ ان کے مسامات سے ابخرات نکلتے رہین - لیکن چونکہ پتون کے مسامات بجائے اوپر کے نیچے ہوتے ہین - اس لئے اوپر سے دہونا زیادہ مفید اور موثر نہین ہوتا -

پتون کے دہونے کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ ہفتہ مین ایک بار تمام پتون کو اسپنج اور پانی سے نیچے اوپر آہستہ آہستہ مل دیا جائے لیکن اس بارہ مین جو کچھہ لینڈلے صاحب فرماتے ہین اس کو نقل کر دینے سے زائد مین اور کچھہ عرض نہین کرسکتا -

ہر ایک باغبان کو پورے طور پر معلوم ہے کہ اگر پتون کو ہمیشہ صاف رکھا جائے تو درختون کے حق مین زیادہ مفید ہوتا ہے، شہرون مین جو درخت زیادہ شاداب اور تناور نہین ہوتے اس کی وجہ یہی ہے کہ پتون پر گرد وغبار زیادہ

چڑتا رہتا ہے اگر ان کثافتون کو وقتاً فوقتاً دہو دیا جائے تو مثل مفصلات کے
درختون کے یہان کے درخت بھی شاداب اور سرسبز رہا کرین۔ پتون کی جلد
کے افعال کی تحقیقات مین مسٹر "ایم گاریو" صاحب کے تجربہ مین ثابت
ہوچکا ہے کہ صابون اور پانی زیادہ مفید ہوتا ہے، اس سے اگر دہو دیے
جایا کرین تو بہ نسبت حالت کثافت کے ان مین جذب کرنے کی قوت زیادہ
ہوجاتی ہے صابون اور پانی سے دہونا بمقابلہ تنہا پانی سے دہونے کے
زیادہ مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ انجیر کے پتے ایک مرتبہ صابون سے دہوئے
گئے تو اس مین ۹۰ فیصدی جذب کیا۔ اور صرف پانی سے دہونے کی
صورت مین اس مقدار کی صرف نصف جذب کر سکے۔ چنانچہ یہ ثابت
ہوچکا ہے کہ مثل جانورون کے نباتات کے لئے بھی صفائی ضروری ہے۔ اور اس
مین کوئی شبہ نہین کہ اگر درختون مین صفائی نہ رکھی گئی تو وہ باغ اچھا نہین
کہا جا سکتا۔ پتون کے ذریعہ سے درخت سانس لیتے ہین۔ اگر ان کے پتے
کثیف اور گندے ہوئے تو سانس لینے مین رکاوٹ ہوتی ہے۔ پتون ہی
کے ذریعہ سے درخت خوراک حاصل کرتے ہین، اور گرد و غبار جو اون کی سطح
پر جمی ہوتی ہے تو وہ حصول خوراک مین مانع ہوتی ہے۔ لہذا اگر کوئی خارجی
چیز ان کے پتون پر جم جاتی ہے تو سانس لینے یا خارج کرنے اور خوراک
حاصل کرنے مین سد راہ ہوجاتی ہے۔ اسکو پڑہنے کے بعد "سٹنگ روم" یا

"گرین ہاؤس" کے پودون کی حالت کو ایک نظر ملاحظہ فرمائیے، اور کسی سفید دستی رومال یا ملایم سفید چمڑہ سے ان کو صاف کر دیجیے تو معلوم ہو جائیگا کہ کسقدر گرد ان پر جمی ہوئی تھی - اور قانون قدرت ان کو کسقدر صاف رکھنا چاہتا ہے - اچھے باغبانون کا آدھا کام یہ ہونا چاہیئے کہ درختون کو پچکاری دیتے رہین اور اُن کو دھوتے رہین علاوہ اس کے اب مین یہ بتانا چاہتا ہون کہ جس مقام پر عموماً نفیس اور منتخب گملے رکھے جاتے ہین یعنی کوٹھیون اور بنگلون کے برآمدون مین - اس سے زیادہ شاید ہی کسی دوسری جگہہ ان پر گرد و غبار پڑتا ہوگا - برآمدہ اور نیز اوس کے سامنے کی زمین پر روزانہ صبح کے وقت جھاڑو دیجاتی ہے - چنانچہ لامحالہ درختون اور پودون پر روزانہ تہ گرد و غبار کی بنتی جاتی ہے بہت قسم کے آرکڈون کو یہ کثافت کس درجہ مین مضر ہوتی ہوگی اس لئے کہ ان کا اصلی مسکن گرد و غبار سے دور بلند درختون کے کھوؤن مین ہوتا ہے -

سر جے پیکس ٹن صاحب کی رائے ہے کہ یکسان نمی قایم رکھنے کے لئے کسی ظرف مین پانی بھر کر گملے کو رکھنا چاہیئے[۷۶] اس مین نفع یہہ ہوگا کہ

نوٹ نمبر ۷۶ - نفیس اور کمیاب درختون کو جن کا تعلق گرین ہوس سے ہوتا ہے ان کی کونڈیون مین معمولی تری قایم رکھنے کی غرض سے ان کو پانی بھری ہوئی ناندون مین رکھتے ہین تاکہ ان کونڈیون کے نیچے جو سوراخ ہوتا ہے اوس کے ذریعہ سے اوپر کو پانی چڑھ جائے

ہوگا۔ بعض اوقات پودون کے نمونہ جات اس طریقہ سے محفوظ رکھے
جاتے ہین اسلیئے کہ گملے مین پانی ڈالنے سے اکثر نازک پودون کے تنے
سڑ جاتے ہین۔ کچھ عرصہ ہوا اس مین کسی قدر ترمیم کے ساتھ اس پر عمل کیا
اور نہایت مفید پایا۔ فروری کے مہینہ مین جب موسم گرم اور خشک ہونا شروع
ہوجاتا ہے تو خاص کر موسمی پھولون کے پودون کو اس زمانہ مین بجائے خفیف
چھڑکاؤ کر دینے کے زیادہ پانی گملون مین دیتے ہین۔ ایسی صورت مین نیچے سے
نمی پہنچنا۔ بجز نقصان کے فائدہ نہین کرتا۔

مختلف قسم کے لکدار مٹی کے گملون کے ایسے گھڑے بازارون مین ملتے
ہین یہ کونڈے پانی سے اسقدر بھر دئے جاتے ہین کہ جب گملا ان مین رکھا جائے تو
اس کے کنارہ تک پانی آجائے ہر گملے کو چھ گھنٹہ تک پانی مین ڈوبا رکھا
جائے اس عرصہ مین پیندے کے سوراخ کی طرف سے پانی گملے کے اندر جاکر
تمام مٹی کو نم کر دیگا۔ اس طرح تمام گملے یکے بعد دیگرے پانی کے کونڈے مین رکھنا

بقیہ نمبر ۲۷۔ اور مٹی کونڈی کی از خود تری کو جذب کرتی ہے خیال کرنے کی بات ہے
کہ اگر ہفتون یہی عمل کیا جائے تو کیا وجہ ہے کہ ان مین ترشی نہ پیدا ہو۔ بھوپال کے باغات
سرکاری مین اسی خوف کی وجہ سے دلون اور ہفتون کی جگہہ صرف ضرورت کیوقت دو
تین گھنٹہ یہ عمل کیا جاتا ہے بعد ازان کونڈیون کو الگ کر دیا جاتا ہے۔

چاہیئے - جو خاصی طرح سے سیراب ہوجاتے ہین جس گملے کی اس طرح سے
سیرابی کی جائے اسکو تین چار روز تک پانی کی حاجت نہین رہتی - جڑون ہین
پانی بھر جانے سے کچھہ خوف نقصان پہنچنے کا نہ کرنا چاہیئے - اس لئے کہ پانی
کے ٹھہرتے ٹھہرتے وہ ابخرات بن کر اڑ جائے گا - ہر قسم کے گملون کو اس
طریقہ سے وقتاً فوقتاً سیراب کرتے رہتے ہین - اس سے ایک فائدہ مزید یران
یہ ہوتا ہے کہ جب پیندے کے سوراخ سے پانی اوپر کی جانب چڑھتا ہے تو
مٹی ڈھیلی ہوجاتی ہے جسکی وجہ سے جڑین گل جاتی ہین - بخلاف اس کے
روزانہ جب اوپر سے مشک یا ٹونٹی کے ذریعہ سے پانی ڈالا جاتا ہے تو مٹی
پر دباو پڑتا ہے اور جڑین سکڑ جاتی ہین -

بعض اوقات آبپاشی کے لئے جب دور سے پانی لانا ہوتا ہے تو مالی
کے ساتھ ساتھ مشک لئے بھشتی گھوما کرتا ہے - اور جب ہزارہ خالی ہوجاتا
ہے تو اوس مین پانی بھر دیا کرتا ہے - یہ کچھہ اچھا انتظام نہین ہے جب کوئی
دیکھتا نہین تو جلد فراغت حاصل کرنے کے لئے بھشتی مشک سے گملون مین
پانی ڈالنے لگتا ہے اور چونکہ مشک سے پانی زور کے ساتھ گرتا ہے اس لئے اکثر
اوقات نازک اور کمیاب پودے ٹوٹ کر ضائع ہوجاتے ہین - مین نے اس
وقت کو اس طرح رفع کیا ہے کہ بڑی سی بڑی نا ندین جو بازارون مین دستیاب
ہوسکتی تھین جن مین چار یا پانچ مشک پانی آسکتا تھا - خرید کر کے منگوائی تھین

جس مقام پر گملے رکھے ہوئے تھے اوس کے قریب ایک جگہہ زمین ہین ان
ناندون کو گردن تک گڑوا کر بہشتی کو ہدایت کردی تھی کہ روزانہ سہ پہر کے
وقت ان کو بھر دیا کرے - مالی جب چاہتا ہزارہ ڈوبا کر پانی نکال لیا کرتا تھا
اور اس مین علاوہ آسانی کے پانی لانے مین وقت بہی ضائع نہین ہوتا تھا -

گملون سے پانی کا نکاس | تمام باغبان اسبات سے متفق ہین کہ

نوٹ نمبر ۷۷ - مصنف نے اسبارہ مین جو کچہہ لکھا ہے وہ بالکل صحیح ہے - یہی وجہ ہے کہ
گرین ہوس مین حوض بنانے کا رواج ہو گیا ہے حوض مین پانی بہر دیا جاتا ہے اور مالی اوس حوض
مین سے ہزارہ کے ذریعہ سے پانی لیتا ہے اور درختون کو سیراب کرتا ہے باوصف ان احتیاطون کے
بدتمیز مالی اکثر اوقات ایسی بری ترکیب سے پانی دیتے ہین کہ درختون کی جڑین کھل جاتی ہین اور درخت ضایع
ہو جاتے ہین اور کونڈیون مین گڈھے پڑ جاتے ہین اور وہ کچہہ احتیاط نہین کرتے اکثر درخت بہی ٹیڑھے ہو جاتے ہین
لہذا مالک باغ کبھی مالیون اور باغ کے چودھریون پر باغ کو نہ چھوڑے ورنہ باغ کی
حالت خراب ہو جائے گی - لیکن میرے نزدیک مصنف سے جو امر اتفاقیہ رہ گیا ہو اوسے ظاہر
کر دون اور وہ یہ ہے کہ اگر کونڈیون کے بڑے سوراخون پر ٹھیکرے رکھکر مشبک کر دیا جائے تو مصنف
کا اعتراض دور ہو سکتا ہے یہان ہمیشہ کونڈیون کے سوراخون پر ٹھیکرے رکھکر مشبک کر دیا جاتا ہے
اور یہ طریقہ پانی کے نکاس مین حارج نہین ہوتا لیکن ان ٹھیکرون کے چارون طرف چھوٹی
چھوٹی اینٹون کے ٹکڑے یا کوئلے ضرور رکھنے چاہئین - اگر کونڈیون کے سوراخون پر ٹھیکرے
رکھکر اون کو مشبک نہین کیا جائیگا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ پانی کا نکاس بند ہو جائیگا - اس مین کچہہ

پانی کے نکاس کا معقول انتظام گملون مین ہونا چاہیئے، معمولاً جو طریقہ اس کا عمل مین لایا جاتا ہے وہ اس ملک مین بالکل غیر موثر ثابت ہوتا ہے گملے کے پیندے مین جو چیزین مثلاً اینٹ کے روڑے۔ ٹھیکرے، کوئلہ وغیرہ رکھدئے جاتے ہین وہ اور زیادہ پانی کے نکاس مین حارج ہوتے ہین۔ اول تو گرمی کے موسم مین روزانہ آبپاشی کا کیا جانا لابدی و ضروری ہے۔ اوپر کی مٹی بیٹھ کر اسقدر سخت ہوجاتی ہے کہ پانی خواہ زائد مقدار مین کیون نہ دیا جاے نیچے تک نہین پہنچتا۔ بلکہ سوراخ کے کچھہ اوپر ہی جاکر رک جاتا ہے۔ اگر گملے کے ٹکڑے۔ پورانا چونا یا کنکریٹ مٹی کی سطح کے اوپر رکھدی جائے تو خفیف روک ہوجاتی ہے بات یہ ہے کہ ان ٹکڑون پر زور کے ساتھ پانی گرتا ہے۔ اور ٹپک کر مٹی تک چلا جاتا ہے اور چونکہ اس کو ٹھہرنے کا موقع نہین ملتا اس لیئے نہ مٹی بیٹھتی ہی

بقیہ نمبر ۷۷۔ شک نہین کہ مٹی کی کونڈیون مین پانی کے جذب کرنے کی قوت ہے لیکن جب کونڈیون کی مٹی یا کہاد یا کیچودن کیوجہ سے چکنی اور چیب دار ہوجاتی ہے تو وہ کونڈیون کے مسامات کو بند کردیتی ہے اور پانی کے نکاس کی کوئی صورت نہین رہتی۔ اسلئے ضرور ہے کہ ٹھیکری مذکورہ بالا طریقہ سے رکھے جائین اگر مالی یا باغبان کو یہ معلوم ہوجائے کہ کونڈیون مین سے پانی کا نکاس نہین ہوتا تو نکاس کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ بانس کی ایک پنچی کو اس انداز سے کونڈی کی مٹی مین گاڑے کہ نیچے کا سرا کونڈیکے سوراخ تک پہونچ جائے تو اسوقت اس پنچی کو ذرا حرکت دے۔ اس ترکیب سے پانی کا نکاس بخوبی ہوجائیگا۔

اور نہ لبستہ ہوتی ہے۔ علاوہ اسکے بارش کے موسم مین جب گملے زمین پر یا کسی
ہموار چیز پر باہر رکھدیے جاتے ہین تو پیندے کے سوراخ سے پانی نہین نکل سکتا
اگر کسی دوسرے خالی گملےمین رکھکر گملہ رکھدیا جائے تو یہ دشواری رفع ہوجاتی ہے۔ نیچے
کے خالی گملے مین خارج شدہ پانی جمع ہوتا رہیگا اور انجرات بن کر خشک
ہوجائیگا جب خالی گملے کا پانی انجرات بن کر خشک ہوجاتا ہے تو گمان غالب
ہے کہ درخت والے گملے کا پانی بہی اسی طرح خشک ہوتا رہے گا۔

بظاہر ایک اور تدبیر اس کی یہ ہے کہ تین چار انچ کے فاصلہ پر دو اینٹون کو
برابر رکہو، اور ان پر گملے کو اس طرح رکھدیا جائے کہ سوراخ ہر دو اینٹون کے
درمیان پڑے۔ بارش کے موسم مین گملے جب زمین پر رکھے ہوتے ہین تو ان
مین کیڑے مکوڑے گھس کر ان کو نقصان پہنچاتے ہین۔ زمین سے بلند رکہنے
مین یہ بھی فائدہ ہوگا کہ کیڑے نہ داخل ہوسکین گے۔ دوسری تدبیر یہ ہے کہ علاوہ
پیندے کے سوراخ کے پانی کے نکاس کے لئے گملے کی دیوار مین بہی سوراخ
رکہے جائین۔

"بیگونیا" Biqonias اور "اکی مینز" Achimenes

اور دیگر منتخب و نازک پودے جو برآمدون مین رکہے جاتے ہین اُن کے لگانے
کی ترکیب یہ ہے کہ ان کو ایک اُتھلے ظرف مین پیشتر نصب کیا جائے اور
بعد ازان اس ظرف کو کسی گملے مین رکھدیا جائے۔ دیکہو شکل نمبر ۱۹۔

شکل نمبر ۱۹
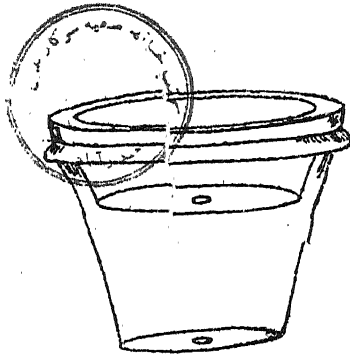
نیچے والا گملہ کسی قدر بڑا ہونا چاہیئے تاکہ درخت والا ظرف رکھنے کے بعد نصف خالی رہے اس طریقہ پر عمل کرنے سے پانی کا نکاس خوب ہوتا رہتا ہے اور کیڑون سے بھی محفوظ رہتے ہین۔

پست قامت منتخب پودے مثلاً "ٹٹرانے ما Tetranema" وغیرہ کو چھوٹے گملون مین لگاتے ہین۔ موسمی تغیرات کے اثرات سے محفوظ رکھنے سے بڑے گملے مین یا لوہر کر چھوٹے گملے کو رکھدینا چاہیئے۔

"درخت کا نصب کرنا"

موسم

درخت کے لگانے یا نصب کرنے سے مراد یہ ہے کہ چھوٹے پودے اور درختون کو ذخیرے یا گملے سے اکھاڑ کر کسی کھلی جگہہ مین جہان دائمی طور پر قایم کرنا منظور ہو منتقل کیا جائے۔ مضبوط پودون کو ہر موسم مین ایک جگہہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ لے جاسکتے ہین۔ لیکن دو موسم خاص اس کام کے لئے زیادہ موزون ہوتے ہین۔ بارش اور موسم سرما کا آغاز۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ جو درخت اس ملک کے ہین ان کو کسی قدر بارش ہو جانے کے بعد نصب کرنا چاہیئے۔ اور جو درخت سرد ملک کے ہوتے ہین اور جن کا نمو جاڑے کے موسم مین خوب ہوتا ہے۔ مثلاً "گلاب" ان کو اکتوبر کے قریب قریب لگانا چاہیئے۔ اول الذکر قسم

کے زیادہ پودے فروری مین لگائے جاتے ہین، لیکن ان مین جو پودے نازک ہوتے ہین۔ ان کی زیادہ خبرگیری کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر دہوپ سے نہ بچائے جائین یا گرمی کے موسم مین خوب سیراب نہ رکھے جائین تو ان کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

زمین کی درستی

مالیون کا عام دستور ہے کہ جب میوہ دار درختون کے چھوٹے پودون کو نصب کرنا ہوتا ہے تو زمین مین ایک گڈھا اتنا بڑا کھود دیتے ہین کہ جس مین درخت مع مٹی کے گولے کے جو اس کی جڑون مین لپٹا ہوتا ہے، آجائے۔ حالانکہ پست قامت درختون کے لئے دو فیٹ چوڑا اور ڈیڑہ فٹ گہرا اور اسی مناسبت سے پھل دار درختون کے لئے بڑا گڈھا کھودنا چاہیئے۔ مٹی جو کھود کر نکالی جائے اس کے چھوٹے چھوٹے ڈھیلے کرکے اس مین اصطبل کا پورانا کچرہ بوسیدہ گوبر کی کھاد۔ اور بوسیدہ پتیان ملا کر گڈھے مین بہر دینا چاہیئے۔ اگر درخت نصب کرنے سے پہلے دو تین روز برابر پانی سے لبریز کردیا جائے تو مٹی ایک حد پر جاکر قایم ہوجائے گی۔ اس کے بعد درخت کو نصب کردینا چاہیئے۔ اور کچھہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ مٹی کے بیٹھنے کی وجہ سے درخت خواہ کتنا ہی نیچے کیون نہ دھنس جائے، اس وقت درخت کو خوب سیراب رکھنا چاہیئے۔ اور کچھہ دنون

تک مٹی کو خشک نہ ہونے دینا چاہیئے۔

ایک جگہہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ لگانا ۔ درختون کے حق مین ان کا نقل مکان کیا جانا جس طرح یورپ مین مفید ہوتا ہے اسی طرح ہندوستان مین بھی ہوتا ہے "سرجے بیکسٹن صاحب" فرماتے ہین کہ درختون کو ایک سال سے زائد ایک مقام پر نہ رہنے دینا چاہیئے۔ تدبیر یہ ہے کہ ان کو سالانہ ایک جگہہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ نصب کیا جائے۔ یہ لازمی نہین ہے کہ کہین دور لیجاکر نصب کیا جائے، بلکہ جس مقام پر گملے ہون وہان سے ہٹا کر صرف چند گزون کے فاصلے پر نصب کر دئے جائین تو کافی ہے۔ ہماری قطعی رائے ہے کہ اگر عمدہ قسم کے درخت پیدا کرنا منظور ہے تو اس تدبیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ درختون کی نسل بڑھانے مین اس سے زیادہ مفید اور مؤثر کوئی دوسری تدبیر نہین ہوتی۔

نوٹ نمبر ۸۔ درختون کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ مین منتقل کرنے سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بعض درختون کی جو جڑین سیدہی زمین مین چلی جاتی ہین وہ زمین مین گہری نہین جاسکین گی بلکہ گچھے دار جڑین پیدا ہو جائین گی۔ اور جب گچھے دار جڑین پیدا ہو جائین گی تو درختون کو منتقل کرنے کے وقت جڑون کو نقصان نہین پہونچے گا کیونکہ اوسکی تمام جڑین گملے ہی کے اندر رہین گی اور منتقل کرنے مین آسانی ہوگی۔

باغبان یا مالی کو اختیار ہے کہ وہ ذخیرے سے درختون کو اٹھا کر کونڈیون مین لگائے یا زمین مین لگائے اس قسم کے درختون سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ درخت پھلدار ہو یا پہولدار مرجہاتے اور مرتے کم ہین۔

درختون کو ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہہ نصب کرنے مین جس قدر مالی تساہل اور غفلت کرتے ہین اسقدر شاید ہی کسی دوسرے کام مین کرتے ہون اگر ان کے کام کو دیکھتا نہ رہے تو اپنی آسانی کے خیال سے درخت کے قریب قریب ملا کر چارون طرف کھودنا شروع کرتے ہین تاکہ مٹی کا گولہ کم برآمد ہو، اور بوجہ نہ اُٹھانا پڑے۔ ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ نہین نکالتے بلکہ لانبی جڑین جو ملتی ہین ان کو کاٹتے یا موڑتے جاتے ہین۔

درخت اُکھاڑنے مین تحمل اور مستعدی کی ضرورت ہے اگر ایسا نہ کیا گیا اور جلد جلد کام کیا گیا تو یقیناً جڑون کو گزند پہنچ جائے گا۔ بعض اوقات جڑین اسقدر کٹ جاتی ہین یا انکو اس قدر گزند پہنچ جاتا ہے کہ اگر پودے فوراً دوسری جگہہ نہ پہونچائی جائین اور دھوپ اور ہوا لگے تو ان کو سخت نقصان پہنچ جاتا ہے۔ ایسی صورت مین اِن کو کسی چھوٹے گملے مین مٹی بھر کر نصب کر دیا جائے اور پانی دے کر کسی تاریک کمرے مین دن کے وقت اور شام کو باہر شبنم مین رکھ دیا جائے تو زیادہ مفید ہوتا ہے۔ چند روز کے بعد اسکو کسی سایہ دار جگہہ مین دن کے وقت رکھا جائے۔ بعدہٗ جب اسکی جڑین درست ہو جائینگی تو دھوپ اور ہوا کی برداشت کی قابلیت اس مین آجائے گی۔ اِن تدابیر کے بعد گملے سے نکال کر جس مقام پر نصب کرنا ہو وہان پر نصب کیا جائے۔ ایسی حالت مین اگر زیادہ سے زیادہ اس کو نقصان پہونچے گا تو صرف اس کی سابقہ

پتیان گر جائین گی۔

دیر تک زمین کے اوپر جڑون کے پڑے رہنے کے باعث جو درخت
خشک ہو جاتے ہین ان کو پھر تازہ کرنے کی مفید تدبیر ذیل مین درج کیجاتی ہے
"ایک ٹب جس مین بیس گیلن پانی آتا ہو اس کو دو ثلث پانی سے بھر دو
۲۰ پونڈ گوبر مین بیس پونڈ وہان کے کھیت کی مٹی ملا کر پانی مین ڈالدو، ان کو
پانی مین اس قدر ملاؤ کہ پانی مثل پوتائی کے چونے کے ہوجائے۔ زمین مین نصب
کرنے کے پہلے جڑون کو اس مین غوطہ دو۔ گڑھے مین درخت رکھنے کے
بعد جو مٹی ڈالی جائے گی وہ جڑون مین لپٹ جائے گی، چنانچہ خشک جڑین
پھولنا شروع کرین گی۔ اور غذا پہنچنے کی وجہ سے ان مین چھوٹے چھوٹے
نہ صرف ریشے نکلین گے بلکہ رفتہ رفتہ ریشے بڑھ کر موٹی جڑ ہو جائین گے
جو درخت کی از سر نو زندگی کا باعث ہون گے۔

قلم لگانا

موسم[۷۹]

بعض پودون کی قلمین ہر موسم مین لگائی جاتی ہین، ان کے لئے کوئی
خاص ایک موسم مقررہ نہین ہے لیکن زیادہ تر بارش کے موسم مین قلمین لگا کر

نوٹ نمبر ۷۹ ۔ مصنف نے لکھا ہے کہ اس ٹفا نوئس۔ فلوری بنڈا کی قلم بارش مین ہو سکتی ہے۔ علاوہ قلم ہونے کے اس کے ڈبے بارش مین باندھے جاوین تو زیادہ مفید ہین اور درخت

درخت تیار کئے جاتے ہین - چند منتخب پودے جو سرد ممالک کے ہین اور جاڑے کے موسم مین خوب نمو پر ہوتے ہین ان کی قلمین سوائے موسم سرما کے اور کسی دوسرے موسم مین لگائی نہین جاسکتی ہین - مثلاً "اس ٹفانوٹس" Stephanotis کی قلم بارش مین جلد لگجاتی ہے اور "ہیبروتھیم نس" Habrthamnus "ایلائسیا" Aloysea وربنا Verbena. کے قلم جاڑہ مین جلد جڑ پکڑ لیتے ہین - لیکن اگر اول الذکر قسم کے پودون کی قلمین جاڑہ مین اور آخر الذکر قسم کی بارش مین لگائی جائین تو ہرگز نہ جڑ پکڑینگی اور نہ لگین گی -

حالات ۸۰ - (۱) بعض قلمین خواہ کسی طرح زمین مین لگادی جائین فوراً جڑ پکڑ لیتی ہین لیکن تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ اکثر قلمین جو ترچھی زمین مین نصب کی جاتی ہین وہ بہ نسبت سیدہی نصب کئے جانے کے جلد لگجاتی ہین - اس لئے مناسب یہی ہے کہ ان کو اس طرح ترچھا زمین مین نصب کیا جائے کہ زمین کے اوپر ایک انچ سے زیادہ نکلی نہ رہین، بعد ازان اوپر کے حصے لیعنی آنکھین چھوڑکر باقی سب حصے کو مٹی سے ڈہانک دینا چاہیئے - جن قلمون کی اس طرح حفاظت کردی جاتی ہے وہ بمقابلہ کہلی ہوئی قلمون کے خشک ہونے اور ضایع ہونے سے قریب قریب زیادہ محفوظ ہوجاتی ہین -

---

بقیہ نمبر ۷۹ - مذکورکے ڈبے علاوہ بارش کے موسم سرما مین باندہے جاوین تو بہی ہوسکتے ہین ڈبون کی آبپاشی اچھی طرح کرنی چاہیئے -

نوٹ نمبر ۸۰ - سال ہا سال کے تجربہ سے ثابت ہوا کہ خام شاخین بطور قلم نہ لگائی جاوین

شکل نمبر ۲۰ الف۔ب

قلم کا سرا جو زمین مین گاڑا جائے اس کو تیز چاقو سے ٹھیک آنکھ کے نیچے کاٹا جائے اور قط بالکل صاف ہو۔ (دیکھو تصویر نمبر ۲۰ الف) بعض باغبانون کی رائے ہے کہ بہ نسبت قلم کے شاخین زیادہ جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔ اس سے مراد یہ ہے کہ تنہ کے جس مقام سے شاخ پھوٹ کر نکلتی ہے وہان سے کھینچکر اس طرح توڑ لی جائے کہ گرہ پورے طور پر اور کچھ حصہ تنہ کی چھلکے کا اکھڑ آئے (دیکھو شکل نمبر ۲۰ ب)

بقیہ نوٹ ۸۰۔ ورنہ گل جاتی ہین جہانتک ممکن ہو شاداب اور پختہ شاخین لگائی جائین یہان پر قلم لگانے کا طریقہ ہے کہ کھلے ہوئے میدان مین کیاریان بنائی جاتی ہین۔ ان کیاریون مین تقریباً چھ انچ مٹی نکال کر کھاد و ریت ملا کر بھر دیجاتی ہے اور ان مین سگندرہ ایکیفا۔ کنیر۔ جاسون۔ طوس۔ ساونیان۔ مہندی۔ ڈیورنٹا کی قلمین جو جلد جڑ پکڑتی ہین نصب کی جاتی ہین۔ یہ کیاریان اونچی ہونا چاہئیین تاکہ بارش کا پانی نہ بھرے ورنہ گل جائینگی غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جو قلمین اس طریق سے لگائی گئی ہین اور اس مین ناکامیابی ہوئی ہے تو اس کا یہ سبب ہوا تھا کہ قلمین خام کاٹی گئی تھین اور قلمون کو اس بری طرح چاقو سے کاٹا تھا کہ قلمون کا پوست جابجا سے اوکھڑ گیا تھا قلمین شاداب اور پختہ ہونا چاہئیین اور تیز چاقو سے ان کو صاف قدرے ترچھا آنکھ کے نیچے سے کاٹنا چاہیئے اور کیاریون مین اُن کو لگائیے۔ اگر اس عمل کے بعد دھوپ ہو۔ تو سایہ کرنے کی چندان

جو شاخ قلم کی جائے اسکی سب پتیون کو توڑنا نہ چاہیئے بلکہ جہان تک ممکن ہو بہت کم توڑی جائین۔

(دیکھو شکل نمبر ۲۱)

"مس ملنگ صاحبہ" "Miss Malling" قلمون کے لگانے کا ایک طریقہ جسے وہ امریکہ کی ایجاد اور زیادہ کارآمد قرار دیتی ہین، بتلاتی ہین کہ پختہ شاخون سے چند قلمین کاٹ کر تالاب کے نیچے کی گاد کو اور اسپنج کو خفیف پانی مین تر کر کے کسی چوڑے منھ کی بوتل مین رکھ کر اس مین قلمون کو رکھدو۔ دس روز یا دو ہفتے تک، اس طرح کسی ٹھنڈی اور ہوادار جگہہ مین قلمین رکھی رہین اور ململ کا کپڑا بوتل کے منہ پر باندھ دیا جائے تاکہ گرد و غبار اور کیڑے مکوڑے اندر داخل

بقیہ نمبر ۸۰۔ ضرورت نہین پانی دے۔ تمازت آفتاب کی مضر اثر کو زمین کی نمی دفع کرتی ہے اس طرح پر ہزارہا قلمین تیار ہوتی ہین ہمنے بھی تجربہ کیا ہے کہ اول کونڈیون کی تلی مین سوراخ کرکے اور انپر ٹھیکرے مٹی کے رکھکر نصف تک کونڈیون کو مٹی سے اور نصف کو دریائی ریت سے بھر دے اور مٹی کو ہاتھ سے اچھی طرح دبا دے پھر اوسمین درختان بگونیا۔ ایران تھی مم۔ ڈرے سینیا کرافٹ ٹی فیلم کو بیس کی قلمین ذرا ترچھی صورت مین لگائے اور ان کو گرم مکان مین خواہ کانچ کا ہو یا کسی گرین ہاؤس مین چھوٹے چھوٹے کانچ کے چوکھٹون سے ڈہانک کر گرمی پہنچائے تو قلمین بہت جلد تیار ہوتی ہین اور جلد جڑین آجاتی ہین۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ جلد جڑین لانے کی ضرورت سے کانچ کے گرم مکان مین یا کانچ کی چوکھٹونکے

شکل نمبر ۲۱
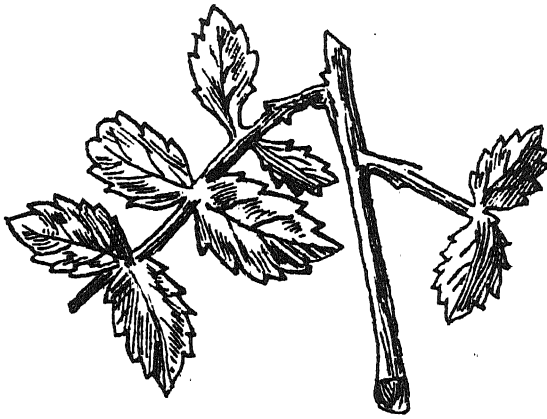
نہ ہوسکین۔ کپڑا باریک ہو ورنہ ہوا رک جائے گی۔

اس عرصہ مین قلمون کا زخم مندمل ہو جائے گا اور ان کے ضایع ہوجانے کا اندیشہ جاتا رہے گا۔ اب اگر ان کو فوراً گملے مین لگا دیا جائے تو جلد جڑین پیدا ہو جائین گی، تالاب کی گاد یا نارجیل کے جٹون مین یہ قلمین داب دی جائین۔ تو مثل بوتل مین لگانے کے مفید ہوتا ہے۔ مگر اس کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیئے۔ کہ ہوا برابر پہنچتی رہے اور پھپوند نہ لگنے پائے۔

قلمین کس قسم کی شاخ اور کیسی پورانی شاخ سے تراشی جائین؟ اس کا کوئی کلیہ قرار نہین دیا جاسکتا۔ بلکہ اس کا انحصار درخت جس سے قلم حاصل کیجائے اس کی نوعیت و جنس پر ہوتا ہے۔ اس خصوص مین سر جے پکسٹن صاحب فرماتے ہین۔ بعض بآسانی جڑ پکڑ لیتے ہین۔

(۱) نازک و ملایم پودون کی قلمین۔ مثلاً

” ملاس ٹوما“	*Melastoma.*
” بارلے ری یا“	*Barleria.*
” اس ٹراپیا“	*Astrapaea.*
” ان گا“	*Inga*

وغیرہ۔

بقیہ نمبر ۸۰۔ نیچے قلمون کی کونڈیون کو رکھتے ہین قلم کے لگانے سے عموماً باغبان واقف ہوتے ہین اس لئے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین۔

(۲) نیم پختہ شاخون کی قلمین مثلاً۔

"اک سورا" Ixsora.

"باہی نیا" Bauhinia

"پاسی فلورا" Passiflora.

"روئی لیا" Ruellia. وغیرہ۔

(۳) خوب پختہ شاخون کی قلمین مثلاً

"گری وی لیا" Grevillia.

"وی ٹس" Vitis. اور گلاب وغیرہ۔

قلمی[۸۱] درختون کی کیفیت

سرجے پیکس ٹن" صاحب کی مفید معلومات ذیل مین درج کی جاتی ہین۔ پودون مین دو قسم کی شاخین ہوتی ہین ایک بیچ والی شاخ جو اوپر کو جاتی ہے اور دوسری وہ شاخ جو زمین کے اوپر برابر مثل آسٹرابیری کی بیلون کے پھیلتی ہین۔ اِن دونون قسم کی شاخون مین وہی فرق ہوتا ہے جو بڑی جڑ اور چھوٹی رگ ریشہ دار جڑون مین ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۸۱۔ درختان ثمردار پھولدار جن کی شاخین اوپر کو سیدھی بڑھتی ہون اور وہ جن کی شاخین نیچے زمین پر جھکتی ہون یہ کل شاخین پھل یا پھول دینے کی عادی ہون اور اُن کی قلم

نیچے کی پھیلنے والی شاخون سے اگر درخت بڑھائے جائین - تندرست
زوردار اور خوب پھیلتے ہین اور درخت تیار ہوتے ہین - لیکن ان مین پھول نہین آتا -
بالائی شاخون سے قلم لینے مین بہت جلد پھولنے والے درخت تیار ہو جاتے
ہین - اور اگر اِن کی بڑی شاخون کے سرے قلم کر کے لگائے جائین تو عمدہ قسم
کے پودے تیار ہوتے ہین -

اصلی شاخ کے بالائی تنہ کے جس کسی حصہ سے قلم لی جائے گی اسی مناسبت
سے تیار شدہ درخت جلد پھول لائے گا - اور پھلے گا -

شاخ کے کنارون کی قلمین جلد پھول لاتی ہین - لیکن درخت زیادہ اونچے
نہین ہوتے جدید شاخون کی قلمون کے درخت بڑے ہوتے ہین - لیکن عرصہ کے
بعد پھوتے ہین -

قلم لگانا اور مٹی - ایگری ہارٹیکل چرل سوسائٹی" کے باغات مین بمقدار کثیر

بقیہ نمبر ۸۱ - یا ڈبہ یا پیوند بنا کر لگائے جائین تو یہ اپنے پورے سن و سال کو پہونچکر پھول
اور پھل دین گے کیونکہ یہ جدید درخت اُن شاخون سے تیار کئے گئے ہین جو پیشتر سے پھول اور پھل
دینے کے عادی ہوتے ہین یہ باتین تجربہ مین آچکی ہین -

نوٹ نمبر ۸۲ - ایگری ہارٹیکلچرل گارڈن لکھنؤ مین مین نے دیکھا ہے کہ کھُلے ہوئے میدان مین
سیکڑون کیاریان اونچی قبل بارش تیار کی جاتی ہین اور ان مین ریت اور مٹی و کھاد معمولی گوبر کی ملا کر
کیاریون کو تیار کرتے ہین اور ہر قسم کے درخت کی قلمین جدا جدا ان مین لگاتے ہین جب اِن قلمون مین

پودے اور درخت لبغرض تقسیم رکھے جاتے ہین - بارش کے زمانہ مین قلمین لگاکر
ان کو تیار کیا جاتا ہے - باغات کی معمولی کھلی ہوئی کیاریون مین وہ لگائی جاتی ہین -
بارش کے پانی اور آفتاب کی دہوپ سے ان کو بچانے کے لئے کوئی سایہ نہین ہوتا

بقیہ نمبر ۸۲ - جڑین نکل آتی ہین تو ان کو کھود کر چھوٹی چھوٹی کونڈیون مین لگا کر چند روز تک
بڑے درختون کے سایہ کے نیچے رکھتے ہین جب یہ تندرست ہو جاتے ہین تو ان کو ایسے مقام
پر رکھتے ہین کہ جہان کونڈیون کو صبح کے اول پہر کی ہلکی دہوپ اور پچھلے پہر کی تمازت آفتاب سے
محفوظ رہین - موسم سرما مین ان کو صرف ایک مرتبہ ۱۰ - ۱۱ بجے دن کے یا جب خشکی کم ہوتی ہے
پانی دیا جاتا ہے اور موسم گرما مین علی الصباح اور اگر ضرورت ہو تو آخر دن مین بعد پانچ بجے کے
مکرر پانی دیتے ہین مصنف نے اس کے بیان مین مختلف ماہرین باغبان کے تجربون کا ذکر
قلمون کی تیاری کے متعلق تحریر کیا ہے اور حرارت اور ریت کے استعمال کا بھی ذکر کیا ہے پس
اس موقع پر اس قدر اور ظاہر کرنا کافی ہوگا کہ خواہ کسی طور پر قلم لگائی جائے مگر قلمون کی
تیاری کے لئے حرارت کی ضرورت ہر حالت مین ہے خواہ وہ کھلے ہوئے میدان مین لگائی گئی
ہون یا سایہ دار جگہہ یا گرین ہاؤس مین لگائی گئی ہون - جو کھلے ہوئے میدان مین ہوتی ہین -
اون کو حرارت آفتاب کی پہونچتی ہے اور جو سایہ مین یا گرین ہاؤس مین ہوتی ہین اون کو کانچ
کے چوکھٹے یعنی فریم اور بیل گلاس کے ذریعے سے گرمی پہونچائی جاتی ہے - قلمون کی تیاری کے
لئے حرارت ہر صورت مین لازمی ہے - استعمال ریت سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اگر مٹی مین ریت ملی ہوئی
ہے تو جلد ترشی پیدا نہ ہوگی اور اگر خالص ریت مین قلم لگائی گئی ہے تو بھی ترشی جلد پیدا نہ ہوگی

اور غالباً ایسی کھلی ہوئی جگہہ جس پر ہوا اور دھوپ ، سردی و گرمی کا اثر ہوتا رہتا ہو ان کے لئے زیادہ مفید ہوتی ہے - کیونکہ زمانہ بارش مین سایہ دار اور تاریک مقامات مین رکھنے سے مٹی مین ترشی پیدا ہو جاتی ہے جو پودون کے حق مین زیادہ مضر ہوتی ہے - مین نے پودے فروشون کو دیکھا ہے کہ تالابون کے نیچے کی گاد یا تہ کی مٹی اچھی طرح بچھا کر قلمین لگاتے ہین - اس مٹی مین خاص طور پر عرصہ تک نمی قایم رکھنے کی قوت ہوتی ہے اور پھر بھی ترش نہین ہوتی -

عمدہ اور منتخب پودون کے بڑھانے مین زیادہ احتیاط اور ہوشیاری سے کام لیا جائے - ایسے پودون کی قلمون کو اگر کھلی جگہہ مین لگایا گیا تو بڑھینگی نہین - بلکہ بالو بچھا کر شیشے کے چوکھٹے سایہ مین لگائی جائین - بڑے پیمانہ پر اس ترکیب سے قلم لگانے کے طریقہ کو تفصیل کے ساتھ " ایگری ہارٹیکلچرل جرنل جلد دوم صفحہ ۳۸۴ مین مسٹر راس صاحب مہتمم باغات کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس نے لکھا ہے مختصر الفاظ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے -

بقیہ نمبر ۱۸۲ - دوسرا فائدہ یہ ہے کہ خالص ریت ہو یا ریت ملی ہوئی مٹی ہو ریت کی وجہ سے پانی جلد نتھر تا جاتا ہے اور قلمین بقدر ضرورت پانی چوس لیتی ہین اگر خالص ریت یا ریت ملی ہوئی مٹی مین پانی کے نکلنے کا راستہ نہو گا - اور پانی ٹھیرے گا تو ضرور ترشی پیدا ہو گی جو قلمون کو سڑا دینے کا باعث ہو گا کیاریون مین قلمین لگائی گئی ہون یا کونڈیون مین - ان مین پانی کو زیادہ ٹھیرنے ندے احتیاط رکھے -

کھلی ہوئی جگہہ مین ایک چھوٹی کیاری بناکر اس کے چارون طرف دو دو فٹ
بلند دیوارین بنادی جائین ، اور خوب صاف بالو سے ان کو بھر دیا جائے
بالو مین قلمین لگا کر اچھی طرح پانی دیدیا جائے اور پھر ان کو کسی قدر دبا دیا جائے
اور اوپر سے شیشہ کی چورس لالٹین نما چوکھٹے ڈھانک دئے جائین اور قریباً دو فٹ
بلندی پر چٹائی کا سایہ ان پر کر دیا جائے۔

مسٹر راس صاحب فرماتے ہین کہ پانی دیتے اور سڑی گلی پتی صاف کرنے
کی غرض سے ہفتہ مین ایک یا دو بار سے زائد چوکھٹو نکو نہ اُتارنا چاہیے۔

"کلکتہ بوٹانیکل گارڈنس" اور "ایگری ہارٹیکلچرل سوسائٹی" نے اِس طریقہ
مین ایک اصلاح کی ہے اور جس پر عمل درآمد بھی کیا جاتا ہے۔ چھوٹے گملون
مین بالو بھر کر کنارے کنارے قلمین گاڑ کر گملون کو بالو کی زمین مین کنارون تک
دبا دیتے ہین۔ اور اوپر سے شیشے کی چوکھٹی کو ڈہانک دیتے ہین جب قلمین جڑ
پکڑ لیتی ہین تو گملون کو باہر نکال لیتے ہین اور دوسرے گملون مین قلمین لگا کر بجائے
ان کے گاڑ دیتے ہین۔ اس طرح کرنے مین ایک فائدہ ہوتا ہے کہ بالو کی کیاریان
درست رہتی ہین۔ اگر گملے نہ استعمال کئے گئے ہوتے تو یقیناً قلمون کے کھودنے
کے بعد کیاریان ناہموار ہو جاتین۔ علاوہ اس کے ماہرین کا قول ہے کہ گملون
سے ملا کر قلمین لگائی جاتی ہین تو جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔

بلا شیشے ایک زیادہ آسان تدبیر سے بھی وہی غرض حاصل ہو سکتی ہے۔

یا بویعنی گملون کو بالو کی کیاریون مین نہ رکھا جائے بلکہ کسی مناسب مقام پر باغ مین زمین کھود کر اُس مین گملی گاڑدی جائین اور شیشہ کا چوکھٹہ رکھہ کر اوپر کسی چیز کا سایہ کردیا جائے۔

مذکورہ بالا طریقے مین ایک اور آسان ترمیم کی جاسکتی ہے۔ کہ گملون کے نصف حصہ مین بالو بھرا جائے اور ان مین لانبی قلمین تراش کر لگادی جائین کہ جو اُنچائی مین گملون کے کنارون سے برابر ہوجائین، بعد ازان ان کو زمین مین گاڑ دیا جائے اور ان پر شیشے کا چوکھٹہ ڈھانک دیا جائے۔ روزانہ صبح کے وقت شیشے کے اندرونی جانب نمی کی ایک تہ جمی ہوئی دکھائی دیگی شیشہ کو اُلٹ دینے کے سوا اور کسی کارروائی کی ضرورت نہین ہے۔ سرجے پیکسٹن صاحب فرماتے ہین کہ مسٹر میرنس صاحب نے مجھہ سے اس کی ایک بار تعریف کی تھی۔ اور یہ کہا تھا کہ ان کے تجربہ مین یہ اس قدر مفید اور کارآمد ثابت ہوا کہ جملہ اقسام کے ڈھکنون پر اس کو ترجیح دیتے ہین۔

گملون کو کنارون تک زمین یا بالو مین گاڑ دیا جاتا ہین بہت ضروری خیال کرتا ہون۔ اور قلمون کے جلد جڑ پکڑ لینے کے لئے بہت ضروری ہے کہ جس نمی مین وہ لگائی جائین اُس کی حرارت قرب وجوار کے ضرورت کے مقابلہ مین زیادہ ہونا چاہیئے۔ بخلاف اس کے زمین کے اوپر اگر کھلے رکھے جائین تو ان کے مسامات کے ذریعہ سے مٹی کی حرارت کسی قدر خارج ہوتی رہتی ہے۔

چنانچہ حرارت کم ہو جانے کی وجہ سے قلمون کو ضرر پہنچتا ہے۔

سر جے پیکسٹن صاحب فرماتے ہین:-

(۱) تمام ایسے پودون کی قلمین کہ جن کی لکڑی سخت ہوتی ہے، خالص ریت مین بہت جلد تیار ہو جاتے ہین۔

(۲) جن کی لکڑی نرم ہوتی ہے ان کی قلمون کو ہلکی مٹی مین لگانا چاہیے

"مسٹر ایرنگ ٹن" صاحب سابق مہتمم اگری ہارٹیکلچرل سوسائیٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک سال کی ہزار قلمین خالص بالو مین مین نے لگائین اور سب تیار ہو گئین۔ دوسرے سال اسی ترکیب سے پھر قلمین لگائین لیکن قریب قریب سب ضائع ہو گئین۔ بالآخر "بوٹانیکل گارڈنس" مین جس طریقے پر عمل کیا جاتا تھا اُس کو مین نے اختیار کیا چنانچہ وہ طریقہ یکسان کارآمد ثابت ہوا یعنی قلمین گاڑنے کے لئے تین حصہ باریک بالو مین ایک حصہ اَن بجھے کوئلون کا باریک چورہ ملوا دیا کرتا تھا۔ ہر قسم کی قلمون کے لئے بلا خوف نقصان یہ کھاد مرکب استعمال کی جا سکتی ہے۔ باین ہمہ میرا خیال ہے کہ مسٹر ایرنگ ٹن صاحب کو دوسری بار جو ناکامیابی ہوئی تو اس کی وجہ بالو کی خرابی تھی۔ اگر دریا کے کنارہ سے تازہ بالو لایا جائے اور کوئی تغیر کسی قسم کا بالو مین نہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہین ہے کہ نقصان پہونچایئے۔ بالو کے خالص نہ ہونے اور اس مین کم یا زیادہ دیگر کثافتون کے ملے ہونے کا اثر قلمون پر

شکل نمبر ۲۲
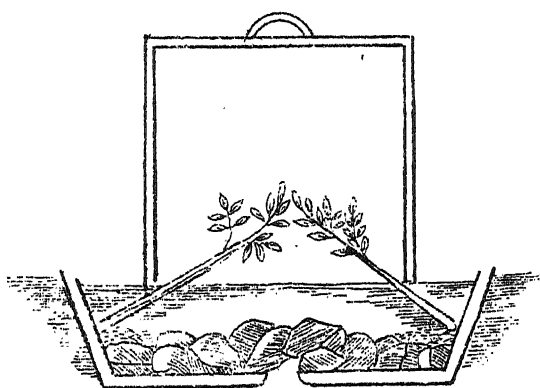
زیادہ ہوتا ہے۔ مین نے بارہا بالو کو خوب دھلوا کر استعمال کیا ہے۔ دُھلوانے سے اُسکی کثافت کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ جو صاف سمجھا جاتا تھا وہ کسقدر واقع مین کثیف تھا۔ لیکن بالو کا دھلوانا بہت تکلیف دہ کام ہے۔ اگر اس مین تہوڑا کوئلہ پیس کر ملا دیا جائے تو دہونے کی ضرورت باقی نہین رہتی۔ اور تمام کثافتون کو دور کر دیتا ہے۔

چند سال پیشتر قلمون پر ڈھانکنے کے مخصوص شیشے بآسانی دستیاب نہین ہوتے تھے، چنانچہ بجاے ان کے کم صرفہ مین اور انھین کے برابر کارآمد بلا پیندہ کی چورس شیشے کی لالٹینین۔ لالٹین فروشون سے بنوا کر استعمال کی جاتی ہین مثل لالٹین کے اس کی چھت ٹین کی نہین ہوتی بلکہ بجائے ٹین کے شیشہ جڑا ہوتا ہے۔ البتہ ان کی درازون کو احتیاط کے ساتھ پوٹین سے بند کر دینا چاہیئے۔

قلمون کے بڑہانے کے لئے ذیل کی ترکیب جسے شکل نمبر ۲۲ مین دکھایا گیا ہے، تمام ترکیبون پر ترجیح ہے۔ اور تجربہ کے بعد بالآخر مین نے اس کو اختیار کیا ہے۔ چوڑا اور اُتھلا طشت لو اور اس مین گملے کے ٹکڑے ٹھیکرے وغیرہ پانی کے نکاس کے لئے رکھو، نکاس کے سوراخ کے اوپر دیوار کے قریب پتون کی کھاد اور موزون بالو کی تہ بچھا دو، اور پھر کنارون کے ڈیڑہ انچھ نیچے تک خالص بالو سے طشت کو بھر دو۔ قلمون کو اس طرح ترچھا رکھو کہ نیچے کا سرا

ٹھیک کھا د پر طشت سے ملا ہو - اور اوپر کا حصہ اندر کی جانب دونون طرف
سے ملکر بطور ایک نصف دائرہ کے بنجائے اور پھر ایک شیشے کا چوکھٹہ اتنا بڑا
رکھدو کہ قلمون کے پتے دار سرون کو ڈھانک لے۔ کسی سایہ دار جگہہ مین طشت
کو کنارہ تک زمین مین گاڑ دو اور شیشے کے چوکھٹے کے اوپر سے روزانہ سیرابی کرتے
رہو شب مین کسی چٹائی وغیرہ کا سایہ کردیا جائے تاکہ خشکی کے مضر اثر سے
قلمین محفوظ رہین -

مذکورہ بالا ترکیب سے قلم لگانے مین حسب ذیل فوائد ہین :-

(۱) قلم کے سرے ٹھیک اپنی جگہہ ہوتے ہین جہان ان کو ہونا چاہیئے -
یعنی گملے یا طشت سے ملحق -

(۲) زیادہ کچے لگائے جانے کی وجہ سے ہوا سے پورے طور پر حفاظت
ہونا چاہیئے -

(۳) شیشہ کا چوکھٹہ اُتارنے کی ضرورت اس وقت تک نہین ہوتی
جبتک کہ قلمین جڑ نہ پکڑ لین -

(۴) دبے ہوئے حصہ مین پانی کھنچتا ہے اور اسی کو سیراب بھی ہونا
چاہیئے - پتیان اور شاخ پانی کے مضر اثر سے محفوظ رہتے ہین -

(۵) چونکہ چوکھٹے سے باہر پانی دیا جاتا ہے اس لئے اس کے اندر کی مٹی
درست حالت مین رہتی ہے - اور قلمون کو کوئی نقصان مٹی کے بیٹھنے سے

شکل نمبر ۲۳

نہین ہوتا۔
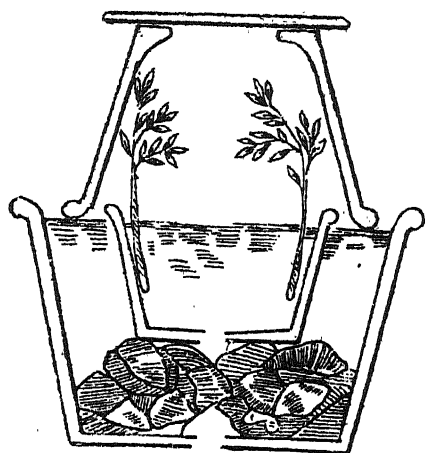
(۶) طشت زمین مین گاڑ دیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے مسامات سے نہ انجرات خارج ہوتے، اور نہ حرارت کے گھٹ جانے سے کوئی نقصان قلمون کو پہنچتا ہے۔

اگر کسی قسم کا چوکھٹہ شیشے کا دستیاب نہ ہو سکے تو ذیل کی ترکیب سے جو شکل نمبر ۲۳ مین دکھائی گئی ہے عمل کرنا چاہیے۔

ایک بڑا گملہ لے کر اور اُس کے اندر کنکر پتھر اس قدر بھر دو کہ چھوٹا گملہ جو اُس کے اندر رکھا جاے اُس کا کنارہ بڑے گملے کے کنارہ کے برابر ہو جائے اور ان دونون گملون کے درمیان خشک بالو یا مٹی بھر دو۔ چھوٹے گملے مین صاف بالو بھر کر قلمین لگا دو۔ بعد ازان ایک تیسرا گملہ اتنا بڑا الٹ کر قلمون کے اوپر رکھو کہ جو دونون گملون کے درمیانی حصہ کو ڈھانک لے، اس گملے کے پیندے کو توڑ ڈالو اور اس پر ایک شیشہ جو دروازون مین لگایا جاتا ہے، رکھدو۔ حسب ضرورت قلمون کو نیم گرم پانی سے سیراب کرتے رہو۔ لیکن احتیاط رہے کہ گملون کے درمیان کی مٹی یا بالو پر پانی نہ پڑے۔

شیشے کے اوپر شبنم جمی دکھائی دے تو اسکو الٹ کر رکھدینا کافی ہے گملون کے درمیان کی مٹی کو خشک رکھنے کی غرض یہ ہے کہ مسامات کے ذریعہ سے انجرات خارج ہو کر مٹی کی حرارت کم نہ ہونے پائے۔

قلموں کو پانی مین لگانا

ڈاکٹر لنڈلے صاحب فرماتے ہین کہ قلموں کو پانی مین لگانے کا رواج قدیم ہے - اور رسالہ باغبانی مین اس کی ترکیب جو شایع ہوئی ہے اس کا حوالہ دیتے ہین وہ یہ ہے -

مین چھوٹی چھوٹی شیشیون مین صاف پانی بھر کر اور اون کی گردنون مین رسی باندہ کر اپنے چھوٹے گرین ہاؤس کی کھڑکیون مین لٹکا دیتا ہون -

سالویا -   Salvia.

کال سی اولے ری یا ”   Calceolaria

” می مولس ” Mimulus مرٹل . Myrtle اور

نوٹ نمبر ۸۳ - پانی مین قلم لگانے کی ترکیب جو مصنف نے بیان کی ہے وہ درست ہے لیکن ہم اپنے تجربہ کو بھی اظاہر کرتے ہین کہ جس طرح پر ہم سیکڑون درخت پانی سے تیار کر کے اور بوتلون مین لگا کر آرایش کے کام مین لائے ہین ماہ نومبر مین درختان مندرجہ ذیل کی ۶ - انچ لانبی نیم پختہ شاخین کاٹ کر اس طریق سے پانی مین لگا کر تیار کین - سفید کانچ کی بوتلین قدرے چوڑے منہ والی جن مین چند شاخین آسکین اون کو بوتل کے ڈاٹ مین جو کارک کی ہوتے ہین + پہلے اون کے دو حصے کر کے ہر دو ٹکڑون مین اس قدر خلا کرتے ہین کہ دو یا تین یا چار قلم اوس مین سما سکین چنانچہ جتنی شاخین اوس مین آسکتی ہین اون کو

اس قسم کے پودے جن کو مین بڑہانا چاہتا ہون - ان کی قلمین ان مین ڈال دیتا ہون دو تین ہفتے یا ایک ماہ کے عرصہ مین چہوٹی سفید جڑین پہوٹ آتی ہین تو ہفتہ عشرہ کے بعد چہوٹے گملون مین خوب پانی دیکر لگا دیتا ہون - چنانچہ اس ترکیب سے نہ قلمین کملائین اور نہ نقل مکانی سے ان کو کوئی نقصان پہنچا - اور شاذو نادر کوئی قلم ضائع ہوتی ہو -

علاوہ اس کے سرجی پکیس ٹن صاحب فرماتے ہین کہ :-

اگر قلمین ہری لکڑی کی شاخ سے اور اوسی زمانہ مین تراشی جائین کہ جو زمانہ ان کے بڑھنے کا ہوتا ہے - تو بہت جلد لگجاتی ہین - اور دھوپ کی گرمی کا کوئی اثر نہین ہوتا - جب ان مین ریشہ دار جڑین نمودار ہو جائین تو ملایم مٹی مین ان کو

بقیہ نمبر ۸۳ - کارک کے خلا مین رکہ کر اور کارک کے ہر دو حصون کو ملا کر بوتل کے منہ مین کس دیتے ہین بوتلون مین پانی برسات کا اگر دیا جائے تو زیادہ مفید ہوتا ہے بارش کا پانی بزمانہ بارش ٹین کے پیپون مین بہر کر بحفاظت رکھے اور اس کام مین لائے ایک ہفتہ مین دو مرتبہ بوتل کے پانی کو پھینک دے اوس مین بو آجاتی ہے بوتل مین کنکر ڈالکر صاف کرے پہر صاف پانی بہر کر قلمونکو بدستور بوتل مین لگا دے اور ان بوتلون کو گرین ہاؤس کے اندر یا کانچ کے فریم یعنی کانچ کے چوکھٹے کے نیچے رکھے جہان پر روشنی ہو - تاریکی بالکل نہ ہو - کنکنا پانی دینے کی چندان ضرورت نہین ہوتی - اسلئے کہ کنکنے پانی کے اثر کا معاوضہ کانچ کے چوکھٹے سے حاصل ہوتا ہے اِس طریق پر مینے اریلیا - پیناکس - ایران تہی مم - کروٹن کے اقسام کی قلمین بہت تیار کی ہین

منتقل کر دینا چاہیے۔ "گل مہندی" اور "ڈھلیا" کی قلمین اس طرح جلد جڑ پکڑ لیتی ہین "خربوزی" کے قسم کے پودون کی قلمین بہت جلد (بعض اوقات تین دن کے اندر) ہو جاتی ہین۔ اور اگر چھوٹے گملون مین پتون کی بوسیدہ کھاد بھر کر ان کو لگا دیا جائے تو ایک ہفتہ سے کم ہی زمانہ مین ان مین جڑین نکل آتی ہین۔

جاڑے کے موسم مین، مین نے خود اسی ترکیب سے "وربناس" "سورج مکھی" اور "سال دی یا" اور "گلاب" کی قلمین لگائی ہین" میرے تجربہ مین اس سے زیادہ آسان، اور بہتر کوئی دوسری ترکیب ثابت نہین ہوئی۔

جن امور کا لحاظ ہونا چاہیے ان کو درج ذیل کرتا ہون۔

(۱) قلمین پورانی اور کہنہ شاخون کی نہ ہونا چاہین۔ بلکہ نئی کونپلون سے لی جائین۔ اور جو موسم ان کی زیادہ سرسبزی اور شادابی کا ہو اس مین تراشی جائین۔ نیچے یا وسط حصہ کی قلمون سے بہتر چوٹی کی قلمین ہوتی ہین۔

بقیہ نمبر ۸۳۔ عرصہ تک یہ جڑدار قلمین بوتل مین خوش نما حالت مین رہتی ہین ان کی سفید سفید باریک باریک گول گول جڑین بوتل مین سے نظر آتی ہوئی بھلی معلوم ہوتی ہین بعد ایک سال کے ان تیار شدہ درختون کی جڑون پر سیاہی آجاتی ہے اسوقت خوشنمائی مین کمی ہوتی ہے ایسی حالت مین ان کو مٹی کی کونڈیون مین جن مین معمولی مٹی و ریت و پتی کی کھاد کا مرکب تیار کردہ جو پہلے سے کونڈیون مین بھر رکھتے ہین لگاتے ہین اور کچھ عرصہ تک ان کو دہوپ سے

(۲) بوتل چوڑے منہ کی اور بڑی ہو تاکہ زیادہ پانی آئے۔ اگر بوتل چھوٹی ہو تو ممکن ہے کہ تھوڑا پانی قلمون کے ڈالنے کی وجہ سے سڑ جائے۔

(۳) پانی کو اکثر بدلتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہمیشہ صاف بوتل میں رہے۔

(۴) پانی بدلا جائے تو گرم پانی دیا جائے اس سے قلمون کو نیچے سے گرمی پہنچتی ہے۔ اور چھوٹی جڑیں جلد پھوٹ آتی ہیں۔

(۵) قلمون کو تیز دہوپ اور تیز ہوا سے بچانا ضروری ہے۔ لیکن مناسب ہوا اور روشنی بہی پہنچانا چاہیئے۔

(۶) شب میں کھلے میدان کی ٹھنڈی ہوا سے اٹھا کر مکان کے اندر رکھدینا چاہیئے۔ اور اگر نیم گرم پانی میں نصف حصہ بوتل کا رکھا جائے تو اور زیادہ بہتر ہے۔

"بالو اور پانی میں قلم لگانا"[۸۴]

یہ کوئی جدید ترکیب لگانے کی نہیں ہے، بلکہ جو ترکیب اوپر بیان کی گئی ہے

بقیہ نمبر ۸۳ ۔ بچاتے ہیں سرد و روشن مقام پر رکھتے ہیں جن کو رفتہ رفتہ دہوپ میں لاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۸۴ ۔ ابتدا میں ہمنے بہی معمولی ریت میں قلمیں لگائی تہیں مگر سخت ناکامیابی ہوئی اوس کا سبب یہ تھا کہ اول تو ریت دریائی نہ تھی بہاری ریت تہی دوم اوس میں خاک کا

اسی مین خفیف ترمیم کی گئی ہے - بالو کے استعمال کی غرض یہ ہے کہ قلمین ادہرادہر نہ جھکین بلکہ ایک طرز پر دبی رہین - مین نے جاڑہ کے موسم مین اس ترکیب سے قلمین لگائی ہین اور اکثر کامیابی ہوتی ہے " مس ملنگ صاحبہ" نے جو کچھہ اس بارہ مین تحریر فرمایا ہے اس کو مختصر طور پر بیان کرون گا - اور اس کے ساتھہ ہی یہ بھی عرض کرون گا کہ جن قلمون مین عرصہ کے بعد جڑین پھوٹتی ہین ان کے

بقیہ نمبر ۸۴ - جز بہت زیادہ تھا جس نے ہماری قلمون کو سڑا دیا اور اُن مین لو پیدا ہو گئی اور ریت مین مٹی کا جز وکثیر ہونے کیوجہ سے ترشی آگئی تھی جس نے مضر اثر پیدا کیا قلمون کے سرے جو ریت کے اندر تھے ان کا پوست گل کر سیاہ ہو گیا تھا اور ایک یہ بھی سبب تھا کہ جس کونڈی مین ہمنے ریت بھر کر قلمین لگائی تھین اوس کا سوراخ بند ہو گیا تھا کونڈی مین پانی زیادہ ٹھہرتا تھا جس نے قلمون کو نقصان پہونچایا یہ بات بعد تلاش اور غور بسیار کے معلوم ہوئی کہ ریت جس مین مٹی کا جز وکثیر تھا اور کونڈی کا سوراخ بند ہونا اون کے نقصان کا اصلی سبب ہے - تب ہمنے نربدا کی ریت منگوائی اور اوسکو ایک مٹی کے گھڑے مین ڈالکر خوب دھویا اور خشک کیا اور مٹی کی کونڈ کے تلی مین دو تین سوراخ کئے پھر اُس کونڈی کو نصف ٹھیکرے اور کوئلے سے بھر دیا اُس کے بعد نصف کونڈی کو نربدا کی صاف شدہ ریت سے بھرا اور ہاتھہ سے ریت کو اچھی طرح دبا دیا اور کونڈی کو اتنا پانی دیا کہ کونڈی کی تلی کے سوراخون سے پانی بآسانی خارج ہو گیا اوسوقت سالویا - آکلڑیتن تھرا - اریلیا - ہبیس کس نیم پختہ سبزی مائل شاخون کو کونڈی مین لگایا اور پانی دیا اور کونڈی کو گرین ہاؤس مین رکھا شب کے وقت اوسپر کانچ کا فریم ڈھانکا

لیئے صاف اور خالص بالو کا ہونا لابدی وضروری ہے۔ ورنہ پانی کے رنگ مین سبزی آجائے گی۔ اور سڑ جائے گا۔ اور آخرکار قلمین سڑ جائین گی۔

"ہلیوٹروپ" *Heliotrope.*

"وربی ناس" *Verbenas*

"لوبی لیاس" *Lobelias*

"بی گونیا" *Begonia*

علاوہ ان کے اور بہت سے درختون کی نازک وملایم شاخین طشترلون مین بالو بھرکر اور پانی لبریز کرکے لگائی جاتین تو عمدگی کے ساتھ جڑ پکڑ لیتی ہین۔ جو قلمین سخت شاخون سے تراشی جاتی ہین اور جن کی جڑین بھی عرصہ مین پھوٹتی ہین۔ اگر ان کو بھی اسی طریقہ سے لگایا جائے تو کامیابی ہوتی ہے۔

بقیہ نمبر ۸۴۔ اس ترکیب سے قلمون مین کم وبیش تین ہفتہ مین جڑین پیدا ہوگئین تاہم بعض بعض بلا جڑ کی رہ گئین تھین جو غور کرنے سے معلوم ہوا وہ سخت لکڑی کی تھین جسکو پھر بدستور لگا دیا اور کامل نگرانی کی تو اون مین ایک ماہ سے زیادہ مین جڑین آئین۔ جب قلمون مین جڑین بخوبی آجاوین اسوقت قلمون کو سلیقہ کے ساتھ نکالنا چاہیئے تاکہ جڑ نہ ٹوٹے اور چھوٹی چھوٹی مٹی کی کونڈیون مین پتی کا کھاد مٹی و ریت بھرکر اون قلمون کو ان کونڈیون مین ایک ایک علحدہ علحدہ لگانا چاہیئے جب یہ شاداب ہوجاوین۔ اور بعد کچھہ عرصہ کے نمو کا اظہار ہو اور موسم گرم نہ ہو تو اون کو چھوٹی کونڈیون سے نکال کر بڑی کونڈیون مین لگانا چاہیئے۔

بہت چھوٹی اور تازہ شاخین نے کر اور نیچے کی کونپلون کو زور دے کر بالو مین داب دینا چاہیے - اور اگر کسی سایہ دار اور گرم مقام پر مثلاً گرین ہاؤس تنور پر رکھدے جائین تو جلد جڑین پھوٹ آتی ہین - اور ریشے دار جڑون کا زیادہ خوبصورت گچھا بن جاتا ہے - شیشیون مین بارش کا پانی بھر کر اگر ان قلمون کو لگا دیا جائے تو اکثر لگجاتی ہین - اس مین نفع یہ ہے کہ تھوڑی جگہہ مین کام چل جاتا ہے - قلمون کو اکھاڑنے کے قبل بالو کو پورے طور پر پانی سے تر کر دینا چاہیے - تاکہ اکھاڑنے مین جڑون کو نقصان نہ پہونچے - جو قلمین بالو مین دبائی جاتی ہین ان کے اکھاڑنے کا قاعدہ یہ ہے کہ کچھہ بالوان کی جڑون مین ضرور لپٹا ہوا رکھا جائے -

"امریکہ کے طریقہ[85] سے قلم لگانا"

امریکہ کے ایک ہوشیار باغبان نے قلم لگانے کا ایک طریقہ ایجاد کیا ہے -

---

بقیہ نمبر ۸۴ - اس طور سے قلم لگا کر درخت تیار کرنے کے طریقہ کو چھوٹے پیمانہ پر دیکھا ہے - جو زیادہ تر گرین ہاوس کے نازک اور نفیس تر درختون کے ساتھ کیا جاتا ہے بڑے اور وسیع باغات مین قلمون کو اوسی طریقہ سے کیاری بنا کر کھلے میدان مین لگاتے ہین جس کا ذکر پیشتر قلم لگانیکے بیان مین ظاہر کیا گیا ہے - اوسی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے -

نوٹ نمبر ۸۵ - مصنف نے جو طریقہ امریکہ مین گلاب کی قلم لگانے کا اپنی کتاب مین بیان

چنانچہ گلاب کی قلموں کے لگانے مین وہ طریقہ زیادہ مفید ثابت ہوا ہے
اس طریقے سے بہت سی قلمین ایک ساتھ لگائی جا سکتی ہین۔ ترکیب یہ ہے
کہ معمولی طریقے سے، چھ چھ انچ لانبی قلمین بنالو۔ اور تراشتے وقت خیال رکھا
جائے کہ پتیان نہ رہنے پائین، ان قلموں کو قسم وار علیحدہ علیحدہ بنڈلون مین
باندھ لو۔ گوبرا ور پانی کو خوب حل کر کے مثل لیئی کے کرلو، پھر اس مین ان قلموں کے

بقیہ ضمیمہ ۸۵ — کیا ہے۔ اوس کا تجربہ یہان مین نے کبھی نہین کیا۔ البتہ ممالک متحدہ آگرہ
مین جو معمولی مالی درختون کا ذخیرہ تیار کر کے دیگر ممالک ہند مین بغرض تجارت لیجاتے ہین۔
اون کے یہان دیکھا ہے کہ وہ لوگ آخر ماہ نومبر مین ایک گڈھا زمین مین چھ فیٹ لانبا اور چار فیٹ چوڑا
اور ڈہائی فیٹ گہرا کہودتے ہین اور گڈھے کی تلی کو صاف اور ہموار کر دیتے ہین اوسکے بعد اوس گڈھے کی
سطح پر اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑون کو برابر تین انچھ بلند بچھاتے ہین اوس کے بعد تین انچھ
معمولی مٹی ریت ملی ہوئی بچھاتے ہین اوس کے بعد سنو سنو قلموں کے بنڈل باندہکر اور بنڈلون کو
اولٹا کر کے یعنی قلم کے نیچے کا سرا اوپر کی جانب رکھتے ہین جسکو اوندہا کر کے رکھنا چاہیئے اس طریق
پر بہت سے بنڈلون کو قطار کی صورت مین رکھتے ہین اور ایک بنڈل سے دوسرے بنڈل کو
دو انچھ کے فاصلہ پر رکھتے ہین۔ اس صورت مین قلموں کے بنڈل گڈھے کے کنارے سے ایک
یا دو انچھ نیچے رہتے ہین پہر معمولی مٹی بنڈلون کے درمیان مین اچھی طرح سے دبا کر بھرتے ہین
اور اوس کے بعد ریتیلی مٹی جس مین کچھہ کہاد ملا ہوا ہوتا ہے قلموں کے بنڈلون کے اوپر بچھا
دیتے ہین اور اتنا اونچا کرتے ہین کہ یہ گڈھا دو انچھہ اونچا چبوترہ بنجاتا ہے اوسوقت اوس کو

نیچے کے سرے کو ڈبا دیا جائے۔ اِس کے بعد ایک لکڑی کا صندوقچہ دو فٹ بلند اور ڈیڑہ فٹ لانبا اور ایک فٹ چوڑا لیکر اس مین تین انچ معمولی باغیچہ کی مٹی کی تہ بچھادو، اِس مٹی پر قلمون کو اس طرح اُلٹا کھڑا کرا دو کہ نیچے کا سرا اوپر رہے اور ان قلمون کے درمیان ایک ایک انچ موٹی مٹی بچھاکر قلمون کو

بقیہ نمبر ۸۵ - ہاتھون سے اچھی طرح دبا دیتے ہین اور ہر روز صبح سات بجے یا آٹھ بجے تک اوس گڈھے پر پانی ہزارہ سے چھڑکا جاتا ہے اور اس امر کا خیال رکھتے ہین کہ قلمون کے اوپر کا سرا خشک نہ جاوے اور اگر کسی وقت کچھ پانی زیادہ ہوجاتا ہے تو وہ پانی مدفون قلمون کے بنڈلون مین سے گذر کر اینٹون کے ٹکڑے جو تلی مین بچھائے جاتے ہین اون کے نیچے اوتر جاتا ہے اِس قسم کا گڈھا کُھلی ہوئی جگہہ مین بنایا جاتا ہے جہان پر مکان یا درخت کا سایہ نہ ہو۔ تاکہ دن کے وقت چبوترہ پر دہوپ کی گرمی اثر کرے شب کے وقت اس چبوترہ پر صرف ایک چٹائی ڈال دیتے ہین جو ہر روز صبح کو آبپاشی کے وقت ہٹا دیجاتی ہے ایک ماہ کے اندر قلمون مین جڑین آجاتی ہین بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ قلم کی ہر آنکھ کے پاس سے جڑین پھوٹ آتی ہین ایسی صورت مین سرے کی جڑون کو رہنے دیتے ہین باقی کو نوچکر الگ کر دیتے ہین بیس یا پچیس دن گذرنے پر گڈھے سے چبوترہ کو ذرا کرید کر دیکھنا چاہیئے کہ قلمون کے اوپر کے سرے کے اطراف مین جڑین نکل آئین یا نہین اگر نا کافی ہوتی ہین تو پھر دس یا پانچ روز انتظار کرنا ہوتا ہے یہ طریقہ گلاب کی قلمون کے ساتھ زیادہ کرتے ہین۔
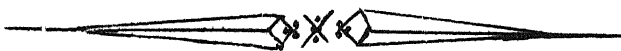
شکل نمبر ۲۴
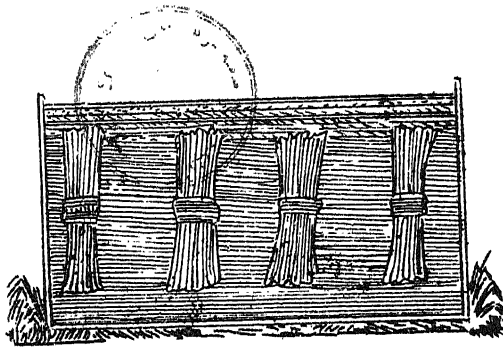
دبا دیا جائے بعد ازان تین حصہ معمولی باغیچہ کی مٹی اور ایک حصہ بالو کو خوب ملا کر صندوق کو اوپر تک اس طرح بہر دیا جائے کہ قلمین پورے طور پر ڈھک جائین صندوق کو کسی ایسی جگہہ رکہا جائے جہان دہوپ پہنچ سکے۔ اور پانی اس قدر دیا جائے کہ مٹی صرف تین چار انچ تک نم رہے۔ تر ہونے پائے۔ سات آٹھ ہفتہ کے بعد قریبًا تمام قلمون مین جڑین پہوٹ آئین گی۔ ان کے نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ صندوق کو الٹا کر کے اٹھا لو تو مٹی خود بخود گر جائیگی۔ اور قلمین نکل آئین گی۔ بعد ازان جس قدر جلد ممکن ہو، ان کو علحدہ علحدہ گملون مین لگا دیا جائے۔ اور کسی سایہ دار مقام مین رکہدیا جائے۔ اس ترکیب مین یہ خیال ملحوظ رکہا گیا ہے کہ دہوپ کی گرمی نیچے سے پہنچائی جائے۔ چنانچہ یہ ہی وجہ ہے کہ قلمون کو زمین مین الٹا دباتے ہین۔ نمبر ۲۴ سے یہ ترکیب سمجھ مین آجاتی ہے۔

"د" نیچے کی مٹی ہے۔

الف و ب بنڈون کے درمیان کی مٹی ہے۔ اور

"س" بالو ملی ہوئی اوپر کی مٹی ہے۔

جس مین کہ قلمین جڑین نکالتی ہین۔ اس ترکیب سے مصنف نے ہزارہا گلاب کی قلمین تیار کی ہین۔ اور شاید ایک یا دو قلمین ضائع ہوئی ہون گی۔ قلمین تراشنے مین خوب پختہ شاخ کو انتخاب کرنا چاہیے اس طریقہ سے قلمون کے لگانے کا

بہترین موسم اکتوبر سے دسمبر تک ہوتا ہے۔

کاشت[86] بذریعہ آنکھ

بہت قسم کے درختون و پودون کی کاشت بذریعہ آنکھ یا چشمہ کیجا سکتی ہے۔ اس کتاب مین کسی دوسرے موقع پر مین نے لکھا ہے کہ کہ لاہور کے انگور کے باغات مین اس طریق پر عمل کرنے مین بڑی کامیابی ہوئی اور کوئی معقول وجہ معلوم نہین ہوتی کہ ہندوستان مین اگر دوسرے پودے و درخت اس طرح پیدا کئے جائین تو کیون نہ کامیابی ہو یہ طریقہ زیادہ آسان ہے

نوٹ نمبر ۸۶۔ یہ ایک قسم کا گارڈننگ اسپورٹ ہے جسکو اکثر باغبان لوگ عمل مین لاتے ہین جن کے باغات زیادہ سرد ممالک مین واقع ہوتے ہین یا جہان پر برف اور کہرے سے زیادہ نقصان پہونچتا ہے اور اون کے نزدیک عمدہ گرم مکان اور معقول گرین ہاؤس ہاٹ بیڈس یعنی گرم کیاریان اور کانچ کے چوکھٹے اور ریل گلاس موجود ہوتے ہین۔ وہ لوگ اکثر انگور۔ نارنگی۔ گلاب۔ چکوترہ۔ آڑو۔ ان چیزون کو آنکھ کے ذریعہ سے بڑھاتے ہین۔ درختانِ مذکورہ کے ترقی دینے کے لئیے یہ طریقہ اعلیٰ درجہ کا موزون نہین ہی عام طریقہ جو درختان مذکورہ بالا کے لئے مقرر ہے اوسکو عمل مین لانا چاہیئے وہ یہ ہے کہ درختان مذکورالصدر کو چشمہ کے ذریعہ سے تیار کرنا چاہیئے۔ نارنگی۔ چکوترہ۔ کا چشمہ ماہ فروری مین لگایا جاسکتا ہے۔ گلاب اور آڑو کا چشمہ ماہ جنوری مین باندھا جاسکتا ہے۔ انگور کی قلمین

ایک نئی دبیز اور کامل صحیح شاخ کو جس مین سرسبز اور شاداب پتے ہون مگر ان کے نیچے آنکھین ابھی کھولی نہ ہون - تراش لو - اس کے بعد ایک بند آنکھ کے نیچے آدہ انچ شاخ اوپر ترچھی کاٹ لی جائے اسی طرح اس بند آنکھ کے نیچے آدہ انچ شاخ رہنے دیجاے - اس ٹکڑے کو کسی طشتری مین بالو بھر کر اس طریقہ سے گاڑہا جائے کہ بند آنکھ سطح کے اوپر دکھائی دے - بالو کے اندر دبی ہوئی نہ رہے - یہ ضرور ہے کہ اس بند آنکھہ کے اوپر پتی رہنا چاہیئے - طشتری کو چارون طرف سے دبا کر پانی سے خوب تر کر دینا چاہیئے - اور اوپر شیشے کا چوکھٹہ یا محض شیشے کا ایک چورس ٹکڑا رکھدیا جائے، انگلستان مین اس طریق سے اقسام نارنگی کی کاشت کی جاتی ہے اور خاص کر گلاب اور "کے مل لیاس" Camellias کے درخت خوب پیدا کئے جاتے ہین -

جڑوے[87]

بہت قسم کے پست قامت پودے اور موسمی پھولون کے درخت

بقیہ نمبر ۸۶ - آخر ماہ نومبر مین لگائی جاتی ہین انگور کی بیلون مین ڈبے برزمانہ بارش باندہے جاتے ہین - جو نہایت آسانی سے عمدہ طریق پر تیار ہو جاتے ہین -

نوٹ نمبر ۸۷ - درخت موگرہ - چمبیلی - کند - جوہی - گل داؤدی - چینی گلاب - فرنگ نیا

مثلاً "گل داؤدی" کی جڑاون سے کئی پودے یعنی "جڑودے" نکلتے ہین۔ اس قسم کے پودے جتنے چاہو جڑاون کے ذریعہ سے بڑھا سکتے ہو، ترکیب یہ ہے کہ زمین سے اکھاڑ کر جڑاون کو جن مین کسی قدر جڑ بھی لگی ہو، علیحدہ کر کے کیاری یا گملے مین لگا دیتے ہین۔ لگانے کے بعد ان کی جڑین بہت جلد زمین پکڑ لیتی ہے۔ اور جو جدا اگانہ مستقل درخت ہو جاتے ہین اور جڑاون کے نکلنے کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ اس قبیل کے پودونکو اکثر ایک جگہہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ منتقل کرتے رہنا چاہیئے۔ اگر زیادہ بڑہانے کی غرض مد نظر نہ بھی ہو تو بھی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دوسری جگہہ منتقل کرنے مین جب وہ خوب بڑھتا اور پھولتا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ خود قدرت اسی بات کی مقتضی ہے۔

"دابہ"[۸۸]

کئی قسم کے پھلون کی کاشت دابہ کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ طریقہ

بقیہ نمبر ۸۷ - ان درختون مین جڑاوے بہت جلد پیدا ہوتے ہین جو زمانہ بارش درختون کے اطراف سے بذریعہ کھرپی نکال کر کونڈیون مین یا بلند جگہہ پر لگائے جاتے ہین ان جڑون سے عمدہ درخت تیار ہوتے ہین یہی طریقہ یہان باغات مین جاری ہے اور درست ہے۔

نوٹ نمبر ۸۸ - مصنف نے گملے یا زمین مین دابہ لگانے کی جو ترکیب بیان کی درست ہے

بہ نسبت قلم لگانے کے دیر طلب ہوتا ہے مگر اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اگر درخت خوب سرسبز وشاداب ہوا تو شاید ہی ناکامیابی ہوتی ہو، ورنہ قریب قریب سب درخت "دابہ" کی ترکیب سے بڑھائے جاسکتے ہین - یہ ظاہر ہے کہ دابہ کے درخت زیادہ طویل مضبوط اور تنار رست ہوتے ہین -

ترکیب یہ ہے کہ جس درخت مین "دابہ" کرنا ہو اُس کی ایک شاخ کو لیا جائے کہ جس کے اندر کی لکڑی پختہ ہو گئی ہو، اور شاخ تر و تازہ اور ایسی ہو کہ جو شاخ گملے یا زمین مین جھکائی جائے تو ٹوٹ یا چٹخ نہ جائے پتون کی آنکھہ کے

بقیہ نمبر ۸۸ - پھل و پھول ہر دو قسم کے درخت مثل آم - بہی - سرو - کنیر ان کے ساتھ یہ عمل کیا جاتا ہے کہ ان درختون کی شاخین جو زمین سے قریب ہوتی ہین - یا زمین سے ملی ہوتی ہین حسب بیان مصنف دابہ کے ذریعہ سے اون کے درخت تیار کئے جاتے ہین اور یہ طریقہ یہان بھی جاری ہے اور یہان کے باغبان اس سے بخوبی واقف ہین - اگر شاخین اونچی ہوتی ہین تو مچانون پہ گملے رکھکر ان مین شاخین دبا دیتے ہین اور درخت تیار کر لیتے ہین - درختان مذکور الصدر کی وہ پتلی شاخین کہ جن مین زبان بنائے جانے کی قابلیت نہ ہو - اون کو زیر آنکھہ آر پار تیز چاقو سے چیرے اور ایک کنکری رکھدیجاوے اور اوس شاخ کو مٹی مین دبا دیا جاوے تو اوس مین سے جڑ مین نمودار ہو جاوین گی -
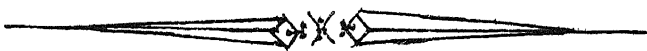
نیچے ذرا ہٹا کر تیز چاقو سے شاخ کو نصف موٹائی تک اس طرح مثل قلم کے
تراش لیا جائے کہ ترشے ہوئے حصہ کی لمبائی ایک انچ سے کم نہ ہو- اور اس کا
خیال رکھنا چاہیئے- کہ وہ ترشا ہوا حصہ جو بطور زبان کے ہوگا شاخ سے جدا
ہونے نہ پائے- اب اس ترشے ہوئے حصہ اور شاخ کے درمیان مین ایک
کنکری رکھدی جائے- بعد ازان جس مقام سے زبان تراشی گئی ہے اس کے نیچے
سیدھ مین دو تین انچ مٹی ہٹا دے یا ایک گملہ رکھدینا چاہیئے- اور احتیاط کے
ساتھ تراشی ہوئی شاخ کو اس طرح کہ ٹوٹ یا چٹخ نہ جائے گملے یا زمین مین دبا دیا جائے
دبے ہوئے حصہ پر حرفی ہوئی میخ بشکل ^ گاڑ دی جائے تاکہ
پھر اوپر کو نہ اُبھر آئے اور پھر مٹی سے ڈہانک کر پانی دیدینا چاہیے- اگر فروری یا
مارچ مین "دابہ" کیا جائے تو زمین کو اکثر پانی دیتے رہنا چاہیئے- اور خشک
یا سخت نہ ہونے دینا چاہیئے مسٹر "ری ورس" صاحب جو طریقہ گلاب کے
دابہ کرنے کا بتلاتے ہین- اسی طریقہ سے دوسرے درختون مین بھی دابہ کیا جاسکتا
ہے- ترشی ہوئی زبان کو اوپر رہنا چاہیئے- مٹی کے نیچے دبانا نہ چاہیئے - اور
سطح زمین سے دو انچ نیچے اس کا رکھا جانا ضروری ہے تاکہ آفتاب کی گرمی اس کو
پہنچتی رہے - اگر اس کے خلاف کیا گیا تو جڑین جلد نہ نکلین گی-

بعض قسم کے گلاب اور دوسرے پودے جن کی شاخین جھکانے سے
چٹخ جاتی ہین ان کے "دابہ" کرنے مین کسی قدر مذکورہ بالا طریقہ مین ترمیم کی ضرورت

شکل نمبر ۲۵

ہے (ملاحظہ ہو شکل نمبر ۲۵)

مین نے خود بھی تجربہ کیا ہے - اور بہت کامیابی ہوئی ہے - ترکیب یہ ہے
کہ ایک گملے کو لیکر کے اس کے ایک جانب نیچے سے اوپر تک توڑ ڈالا جائے - اور
پھر بطریق مذکورہ بالا شاخ مین شگاف دے کر زبان اور شاخ کے درمیان کنکری
رکھی جائے ٹوٹے گملہ کو اس قدر اونچا، مٹی سے بھر کر رکھا جائے کہ تراشے ہوئے
حصہ کے برابر اس کی سطح ہو جائے اور گملی کو تپائی یا اُلٹے گملی پر رکھہ کر ایک جگہہ
مستقل طور پر قایم کر دینا چاہیئے گملے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے کو پھر جوڑ کر رسی سے
چارون طرف باندھ دیتے ہین تاکہ مٹی نہ گرنے پائے - اور پھر باغیچہ کی ملایم مٹی مین بالو
اور پتون کی بوسیدہ کھاد خوب ملا کر گملے مین بھر دیتے ہین - اور پانی دیتے رہتے ہین -
تاکہ خشک نہ ہونے پائے -

"کتاب ٹے بان جارڈی نیٹر" مین پتون دار پودون کے "دابہ" کرنے کی
عمدہ ترکیب دی ہوئی ہے - جس شاخ کو دابہ کرنا مقصود ہو اُس پر روغن دار کاغذ
کا ایک خول چڑھا دو، اور دو تین آلپین لگا دو تاکہ کھُلنے نہ پائے - اور پھر اس خول
مین مٹی اور تالاب کے نیچے کی گادھ بھر کر ہمیشہ اس کو نم رکھا جائے -

ایک دوسری عمدہ ترکیب یہ ہے کہ چار اچھی گملون کا پیندہ نکال لیا جائے
اور دو ٹکڑے نلوے کے ایسے کر لئے جائین جس شاخ کو دابہ کرنا ہو اس کو ان دونون
ٹکڑون کے اندر رکھہ کر عمدہ مٹی بھر کر ایک رسی سے مضبوط باندھ دیا جائے - اور

باقاعدہ پانی دیا جائے تو چھ ہفتہ یا دو ماہ کے اندر عمدہ پودا تیار ہو جاتا ہے۔

"گوٹی"[۸۹]

مسٹر ماسٹرس صاحب مہتمم باغات کلکتہ "بوٹانیکل گارڈنس" نے گوٹی کے ذریعہ سے درخت پیدا کرنے کا طریقہ جو بیان کیا ہے اس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے

"جس درخت پر گوٹی کرنی مدنظر ہو اسکی پختہ اور ہر طرح تندرست شاخون کو انتخاب کر لینا چاہیئے۔ اِن شاخون کو نرم اور خوب پختہ ہونا چاہیئے۔ قریبًا ایک انچ چھلکا پتے کے نیچے آنکھ بچا کر چاقو سے اوتار لیا جائے اور اندر کی سفید لکڑی کے اوپر سے فضول ریشہ اور چھال چاقو سے کھرچ لی جائے۔ تاکہ چھلکے کا کوئی جزو یا ریشہ اس پر باقی نہ رہے۔ اِس مقام پر چارون طرف سے عمدہ مرکب تیار شدہ مٹی کا گوندہ چڑھا دین۔ اور پھر چڑھی ہوئی مٹی کو کسی ملایم رسی سے چارون طرف سے مضبوط باندہ دین۔ اور رسی کا آخری سرا ایک بڑی ہانڈی کے پیندے کے سوراخ مین پھنسا دیا جائی اسطرح کہ ہاتھ کے جھٹکے یا تیز ہوا کے جھونکے سے نکل نہ سکے اس ہانڈی کی گردن مین رسیان باندھ کر کسی شاخ یا ٹٹی سے ٹھیک گوٹی کے اوپر لٹکا دین اور روزانہ اس مین پانی بھر دیا کرین، تاکہ رسی کے ذریعہ سے مٹی کا گولہ ہر وقت تر

نوٹ نمبر ۸۹ ۔ ڈوبہ کے ذریعہ سے درخت لیمو ترش و لیمو شیرین ۔ مدھو کامنا ۔ سرو ۔ مورپنکھی

شکل نمبر ۲۶
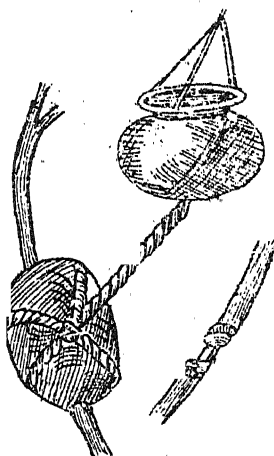
رھا کرے۔ چند ماہ کے اندر جڑین پھوٹ آئین گی۔ اور ایک عمدہ درخت تیار ہوجائے گا۔ جھان سے جھلا اوتارا گیا ہے وہان بہت باریک باریک جڑون کا جال پھیلنا شروع ہوجائے گا۔ یہ باریک جڑین مٹی کے اندر سیدھی آتی ہین۔ مگر اوپر آکر مٹی کے گولہ کے چارون طرف لپٹ جاتی ہین۔ جب ایسا دکھائی دے تو جڑدار شاخ کو بڑے درخت سے جدا کرلیا جائے۔ اور جس مقام پر نصب کرنا ہو وہان لگا دیا جائے۔ بادی النظر مین مضبوط جڑدار درخت حاصل کرنے کا یہ عمدہ طریقہ ہے اور اس مین کامیابی بہت ہی۔" جونیسیا اسوکا"

Jonesia Asoca کے درخت مین چونسٹھ گوٹیان جون مین باندہی گئین، ان مین سے سبھون مین اکتوبر تک خوب جڑین پھوٹ آئین، اور اسی درخت مین اسی زمانہ مین پینتالیس (۴۵) والے لگائے گئے، لیکن ان مین اچھی طرح جڑین کچھہ کچھہ پھوٹنا شروع ہوئین نیچے کی گوٹی چار ماہ مین تیار ہوتی ہے۔

تاوقتیکہ احتیاط نہ کی جائے۔ گوٹی کے اوپر یا تو ہانڈی سے پانی گرتا ہے یا بالکل گرتا ہی نہین۔ اس کی تدبیر شکل نمبر ۲۶ مین دکھائی جاتی ہے عموماً گوٹیون مین پانی اسی طرح پہنچایا جاتا ہے۔

ہانڈی کے پیندے مین سوراخ کرکے ایک رسی کا سرا ڈال کر اس مین ایک موٹی گرہ لگادی جائے کہ وہ سوراخ سے نکل نہ سکے۔ اور دوسرے سرے کو مٹی کے

بقیہ نمبر ۸۹۔ بوگین۔ ول لیا۔ بونٹیا کے درخت بزمانہ بارش حسب بیان مصنف تیار کئے

گولہ پر چارون طرف جیسا کہ شکل ہذا مین دکھایا گیا ہے۔ لپیٹ دیا جائے۔ اس ترکیب سے ہانڈی کا پانی تھوڑا تھوڑا رس رس کر رسی کے ذریعہ سے گولہ پر ٹپکتا رہیگا اور وہان سے چارون طرف پہنچ جائے گا اور گولہ کے نم ہونے سے اندر بھی تراوٹ پھنچتی رہے گی۔ گوٹی باندھنے مین گملون کے دو ٹکڑون کو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے عموماً استعمال کیا جاتا ہے۔

پیوند (یعنی گرافٹنگ) Inarching

حقیقت مین جسے پیوند کرنا کہتے ہین اسکا رواج ہندوستان مین بہت کم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک مین لوگ اس سے ٹھیک طور پر واقف ہی نہین ہین اگر پیوند لگانا مالیون پر چھوڑ دیا جائے تو اِس عمل کو زیادہ مختصر کر دیتے ہین۔ مین نے آڑو۔ نارنگی۔ گلاب کے پیوند باندھے ہین، اور اُمید سے زائد کامیابی ہوئی ہے۔

"مسٹر چارلس مے ریز" مشہور بوٹانیکل کلکٹر نے جو عرصہ تک مھاراجہ دربھنگہ کے باغات کے مھتمم رہ چکے ہین مجھسے کہا تھا کہ آم کے درختون مین بھی پیوند کامیابی کے ساتھ باندھا جاسکتا ہے۔ وہ ذیل کی ترکیب سے

بقیہ نمبر ۸۹ - جاتے ہین۔ اور یہ طریقہ یہان جاری ہے۔ ہر سال اسی طریق پر درخت تیار کئے جاتے ہین۔

شکل نمبر ۲۷ ۔ الف ۔ ب ۔ ج
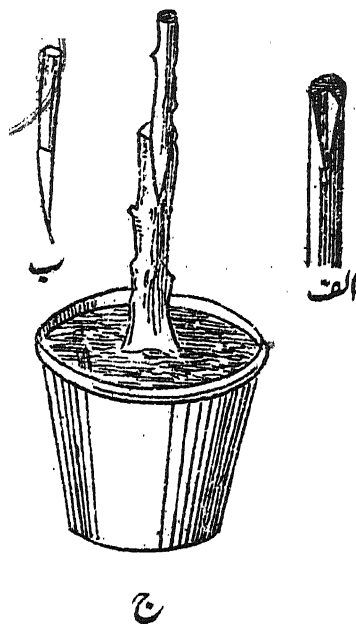
پیوند باندھتے تھے۔

وِپ گرافٹنگ[۹۰] - یعنی پیوند ذریعہ پچڑ "اسٹاک" (جس پودے پر آنکھہ باندہی جاتی ہے) اور سی ان" (جس شاخ کی آنکھ باندہی جاتی ہے) دونون کی عمر و موٹائی قریب قریب یکسان ہونا چاہیئے۔ ایک صحتور "اسٹاک" کو انتخاب کرکے چھہ سے آٹھ انچ تک لانبا ٹکڑہ تیز چاقو سے کاٹ کر اس کا سرا بموجب شکل نمبر ۲ - الف کے چورس کر لینا چاہیئے۔ بعدازان "سی ان" کی آنکھ باندہی جائے گی۔ اس کو لیکر بموجب شکل (ب) تیار کر لو اور اسٹاک کے وسط مین لطور پچڑ کے داخل کردو۔ اگر صرف ایک ہی جانب پورے طور پر وصل ہوجائے گی تو کافی ہے۔ لیکن اسقدر احتیاط لازمی ہے کہ پچڑ کے داخل کے بعد اسے ہرگز باہر نکالا یا ہلایا نہ جائے۔ ورنہ پیوند مین کامیابی حاصل نہ ہوگی۔ مین اسکی کوئی وجہ نہین بتلا سکتا لیکن مسٹر میریٹر" صاحب یقین دلاتے ہین کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

"اسٹاک" مین "سی ان" کو داخل کرنے کے بعد پیوند کے چارون طرف مصالحہ لگادینا چاہیئے تاکہ اندر پانی اور ہوا کا گذر نہ ہوسکے۔ مصالحہ کا نسخہ آیندہ چلکر آئے گا۔ پیوند کرنے کے کچھہ دنون تک سایہ کردیا جائے

نوٹ نمبر ۹۰ - وِپ گرافٹنگ کا جو طریقہ مصنف نے بیان کیا ہے اوس کی پریکٹیس اس ملک مین بہت کم ہے یہان یہ کام ان ارچنگ سے لیا جاتا ہے۔

تو زیادہ اچھا ہے قریباً چھ ہفتہ مین پیوند وصل ہوکر پائدار پودا تیار ہو جائیگا۔

"سائڈ گرافٹنگ"[۹۱] یا نرسری مینس گرافٹ" بغلی

پیوند اس عمل کے کرنے مین "اسٹاک" اور "سی ان" کو یکسان موٹے ہونیکی ضرورت نہین ہے ۔ بلکہ بہ نسبت "اسٹاک" کے "سی ان" کو پتلا ہونا ضروری ہے "اسٹاک" کے سرے کو چورس کرنے کی بھی ضرورت نہین ہے ۔ ایک صحتور اور شاداب "اسٹاک" مین قریباً نصف انچ گھرا شگاف ایک جانب تیز چاقو سے دو بعد ازان شگاف دادہ "اسٹاک" سے ڈیڑہ انچ لانبا ایک ٹکڑہ لکڑی کا مع چھلکے کے اوتار لو اس طرح پر تمنے گاؤدم شگاف تیار کرلیا "سی ان" یعنی بچہ داخل کرنے کے لئے اسٹاک تیار ہو گیا "سی ان" کو ہمیشہ مطابق شگاف

لوٹ نمبر ۹۱ - مصنف نے جو طریقہ سائڈ گرافٹنگ کا اپنی کتاب مین ظاہر کیا ہے اوس سے زیادہ آسان طریقہ ان آرچنگ کا ہے اور اس طریقہ سے آم-آلو-نارنگی-گلاب-گلاب جامن کے درخت تیار کئے جاتے ہین اور اوس کے پیوند لگانیکا قاعدہ یہ ہے کہ جس درخت پر پیوند لگانا اور جس درخت کا پیوند لینا مقصود ہو دونو نکی شاخین موٹائی مین یکسان نیم پختہ دو ڈھائی انچ لنبائی مین ہر دو شاخون کو برابر تراشے کہ کچھ حصہ ہڈی کا کہیا ج مین نکلجا ے پھر ہر دو کٹا کو تیز چاقو سے صاف کرکے دونون کو ملا کر دیکھے کہ اچھی طرح سے ملگئے یا نہین ۔ اگر درمیان مین جھری ہو تو اوسکو تراش کے صاف کر دے ۔

کے سہ پہل اس طرح بنایا جائے کہ دو جانب تراش کر ایک جانب مع اپنے چھلکے کے قایم رکھا جائے اب اس "سی ان" کو چھلکے والا پہل باہر رکھکر اسٹاک مین وصل کر دیا جائے۔ اور سُتلی سے باندھ کر اوپر مصالحہ لگا دیا جائے۔ اس ترکیب سے آسانی اور کامیابی کے ساتھ پیوند لگجاتا ہے۔

بقیہ نمبر ۹۱ - رال پکّی ہوی جو چیپی ہوتی ہے دونون پر لگا کر ملا دے اور اسپر سُتلی خوب کس کر باندہے اور ہر روز پانی سے ترکرتا رہے اکثر مالی بجائے چیپی رال لگانے کے سیاہ مٹی لسدار لگا کر باندھ دیتے ہین زیادہ تر یہ دیکھا ہے کہ چیپی رال اور مٹی بھی نہین لگاتے ہین صرف دونون کٹاؤ کو ملا کر باندھ دیتے ہین اور اس طریق پر بھی ہر دو شاخین آپس مین وصل ہو جاتی ہین اور درخت تیار ہو جاتا ہے مین نے بھی ایسا کیا ہے۔ لیکن مین چیپی رال کا استعمال مفید سمجھتا ہون۔ یہ عمل موسم بارش و سرما مین بخوبی ہو سکتا ہے۔ بارش مین پانی دینے کی ضرورت نہین ہوتی اگر بارش رُک جائے تو اوس کو پانی سے ترکرتے رہتے ہین۔ اور موسم سرما مین چونکہ بارش نہین ہوتی ہے دن مین تین بار ترکرتے رہین اگر پانی کی کمی ہو گی تو درخت جلد تیار نہ ہو گا۔ اس عمل کے کرنے مین اس قدر احتیاط رکھنا چاہیئے کہ ہر دو کٹاؤ آپس مین خوب ملجائین اس کی تیاری بندش کے کساؤ و آبپاشی اور ہر دو کٹاؤ کے خوب ملجانے پر منحصر ہے۔ اسی طریق سے یہان درخت پیوندی مالی لوگ تیار کرتے ہین اور یہ طریقہ مناسب ہے۔

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ مین ہزارہا قلم صرف دونون شاخون کے کٹاؤ کو ملا کر سخت بندش کرکے اوسپر سن لپیٹ دیتے ہین اور سن پر چکنی معمولی مٹی لگا دیتے ہین۔ تین ماہ کی مدت مین سب قلم تیار

۹۲ شگافی پیوند کلیفٹ گرافٹنگ

بغلی پیوند" کی طرح "شگافی پیوند" مین بھی "سی ان" اور "اسٹاک" کی موٹائی یکسان ہونے کی ضرورت نہین ہے۔ بلکہ "اسٹاک" کو "سی ان" سے دوگنا سہ گنا موٹا ہونا لازمی ہے۔ جڑ سے آٹھ نو انچ اوپر "اسٹاک" کے سرے کو اس طرح تراش لیا جائے کہ اس کی سطح بالکل ہموار ہوجائے۔ "اسٹاک" مین شگاف کرنے کے لئے تخم کو ایک باریک دانون کی آری کی ضرورت ہوگی۔ بموجب شکل نمبر ۲۸ (الف) کے شگاف کرلو۔ اور اس کو کھلا رکھو۔ اور بموجب شکل (ب) کے اس مین ایک لکڑی کی پچڑ ٹھونک دو۔ بعد ازان "سی ان" کو بموجب شکل "س" کے تیار کرو۔ اور بموجب شکل (د) کے "اسٹاک" مین اس طرح کرو کہ دونون کامل وصل ہوجائین اس طریقہ کے پیوند عموماً ایسے تیار شدہ چند سالہ درخت مین لگائے جاتے ہین جو بیکار سمجھے جاتے ہین۔ اور ایسے درختون مین دو پیوند لگائے جاتے ہین۔ اس قسم کے پیوند کو اول موسم

بقیہ نمبر ۹۱ ۔ ہو جاتے ہین۔ پہر اون کو کاٹ کر چند روز اُسی مقام پر رکھتے ہین۔ اوس کے بعد جہان چاہتے ہین لگا دیتے ہین فیصدی پانچ سے زیادہ کو خراب ہوتے نہین دیکھا۔

نوٹ نمبر ۹۲ ۔ شگافی پیوند کا جو طریقہ مصنف نے بیان کیا ہے۔ اس مین بھی اُتنا ہی طول عمل ہے جتنا کہ (ویج گرافٹنگ) مین ہوتا ہے۔ یہ طریقہ یہان بہت کم رائج ہے۔

شکل نمبر ۲۸ = الف - ب - ج - د
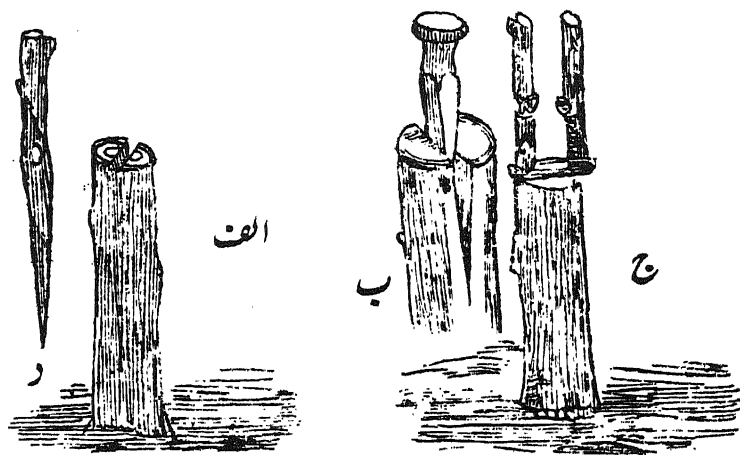
سے لپیٹ کر، بعدہٗ سُتلی سے باندھ دینا چاہیئے۔ اور اوپر سے مصالحہ لگا دینا چاہیئے مجھے اس قسم کے پیوند میں بجز آڑو کے، دوسرے درختوں میں کامیابی نہین ہوئی ہے۔

پیوند لگانے کا مصالحہ[۹۳]

پیوند کے لئے ذیل کا مصالحہ بہت عمدہ سمجھا جاتا ہے۔ اور میرے تجربہ مین بھی زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔

معمولی زرد رال	ایک پونڈ
چربی (گائے)	ایک اونس
اسپرٹ ٹرپن ٹائن	ایک چمچہ (چاء) بھر
الکوہل	چھہ اونس

نوٹ نمبر ۹۳۔ مصنف نے پیوند لگانے کے مصالحہ کا جو نسخہ بیان کیا ہے اور اپنے تجربہ مین مفید ہونا تحریر کیا ہی ہوگا۔

لیکن ہمارے تجربہ مین چیچپی رال کا استعمال کیا جانا کافی اور مفید ثابت ہوا ہے۔ جو اون کے نسخہ کا ایک جزو ہے سیاہ سس دار مٹی بھی لگا کر کام نکالتے ہین لیکن مین اس کے خلاف ہون اس لئے کہ اُس مین کامیابی بہت کم ہوتی ہے اور ناقص ہوتی ہے، ممالک متحدہ کے دیسی باغ کے مالی کوئی مصالحہ نہین لگاتے صرف ہر دو کٹاؤ کو ملا کر باندہ کے اوس کے اوپر سن

ہلکی آنچ مین رال کو گلاؤ، اگر آنچ تیز ہوئی تو ابخرات بن کر اڑ جائے گی - اور
پھر چربی ڈال کر اچھی طرح چلاتے رہو خفیف ٹھنڈی ہونے پر تھوڑی تھوڑی
"اسپرٹ ٹرپن ٹائن" ڈالو - اور خوب ہلاتے رہو، جب اسقدر ٹھنڈا ہو جائے
کہ انگلی سے مس کیا جا سکے، تو اس مین الکوہل ملا دو - اس کے ملانے کے بعد جب
ٹھنڈا ہو کر گوندھے آٹے کی طرح بستہ ہو جائے تو خفیف گرم کر لو - جب اسمین کچھہ گرمی
باقی رہے بوتلون مین بھر کر مضبوط کاگ لگا کر رکھدو، یہ عرصہ تک نہین بگڑتا، اگر
کچھہ عرصے کے بعد بوتل مین لپٹ جائے تو بوتل کھولتے پانی مین تھوڑی دیر کیلیئے ڈال دو -
اسکی گرمی سے پگھل جائیگا، اور قدرے الکوھل ملا دو، برش سے بھت ہلکا اسکو لگانا چاہیئے
کیونکہ سطح، بہت جلد سخت ہو جاتی ہے - اور الکوھل ابخرات بن کر اڑنے نہین پاتا -

ان آرچنگ[۹۴] (دو شاخون کا پیوند)

دو شاخون کے باہم پیوند کرنے کو عموماً پیوند کرنا کہا جاتا ہے - اور چونکہ اس مین
بہ نسبت دوسرے اقسام کے پیوند کے کامیابی زیادہ ہوتی ہے اس لیئے
ہمیشہ اسی سے کام چلایا جاتا ہے - لیکن "آم" اور "سپوٹا" اور بنگال مین "مرو"
کے درختون کے سوا دوسرے درختون مین اس قسم کا پیوند نہین لگاتے

بقیہ نمبر ۹۳ - لپیٹ دیتے ہین اور اوپر چکنی مٹی لگا دیتے ہین -

نوٹ نمبر ۹۴ - اس طریقہ ان آرچ کو یہان پیوند کرنا کہتے ہین اس کے مطابق یہان پیوندی درخت تیار
کرتے ہین -

یہ سچ ہے کہ بعض منتخب اور چند اقسام کے گلابون کے پیوند اس طرح اکثر لگائے جاتے ہین - لیکن اگر احتیاط اور ہوشیاری سے کام لیا جائے تو دوسرے صحتور اور شاداب درخت دابے یا قلمون کے ذریعے سے بڑھائے جا سکتے ہین - ترکیب دوشاخہ پیوند کی یہ ہے کہ ایک یا دو سال کا پورا نا تخمی درخت لیا جائے - اگر ایسا درخت دستیاب نہ ہو سکے تو اتنے ہی زمانے کا پورانا قلمی پودا لیا جائے - پودے کو مٹی کے گملے مین لگا دو اور جب نقل مکانی کے بعد خوب ترو تازہ اور شگاف کے برداشت کے قابل ہو جائے اُس وقت شاداب اور ہمہ جہت صحتور شاخ کے چھلکے کو لمبائی مین دو انچ ایک طرف تیز چاقو سے اِس طرح تراش لو کہ خفیف باریک حصہ لکڑی کا بھی اِس مین آجائے اور اسی طرح بڑے درخت کی شاخ یعنی "سی ان" کو جھکا کر پیوند کے عین موقع پر اسی طرح چھیلنا چاہیئے - ان دونون چھلے ہوئے مقامات کو اس خوبی کے ساتھ باہم ملایا جائے کہ دیکھنے مین ایک معلوم ہون - بعد ازان اس پیوند کو سوت کی ڈوری سے باندھ دینا چاہیئے کچھ عرصہ بعد جب پیوند خوب وصل ہو جائے تو "اسٹاک" کے اوپر کا سر اکاٹ دینا چاہیئے - اور اس کے بعد بندش کے نیچے وصل شدہ شاخ کو بڑے درخت سے کاٹ کر جدا کر لینا چاہیئے، اس علیحدگی کے بعد گملون کو کچھ دنون کے لئے کسی سایہ دار مقام پر رکھنا چاہیئے، تاکہ تیز دھوپ انھین نقصان نہ پہونچا سکے، اور گملون سے

اس وقت تک اِن درختون کو نکالنا نہ چاہیئے تاوقتیکہ یقین نہ ہوجائے کہ خوب بڑھنے لگے ہین۔ اوران کے جوڑ پورے طور پر وصل ہوگئے ہین، اگر جوڑ ذرا بھی ڈھیلا رہا تو درخت کے ضایع ہوجانے مین شک نہین ہوسکتا۔

"چشمہ[۹۵] باندھنا" (بڈنگ)

سرجے پیکسٹن صاحب فرماتے ہین کہ آنکھ باندہ کر جو پودے یا درخت تیار کئے جاتے ہین وہ بہت جلد سرسبز اور تیار ہوجاتے ہین۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ عرصہ کے بعد پھل لاتے ہین۔ ہندوستان مین بدیر پھل لانے کا بھی اعتراض نہین ہے۔ کیونکہ اس ملک مین ایسے درخت علاوہ جلد بڑھنے کے پیوندی درختون کی طرح جلد پھلنے لگتے ہین۔ فیروزپور مین مین نے ایک بہت چھوٹے سے شہتوت کے درخت پر ایک اعلیٰ درجہ کے شہتوت کی آنکھ ماہ فروری مین چڑھائی تھی، آٹھ ماہ کے بعد اسی آنکھ کی اس قدر مضبوط شاخین ہوگئین کہ اِن مین ایک آدمی بآسانی لٹک سکتا ہے۔ اور ممکن نہین

نوٹ نمبر ۹۵۔ چشمہ چڑھانے کے کام سے باغبان تعلیم یافتہ وغیر تعلیم یافتہ تمام ہندوستان مین واقف ہین۔ چشمہ نارنگی۔ بیر۔ آڑو۔ گلاب پر چڑھایا جاتا ہے اس طریقہ سے درخت جلد تیار ہوتے ہین۔ اور جلد پھولتے اور پھلتے ہین۔ نارنگی کے چشمے کو لیمو شیرین کی شاخ پر باندھا جائے تو بہتر ہوگا۔

تھا کہ وہ ٹوٹ جائین، اسی طرح آنکھ کے ذریعہ سے آڑو کے درخت سرعت کے ساتھ تیار ہو جاتے ہین۔ ضرورت کے وقت ہر صحتور درخت کی شاخ کی آنکھ چڑھائی جاسکتی ہے۔ البتہ جن شاخون مین آنکھین ہون، ان کو چھوڑ کر بقیہ شاخون کو کاٹ دینا چاہیئے لیکن اصول یہ ہے کہ اس قسم کی کاشت کے لئے تخم بو کر پودے تیار کئے جاتے ہین، اگر گلاب بذریعہ چشمہ پیدا کرنا ہے تو خاص طور پر قلمین اس کام کے لئے تیار کرنی ہوتی ہین۔ تخم لگانے کے بعد تقریبًا بارہ ماہ کے اندر اس قابل درخت تیار ہو جاتے ہین کہ ان مین چشمہ باندھا جاسکے، قبل چشمہ باندھنے کے، ان کو ایک جگہہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ نصب کر دیا جائے تو بہتر ہوتا ہے، لیکن اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ قبل اس کے کہ یہ عمل ان پر کیا جائے ان کو منتقل شدہ مقام پر پورے طور پر قایم ہو جانے دینا چاہیئے۔

بالائی ہندوستان مین چشمہ باندھنے کے دو زمانے زیادہ موزون ہوتے ہین موسم بہار اور وسط موسم سرما، درختون کے موکا یہی زمانہ ہوتا ہے جہاں بہت آسانی سے

بقیہ نمبر ۹۵ - آڑو کو تخمی آڑو کی شاخ پر باندھنا چاہیئے۔ چکوترے کو لیمون شیرین پر باندھنا چاہیئے۔ گلاب ولایتی کو گلاب چینی اور گلاب بارہ ماسی کی شاخ پر باندھنا چاہیئے۔

اسی طریقہ سے ہزارہا درخت جلد تیار ہوتے ہین۔

جدا ہو جاتی ہے اور یہ عمل کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے - وجہ مین نہین بتلا سکتا لیکن واقعہ یہ ہے کہ کلکتہ کے قرب وجوار مین اس کے خلاف مجھے تجربہ ہوا ہے اور وہان چشمہ باندھنے مین اسقدر زیادہ مایوسی اور ناکامی ہوتی ہے کہ بجائے اس کے لوگ پیوند لگاتے ہین - اور یہی وجہ ہے کہ اس کا رواج بھی شاذونادر وہان ہے -

اس عمل کے لیئے چند اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے - یعنی تیز چاقو سن یا سوت کے مضبوط تاگے، کیلے کا ریشہ، اور آنکھ چڑھانے کا چاقو - آخرالذکر مین ایک پتلا ہاتی دانت کا پھل نشتر کی شکل کا ہوتا ہے - اور لکڑی کا دستہ ہوتا ہے اگر یہ موجود نہ ہو تو بہ آسانی اسی طرز کا بنا لیا جا سکتا ہے -

جس درخت یا پودے پر چشمہ باندھنا منظور ہو تو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے کہ وہ اس عمل کی کامیابی کے ساتھ ہو جانے کے قابل ہو گیا ہے یا نہین اس کے دریافت کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ہاتی دانت کے تیز چاقو کی پتلی سی نوک چھال کے اندر داخل کیجائے - اور دیکھا جائے کہ نوک اندر لکڑی تک آسانی سے گھستی چلی جاتی ہے یا نہین - اگر چھال لکڑی سے چپکی رہے اور بغیر چھیڑنے چھاڑنے، یا نوچنے کھسوٹنے کے اس سے جدا نہ ہو سکے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ابھی چشمہ باندھنے کے قابل نہین ہوئی ہے - لیکن اگر چھال آسانی سے جدا ہو جائے تو یہ عمل بلاخوف شروع کیا جا سکتا ہے -

جس شاخ پر چشمہ باندھنا ہو اس کی چھال مین چاقو کی نوک سے ایک سیدھا شگاف کردو اور اس شگاف کے وسط سے قریباً ڈیڑھ - انچہ لانبا نیچے کی جانب دوسرا شگاف بناؤ دیکھو (شکل نمبر ۲۹ ب)

بعدازان جو آنکھ پیوست کیجائے گی، اس کو شاخ درخت سے جدا کرلو، اس کام کے لئے نئی اور زوردار آنکھ کا انتخاب کرو - اور اگر اس آنکھ کے نیچے پتیان ہون جیساکہ عموماً ہوتا ہے ان کو کاٹ دو، آنکھہ کو اس طرح علیحدہ کرو کہ اس کے نیچے قریب چوتھائی انچ کے چھال لگی رہے - بعدازان آنکھہ کو قریباً ڈیڑھ انچ چھوڑکر اوپر کی جانب چھال مین چاقو کو داخل کرو - اور نیچے کی طرف چیر کر ایک پتلا ٹکڑا چھال کا اس طرح اوتار لو کہ آنکھ اور چھلکا اس مین اُتر آئے اصطلاحاً آنکھہ کو مع چھال کے شیلڈ یعنی ڈھال کہتے ہین - دیکھو شکل نمبر ۲۹ - الف) قبل وصل کرنے کے لکڑی کا جو حصہ اس مین لپٹا ہوا ہو اس کو جدا کرلینا چاہیئے - اور چھال سے اس کو جدا کرنے مین ذرا دستکاری کی ضرورت ہوگی - اس کی ترکیب یہ ہے کہ بائین ہاتھ مین شیلڈ یعنی آنکھہ دار چھال کو مضبوط اور سیدھی کھڑی پکڑ لو - اور داہنے انگوٹھے کے ناخون کو آنکھ کے بالائی جانب سے لکڑی اور چھال کے درمیان داخل کرو - بعدازان نیچے کی طرف لکڑی کو پکڑ کر کھینچو - دیکھو شکل نمبر ۲۹ (ب) ممکن ہے کہ خفیف حصہ لکڑی کا چھال مین لپٹا رہے - لیکن اگر لگا رہنے دیا جائے تو اس سے کوئی نقصان نہین ہوتا

جن لوگون کو اس لکڑی کے چھوڑانے مین دقت ہوتی ہے ان کے خیال سے یہ بتلا دینا مناسب سمجھتا ہون کہ یہ کوئی لازمی امر نہین ہے کہ لکڑی چھوڑا ہی لی جائے۔ امریکہ والے لکڑی کو جدا نہین کرتے، بلکہ جدا کرنے پر اعتراض کرتے ہین۔ ان کا قول ہے کہ لکڑی کے لگے رہنے سے آنکھ کو تراوٹ پہنچتی ہے۔ اور گرمی کے اثر سے پیوند ضایع نہین ہونے پاتے۔ اور علاوہ اس کے لکڑی کے نکالنے کی طوالت بھی نہین ہوتی۔ اور پیوند باسانی و بہ عجلت ہو جاتا ہے۔ اور لکڑی خواہ نکالی جائے یا نہ نکالی جائے، دونون صورتون مین یکسان کامیابی ہوتی ہے۔

شیلڈ۔ یعنی آنکھ تیار ہو جانے کے بعد فوراً ہاتی دانت کے چاقو سے شگاف کو کشادہ کر کے اس کے اندر آنکھ کو مطابق شکل نمبر ۲۹ (د) چسپان کر دینا چاہیئے۔ بعد ازان آنکھ کے اوپر بشکل صلیب شگاف دینا چاہیئے تاکہ آنکھ کا بالائی سرا شاخ کے شگاف مین بالکل وصل ہو جائے بعدہٗ سوت کی ڈوری یا کیلے کے ریشہ سے مضبوط باندھ دینا چاہیئے۔ اس طرح پر کہ بندش سے صرف آنکھ ہی باہر رہے۔ اور تمام حصہ بندش کے اندر آجائے دیکھو شکل نمبر ۲۹ (ای) آنکھ کے کامل وصل ہو کر نشو و نما ہونے کے آثار یہ ہوا کرتے ہین کہ اس کے نیچے جو چھوٹی سی ڈنڈی لگی ہوتی ہے وہ خود بخود مرجھا کر گر جاتی ہے۔ جب آنکھ کھل کر چوتھائی انچ بڑھ جائے تو لپٹے ہوئے سوت کو

شکل نمبر ۲۹ ۔ الف ۔ ب ۔ ج ۔ د ۔ ہ
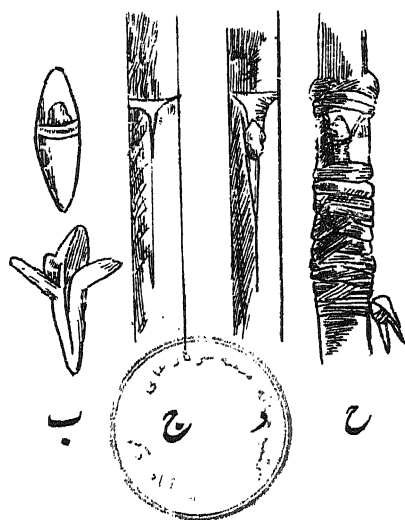
کھول ڈالنا چاہیے، مگر آنکھ کی شاخ کو اُسوقت تک آنکھ کے برابر کاٹنا نہ چاہیے تاوقتیکہ اس آنکھ کی شاخین بڑہ کر تناور نہ ہو جائین۔

ڈاکٹر بونادیا" صاحب ہندوستانی طریقہ پر نارنگی مین آنکھہ باندہنے کے اصول کی تائید کرتے ہین اسٹاک" پر شکل صلیب شگاف نہین دیا جاتا بلکہ ایک سیدہا شگاف دیا جاتا ہے۔ اُن کی راے ہے کہ آنکھہ کو جانب شمال باندھنا چاہیئے، اس لئے کہ اس جانب سایہ زیادہ رہتا ہے۔ جس پودے پر چشمہ چڑھانا مقصود ہو اُسکو اپنی طرف جھکاؤ۔ تاکہ شگاف خم یعنی اندر کی جانب پڑے اور چاقو کی نوک سے چھال شگاف کو اُبھار کر کشادہ کرو۔ جب چھال کھل جائے تو چشمے کو اُس مین داخل کردو۔ زیادہ بندش وغیرہ کی اس مین ضرورت اس لئے نہین ہوتی کہ جس شاخ پر آنکھہ چڑہائی جاتی ہے اُس کی چھال اُسی مضبوطی کے ساتھہ پکڑ لیتی ہے یہ آنکھ کے اوپر اور نیچے، کیلے کے خشک پتے کو نم کرکے لپیٹ دینا کافی ہے۔

تجربہ سے ثابت ہو چکا ہی کہ اگر چشمہ باندھنے کے لئے تالاب کی گاد مین ہوشیاری کے ساتھ آنکھہ دار شاخ رکھکر دور دراز مقامات پر بھیجی جائین تو مثل تازہ آنکھ کے کارآمد ہوتی ہین۔ اس ترکیب سے ہندوستان کے دور و دراز مقامات سے گلاب کی آنکھین طلب کیجاتی ہین۔

مسٹر الیس جیننگس صاحب" مجھ سے فرماتے تھے کہ اُنھون نے ولایت

تک سے چشمے باندھنے کے لئے شاخین بھیجی ہین، اور اس طرح بہت سے جدید قسم کے گلاب جو اُس ملک مین نایاب تھے۔ پیدا کیے ہین۔

ایسی شاخین اور نازک پودے جن پر چشمہ چڑھایا جاتا ہے، بعض اوقات تیز ہوا کے جھونکون سے ٹوٹ جاتے ہین۔ اگر اس کا احتمال ہو تو ٹیکین لگا دینا سودمند ہوگا۔

شاخون کو کاٹنا چھانٹنا

پھلون کے درخت

باستثناء آڑو، انگور، انجیر بیل۔ بیر، امرود اور شریفہ کے دوسرے درختان ثمردار کو اس ملک مین نہین چھانٹتے۔ اگر عقلمندی کے ساتھ کاٹے چھانٹے جائین تو یہ امر غور طلب ہی کہ علاوہ ان کے دوسرے درختون کو بھی فائدہ پہنچتا ہے یا نہین، سیب اور ناسپاتی کے درختونکو وقتاً فوقتاً اگر تھوڑا تھوڑا تراش دیا جایا کرے تو خوب پھلتے ہین۔ ہندوستان مین ان درختون کی شاخون کو تراشتے نہین ہین۔ بلکہ صرف پتیان توڑ ڈالتے ہین۔ اور یہ بھی اُسیقدر مفید اور موثر ہوتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ درختون و بیلون کو عین موقع پر اس طرح قلم یا بقدر مناسب کم کیا جائے کہ اُن کی اعتدال سے زیادہ افزونی اور زور رک جائے کہ وہ زور جو فضول پتون اور شاخون کی

ساخت پر پڑتا تھا وہ پھلوں کے پیدا کرنے پر پڑے ۔

۹۶

پھولدار درخت

قریباً تمام اقسام کے پھول کے درخت اور جھاڑون کو پھولون کی فصل ختم ہو جانے کے بعد زیادہ چھانٹ دینا چاہیئے ۔ تو بہت مفید ہوتا ہے ۔ جب اپنی بہار پر آتے ہین تو نئی شاخین اور کونپلین ان مین پھوٹتی ہین اور خوبصورت اور گٹھا ہوا درخت تیار ہوتا ہے، دیکھنے مین بھی ایسا درخت خوشنما اور بھلا معلوم ہے

نوٹ نمبر ۹۶ مصنف نے بیان کیا ہے کہ تمام پھولدار درختون کو زیادہ چھانٹ دینا چاہیئے میرے تجربہ کے مطابق ایسا نہین ہونا چاہیئے کم از کم شربس اور بوشیز کو زمین سے دو فٹ یا ڈھائی فٹ چھوڑ کر تراشنا چاہیئے اگر زیادہ چھانٹ دیا جاویگا تو سال آیندہ مین پھول نہین آوین گے اس لئے کہ بجائے پھول آنے کے درختون کو اپنی جسامت پورا کرنے کی ضرورت ہوگی جب تک جسامت پوری نہ ہوگی پھول نہین آسکتا دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بیلیا گلاب اور اسٹانڈرڈ گلاب اور بُش گلاب کو زیادہ کاٹ ڈالے تو پھول بالکل نہ آئینگے اُسوقت تک جبتک وہ اپنی جسامت کو پورا نکرین گے اگر کوئی شخص مختلف اقسام کی پھولدار بیلون کو زیادہ کاٹ ڈالیگا تو وہ بیلین اُسوقت تک ہرگز نہ پھولین گی جبتک کہ وہ اپنی شاخون کو دراز نکرلین گی ۔

تمام درختون کے کاٹنے کے واسطے ایک قرینہ مقرر نہین ہوسکتا اس لئے شربس

[illegible]

دیا جائے تو آیندہ موسم مین بکثرت عمدہ پہول کی بہار دکہاتے ہین -

اس موقع پر چند اقسام کے پہول دار جہاڑون کے تراشنے کی ترکیب بیان کرتا ہون کہ جس پر عمل کرنے سے زیادہ پہول لاتے ہین، اور دوسرے پہولدار درختون کے ساتھہ بھی اگر ایسا ہی کیا جائے تو امید ہے کہ وہ بہی خوب پھول دینے لگین گے - ترکیب یہ ہے کہ -

جہاڑ کی تمام شاخون اور پتون کو چہانٹ دیا جائے اور صرف تنہ قایم رکہا جائے تا کہ جو زور پہلے فضول شاخون اور پتون کے شاخ پر پڑتا تہا وہ جانب اعلیٰ بڑھنے مین تنہ پر پڑے - مثال اوس کی یہ ہے کہ کتاب ہذا مین کسی موقع پر مین نے بیان کیا ہے کہ "دہیل یوٹرپ" کو اگر اسی طرح تراش دیا جائے تو کس قدر جلد پھول دینے لگتا ہے - گل قدوس جو شاذونادر کلکتہ مین پہولتا ہے اس کی نسبت "ڈل ہوزی گارڈنس" کے مالی نے مجھہ سے بیان کیا کہ

بقیہ نمبر ۹۶ - اور بوشیز کے متعلق اوپر قرینہ بیان کر دیا گیا ہے بیلون کے کاٹنے کے واسطے یہ طریقہ ہے کہ اُسکی دراز شاخون کو سرے کی جانب سے دو یا تین ہاتہہ کاٹ ڈالنا چاہیئے اور اگر بہت گھنی ہون تو چند بیلیا شاخون کو بالکل کاٹکر علیحدہ کر دینا چاہیئے -

اسی طرح پر بیلیا گلاب کے ساتھہ کرنا چاہیئے اسٹینڈرڈ کا تنہ جو ہوتا ہے اُس کے اوپر کی شاخون کو دو فٹ یا ڈیڑہ فٹ چہوڑ کر کاٹنا چاہیئے بوشیز گلاب کو جنہون نے اچھی ترقی

اُس نے اسی ترکیب کو کر کے جون کے مہینہ مین اُس سے پھول حاصل کیا اور اسی غرض سے ناریل کے درختون کے نیچے کی برگ دار شاخین تراش دی جاتی ہین "لوکاٹ" بھی اسی ترکیب سے پھولنے لگتا ہے اور کہی پھول بند ہے ہوئے پیدا کرنا ہو تو اسی پر عمل کرنا چاہیے۔

۹۷ جڑون کی قطع برید

آم۔ آڑو۔ اور انگورون کی جڑون کی قطع برید کا طریقہ ہندوستان مین زمانہ قدیم سے جاری ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جس اصول پر کیا جاتا ہے اُسکو ٹھیک ٹھیک سمجھا نہین گیا۔

بقیہ نمبر ۹۲ - کی ہو یعنی بڑے بڑے درخت ہون دو تین فٹ زمین سے چھوڑ کر کاٹنا چاہیے۔

نوٹ نمبر ۹۷ - مصنف نے جڑون کی قطع برید کے متعلقہ فوائد کی بابت جو لکھا ہے درست ہے۔ لیکن میرے نزدیک یہان پر کسی قدر تشریح کی ضرورت ہی اول یہ کہ قطع برید کیون کیجاتی ہے وہ درختان ثمردار مثل انگور۔ آڑو۔ امرود۔ نارنگی۔ لوکاٹ کی اس لئے کیجاتی ہے کہ درختان مذکور کی جڑون کے نیچے اور اطراف کی مٹی درختان کو غذا پہونچاتے پہونچاتے کمزور و بے اثر ہو جاتی ہے لہذا جڑون کو کھول کر کھاد مٹی بھر دیتے ہین جڑین قطع کرنے سے یہ مراد ہے کہ وہ باریک باریک جڑین جنکو جالا کہتے ہین اون کے

ہندوستان کا طریقہ یورپ کے بالکل متضاد ہے - یورپ مین درختون کے تنہ سے دور فاصلہ پر کہودنا شروع کرتے ہین - جو گرد جسقدر موٹی جڑین پھیلی ہوئی ہوتی ہین اُن کے سرے کاٹ دیتے ہین - اس کے برعکس ہندوستان مین ہوتا ہے - درختون کے تنون کے گرد تھالے کہود کر پرانی مٹی باہر نکال دیتے ہین کہدائی درختون کی حیثیت کے لحاظ سے گہری کی جاتی ہے - جڑون کے ریشے

بقیہ نمبر ۹۹۷ - ذریعہ سے درختون کو کچھہ غذا نہین پہونچتی ہے بلکہ اون کے جدا کر دینے سے درخت کو قوت پہونچتی ہے علاوہ ازین ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ درختان ثمردار مذکور الصدر اپنے پتون اور شاخون و جڑون کی ترقی دینے کی جانب متوجہ رہتے ہین - بارآوری بے انتہا کم ہوجاتی ہے یعنی درخت کا زور پتون یا شاخون و جڑون کی طرف زیادہ رہتا ہے یہی باعث بارآوری کے کم ہونے کا ہوتا ہے اگر جڑین کچھہ تراش دیجاتی ہین تو درختون کا زور پتون - شاخون اور جڑون کیجانب سے کم ہوکر پہل کیجانب پہونچتا ہے یعنی جو طاقت پتون جڑون - شاخون مین زیادہ ہوتی ہے اس ترکیب سے وہ منتقل ہوکر بارآوری کے لئے موجب ترقی کا ہوتی ہے جڑون کو اس ترکیب سے کھودنا چاہیئے کہ جڑین چہل اور کُچل نہ جائین اور بیجا زخم آلودہ نہ ہون اسکے بعد چند روز گڑہے کو کہلا رہنے دے تاکہ تمازت آفتاب سے رطوبت کم ہو - اوس کے بعد عمدہ کہاد دوسمین دیکر تھالے بنائین اور دو روز کے بعد سے خوب پانی دین پہل اور پہول دونون بڑہ جائینگے ناظرین کے سمجھنے کیلئے اس قدر بیان کافی ہے -

اور جالا جو سطح زمین کے قریب ہوتا ہے۔ دور کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک یا دو ہفتے تک جڑون کو کھلا رکھنے کے بعد نئی مٹی اور کھاد سے تھالے بھر دئے جاتے ہین اور بادی النظر مین اگرچہ یہ طریقہ اصول کے خلاف معلوم ہوتا ہے' لیکن درختون کے حق مین نہایت مفید ہوتا ہے۔

مسٹر "ریورس" صاحب فرماتے ہین کہ اگر جڑین سطح زمین کے قریب رکھی جائین تو اشجار مثمرہ زیادہ تندرست رہتے اور پھل لاتے ہین۔ ہر وقت جڑون کی قطع برید اور سال مین دو بار مٹی کو نکال کر بدل دینا اس غرض کے حصول کے لئے کافی ہے۔ درختون کی جڑون کو ہوا اور دھوپ کے فوائد سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔ سال مین ایک یا دو بار باغات کی زمینون کی گوڑائی کرا دی جائے۔ جیسا کہ عموماً دستور بھی ہے۔ تو ریشہ دار پتلی جڑین اور جالے کٹ جاتے ہین اور موٹی جڑین زمین کے اندر چلی جاتی ہین تنے کے قریب سالانہ مٹی کھودنے کے وقت ایک سال کے اندر اندر ریشے دار جڑین سطح زمین کے قریب جو جالا بنا لیتی ہین اُسے دیکھ کر اکثر تعجب ہوتا ہے

ثمردار درختون کی کاشت مین مدعا یہ ہونا چاہیئے کہ سطح زمین کے قریب ریشے دار چھوٹی جڑین زیادہ پیدا ہون ۔ اور زیادہ موٹی ہو کر زمین کے اندر بہت نیچے تک نفوذ نہ کرنے پائین۔

طریقۂ[۹۸] ارسال درختان

(کن ونیس)
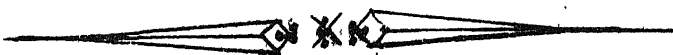
بعض اوقات دور دور دراز مقامات سے درختون و پودون کے بھیجنے مین دشواریان پیش آتی ہین، اور خرچ بھی کچھ کم نہین پڑتا۔ جب خرچ کا کچھ خیال نہین کیا جاتا تو بلاشبہ "واڈین بکس" اس کے لئے زیادہ موزون ہوتے ہین۔

"وارڈین بکس" ایک معمولی مگر مضبوط بکس لکڑی کا ہوتا ہے۔ دیوارین اُس کی بلند ہوتی ہین۔ اُس کی چھت چھوٹے چھوٹے شیشون کی بنائی جاتی ہے۔ اور ان کے اوپر آہنی تارون کی سلاخین لگا دی جاتی ہین تاکہ ٹوٹنے پھوٹنے سے شیشے محفوظ رہین۔ درختون کے رکھنے اور نکالنے کی آسانی کے خیال سے چھت کا ایک حصہ ایک جانب پر کسا ہوتا ہے۔ صندوق کے پیندے مین مٹی بھر دیجاتی ہے۔ جس مین پودے جگہہ کی کفایت کے خیال سے نزدیک نزدیک گاڑ دئے جاتے ہین۔ جب وہ کامل طور پر قایم ہو جاتے ہین تو اس درمیان مین اُن کو تھوڑا تھوڑا پانی دیا جاتا ہے۔ بعد ازان چھت پیچون سے جڑ کر صندوق روانگی کے قابل تیار کر دیا جاتا ہے۔

پہلے یہ خیال کیا گیا تھا کہ ان صندوقون کو اس طرح بند کر دیا جائے کہ ہوا کا کسی طرح اُن کے اندر گذر نہ ہو سکے۔ لیکن زمانۂ حال نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ اتفاقی درزون و سوراخون سے جو ہوا اندر آجاتی

نوٹ نمبر ۹۸۔ درختون کے درآمد و برآمد مقام انگلستان کا کوئی تعلق مجھسے نہین رہا اس لئے

ہے وہ پودون کے حق مین سوائے مفید ہونے کے مضر نہین ہوتی مسٹر ڈبلیو بل صاحب چلسی کے مشہور تاجر درختان نے جس قسم کا وارڈین بکس "سپینٹ" کرایا ہے وہ اس طرز کا بنا ہوتا ہے کہ نیچے سے نمی جب انجرات بن کر اُڑتی ہے اور چھت مین جاکر جم جاتی ہے تو پھر وہ پودون پر نہین گرتی۔ اس مین کوئی شک نہین ہے کہ اس سے بہتر کسی دوسرے قسم کے صندوق دستیاب نہین ہو سکتے۔ اور اب اس کا رواج بہت زیادہ ہے۔

انگلستان سے گلاب کے درخت بھیجنے کا جو طریقہ چند سالون سے زیر عمل ہے اور جس مین خفیف کامیابی بھی ہوئی ہے وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے انگلستان کے کسی تاجر اشجار کو جب آرڈر ہندوستان مین بھیجنے کا دیا جاتا ہے تو نومبر کے مہینہ مین جب درخت حالت سکون یا نوم مین ہوتے ہین تو اُن کو مع جڑ کے اُکھاڑ لیتے ہین۔ اور مٹی سے صاف کر کے لکڑی کے صندوق مین خشک چوبی رکھ کر پودون کو پیک کر کے روانہ کر دیتے ہین۔

بقیہ نمبر ۹۸ اس بارے مین میرا کوئی خاص تجربہ نہین ہے امیرس گارڈن واقع پونا مین بہت مرتبہ دیکھا تھا کہ انگلستان سے جو درختان مختلف اقسام کے باغ مذکور مین آئے تھے وہ وارڈین کیسز مین تھے درختون کی جڑون کے اطراف مین مٹی کم تھی اور اوپر چوبی کچی ہوئی تھی جو خشک معلوم ہوتی تھی اور وارڈین کیسز مین زیادہ دریائی ہوا داخل نہین ہو سکتی ہے جو مضر ہوتی ہے البتہ ان وارڈین کیسز مین دروازہ ایسے ہوتے ہین جن کے ذریعہ سے بقدر ضرورت درختون کو پانی پہونچا

ہندوستان مین پہنچنے کے بعد ہی صندوق سے نکال کر گملون مین لگا دینا چاہیئے - اور جس چوبی کی کھاد مین وہ رکھ کر آئے تھے اُس کو اُن کے تنون پر لپیٹ دینا چاہیئے - بعد ازان اُن کو کسی سایہ دار جگہہ مین جہان ہوا کے جھونکے نہ آتے ہون رکھدینا چاہیئے اور اکثر پانی دیتے رہنا چاہیئے لیکن با این ہمہ یہ کوئی عمدہ طریقہ نہین ہے اکثر درخت ضایع ہو جاتے ہین اس طریقے مین کسی قدر ترمیم کر کے جو طریقہ مسٹر مکائیور صاحب نے بمقام "اوٹاکمانڈ" ہر قسم کے درختون کے بھیجنے کا اختیار کیا تھا اور جس مین یکسان عرصے تک کامیابی ہوتی رہی ہے وہ ذیل مین بیان کیا جاتا ہے -

کچھہ عرصہ پہلے سے وہ انگلستان کے کسی تاجر درختان کو لکھدیا کرتے تھے کہ فلان فلان پودے اُن کے لئے ہندوستان بھیجدو، چنانچہ تاجر چھوٹے چھوٹے گملون مین اول اُن کی کاشت کر دیتے ہین - اور تھوڑے دنون کے بعد اُن کو اس طرح اکھاڑ کر کہ ان کی جڑون مین بہت ہی خفیف مٹی لگی رہے خشک چوبی مین لپیٹ کر برابر برابر ایک جگہہ رکھدیتے ہین - اس طرح پر پودے خوب بڑھنے لگتے ہین - اور جب چوبی مین اُن کی جڑین بھر جاتی ہین تو جاڑا شروع ہونے پر جب وہ حالتِ سکون مین ہو جاتے ہین تو اُس وقت پانی کا دینا بالکل بند کر کے اُن کو خشک ہونے دیا جاتا ہے - کیونکہ آئندہ کامیابی کے لئے یہ اُلکا

بقیہ نمبر ۹۸ - دیا جاتا ہے اور بعد اوس کے وہ بند کر دئے جاتے ہین -

خشک ہونا ہی بہت ضروری ہے - اس کے بعد اُن کے سرون کو کاٹ کر
لکڑی کے صندوق مین ہوشیاری کے ساتھ بھر دیتے ہین - "اوٹا کمانڈ" کے
سرکاری باغات مین جسقدر غیر ملکی خوبصورت پودے و درخت ہین وہ سب اسی
ترکیب سے ولایت سے منگائے گئے ہین -
مجھے شبہ ہی کہ کوئی انگریزی تاجر کسی ایک آرڈر کی تعمیل مین اسقدر تکلیف گوارا کرنا پسند کرے
اس بارے مین مسٹر "ایف ہالسی" صاحب نے امرت سر سے حسب
ذیل تحریر اگری ہارٹیکلچرل سوسائٹی کو بھیجی تھی -
"اِس سال تین صندوق پودون کے انگلستان سے میرے پاس آئے ایک
صندوق میرا ہے جس مین چودہ درخت گلاب - کمی لیاس اور بہت سے دوسرے
درختون کے پودے جن مین سے پہنچنے پر چار بالکل مرجھائے ہوئے نیم مردہ پائے
گئے لیکن اب سب درست اور زندہ معلوم ہوتے ہین - اور بقیہ وہ دو صندوق
میرے دوستون کے لئے تھے جن مین سے ایک مین تو چالیس گلاب اور دوسرے
مین ننانوے تھے اور یہ سب پہنچنے کے وقت زندہ معلوم ہوتے تھے - یورپ سے
بھیجنے کے وقت لحاظ ہونا چاہیئے کہ پودون مین مضبوط جڑین پھوٹ آئین یا نہین
اور دسمبر کے اول ہفتے کے قبل ہرگز نہ روانہ کرنا چاہیئے - ذیل کی لکڑی کی صندوقون
مین ان کو پیک کرنا چاہیئے اور کئی تختون کو پیچ سے خوب کس دیا جائے تاکہ
زیادہ ہوا کا گذر اندر نہ ہوسکے اور جب تختے پر جڑین ہوتی ہین اُس پر جست کی چادر

بچھادی جائے اور بقیہ اندرونی اطراف مین موٹا نمدا لگا دیا جائے۔ صندوق
کے اندر پتلے پتلے تختے لگا کر خانے بنا دئے جائین جن مین گلاب کے درخت
قطارون مین رکھدئے جائین، اور جڑون کو چونی آمیز مٹی مین رکھدیا جائے۔
ہندوستان مین پہنچنے پر ان صندوقون کو کسی تاریک اور مرطوب کمرے مین
کھولا جائے۔ اور جدا جدا ہر ایک پودے کو گملون مین لگا دیا جائے جڑون کے
نزدیک جو مٹی دی جائے وہ ہلکی ہو۔ اور ایک ہفتے تک اُن کو پانی نہ دیا جائے
دن مین دو یا تین بار ان کے تنے کو نیچے سے اوپر تک پچکاری کر دی جائے۔
لیکن جڑون تک پانی نہ پہنچنے پائے۔ پچکاری کرتے وقت اگر گملے ایک
جانب لٹا دئے جائین تو مناسب ہے۔ اس ترکیب سے پانی جڑون تک نفوذ
نکر سکے گا اور کمرے کی ہوا نم رکھی جائے۔ تو زیادہ بہتر ہے۔ اول ہفتے کے بعد
ان کو تاریک کمرے سے باہر لایا جائے۔ اور تاوقتیکہ نمو کی علامات ظاہر نہ ہون خفیف
پانی دیا جائے۔ جب ابتداءً درخت بڑھنا شروع ہون تو اون کو اوپر سے تین
چار آنکھ چھوڑ کر قلم کر دیا جائے لیکن گملون کو کسی مرطوب مقام پر رکھا جائے۔ اور
تاوقتیکہ سفر کی تکان پر غالب نہ آجائین پچکاری کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔
اس ملک مین ایسے دور دراز مقامات کے نو وارد پودون کی مقدم احتیاط یہ ہے
کہ اول ہفتے مین ان کو قطعی طور سے پانی نہ دیا جائے۔ اور جب تک مضبوطی کے
ساتھ جم نہ جائین آفتاب کی سیدہی کرنون سے اُن کی حفاظت کی جائے۔

اِن ہدایات کی نسبت مسٹر "ہال سی" صاحب فرماتے ہین کہ ابتداءً میشرس بار اینڈ سوگ ڈن کمپنی لنڈن Messrs Barr & Sugden of London نے ان کو بتلائی تھین - اور بعد مین مسٹر "ایس جیننگس S. Jennings صاحب نے لکھا تھا، اُن کو بھی کمپنی مذکور نے وہی ہدایات بتلائین -

اگرچہ مٹی اور جست کی چادر کی وجہ سے صندوق کا وزن بہت بڑھ جاتا ہے اور کرایہ بھی زیادہ دینا پڑتا ہے لیکن کسی دوسرے طریقے پر بھیجنے مین یقیناً زیادہ درخت ضائع ہو جاتے ہین - اس لئے صرفہ کا کچھہ خیال نہ ہونا چاہئیے پودون کی قیمت کے مقابلہ مین مزید صرفہ جو کرایہ وغیرہ مین پڑتا ہے اُس کا کچھہ پروا نہ ہونا چاہیئے - پودون کی قیمت کے مقابلہ مین مزید صرفہ جو کرایہ وغیرہ مین پڑتا ہے اُس کی کچھہ وقعت نہ کرنی چاہیئے -

مسٹر "آر لیندسے" Mr. R. Lindsay صاحب "کیو رے ٹرائل بوٹانیکل گارڈن ایڈن برگ" اپنے بوٹانیکل میگزین مین ایک دوسرا عمدہ طریقہ درختون و پودون کے بھیجنے کا بتلاتے ہین - یہ طریقہ کوئی جدید نہین ہے - بلکہ وارڈین بکس" مین خفیف ترمیم کردی ہے - یعنی بجائے شیشے کے کپڑے کا منڈھا جانا تجویز کرتے ہین جو کیلون کے ذریعہ سے جڑ دیا جاتا ہے - یا صندوق مین ہر طرف لپیٹ دیا جاتا ہے آہین

فائدہ یہ ہے کہ پودون کو کافی روشنی اور ہوا اُن کو زندہ رکھنے کے لیئے اندر
پہنچتی رہتی ہے - کپڑے کے باریک سوراخون کی وجہ سے آفتاب کی
تیز کرنین نہین پڑتی ہین اور زیادہ ہوا بھی داخل نہین ہوسکتی کہ جس سے چھوٹے
پودے بالکل خشک ہو جائین - اس طریقے پر عمل درآمد ہیرن وان موئی لر
صاحب نے کیا تھا جس [illegible] دی تھی - پہلا پارسل جو پودون
کا اس طریقے سے پیک ہو کر روانہ کیا گیا تھا - اگرچہ اُسکو سفر مین تین ماہ گذرے
لیکن ایک بھی درخت ضایع نہ ہوا -

ہندوستان کے تاجر، پودون کو عرصے تک زمین سے اکھاڑ کر دو دو تین
تین ماہ تک فروخت کرنے کے لیئے لے کر گھوما کرتے ہین - چنانچہ ان کی جڑون
مین چکنی مٹی کا لوندہ باندہ دیتے ہین اور اس کے اندر جڑون کا ایک بڑا گچھا
بن جاتا ہے -

پھل کے درختون اور جھاڑون کو جاڑے کے موسم مین گاڑیون مین لاد کر
اگر دور بھیجے جائین اور وقتاً فوقتاً پانی پاتے رہین تو زیادہ نقصان نہین ہوتا
"سہارنپور" کے بوٹانیکل گارڈنس سے سالانہ زیادہ قسم کے پھل دار درخت
ممالک مغربی شمالی مین اسی طرح بھیجے جاتے ہین - عرصے کے اکھاڑے ہوئے
درخت اگر کسی قدر خشک ہو چلے ہون تو قبل نصب کرنے کے اُن کی جڑون
کو پانی مین گوبر گھولکر ڈوبا دیا جائے تو اُن مین تازگی اور جان آجاتی ہے -

مسٹر "ایم لیسابیو" Mr. M. Ysabeau. صاحب
فرماتے ہین کہ پست قامت پودے مثلاً گلاب کے پودے جو بوجوہ مذکورہ
خشک ہو گئے ہون اُن کے تنون اور اصلی شاخون پر پانی اور گوبر کا
پلاسٹر کر دینا چاہیئے - اس سے اُن کی نمی قایم رہتی ہے اور ہوا سے حفاظت
ہو جاتی ہے - جب درخت جڑ پکڑ لیتے ہین تو کچھ دنون کے بعد پلاسٹر خود بخود
چھوٹ کر گر جاتا ہے -

طریقہ ارسال قلم[99]

طریقۂ ارسال درختان کے سلسلہ مین مجھے اس امر کے بیان کرنے سے باز
نہ رہنا چاہیئے کہ ڈاک کے ذریعہ سے خشک چوبی بکس مین رکھ کر قلمون کے
بھیجنے مین بہی زیادہ کامیابی ہوئی ہے - پچاس قلمین جو کلکتہ سے اندور
بھیجی گئی تہین اُن کے پانے والے نے لکھا تھا کہ پہنچنے پر ان مین جس قدر مین

نوٹ نمبر ۹۹ - ہمنے قلمون کو حسب ذیل طریقہ سے منگایا اور ارسال کیا ہے کہ درختون کی
قلمین چھہ یا سات انچ لانبی کاٹین اور ایک ایک درجن قلمونکے بنڈل بنائے اور اُن
بنڈلون کے ہر دو سرے پر روئی لپیٹ کر تر کر دی اور بعد اس کے کیلے کے پتون کو قلمون سے
بنڈل کے برابر کاٹ لئے اور ان مین قلمون کے بنڈلون کو جنمین روئی لگی ہے اچھی طرح
لپیٹ کر اوس کے ہر چہار طرف بلاٹنگ پیپر (جاذب) لپیٹ دئے اور اوسپر مضبوط چھوڑ

پھوٹی ہوئی دکھائی دی تھین - مسٹر ''الیس جننگس'' صاحب'' الہ آباد سے تحریر
فرماتے ہین کہ ڈاک کے پارسل سے اُن کے پاس بہی پچاس قلمین بھیجی گئی تہین
سات ''وو کروٹن'' Croton پانچ ڈرےسی ناز Dracoenus.
اور تین اکسورا اس کی قریب قریب تازی اور سبز پہنچین - ایگری ہارٹی
کل چرل سوسائٹی'' نے ایک فہرست شایع کی ہے کہ کون کون پودے و
درخت قلم کے ذریعہ سے بڑھائے جا سکتے ہین - اور جو ممبر جسقدر طلب
کرے اس کے پاس قلمین بھیجتے ہین' ان قلمون کے لگانے اور نگہداشت
کا وہی طریقہ ہے جو اس سے پہلے دوسری قلمون کے لئے عام خیال کیا گیا ہے -

ہندوستان مین ریلوے کا محصول مقابلتہً کسی قدر پودون و درختون
پر زیادہ ہے - اسلئے جہان تک ہو سکے - چھوٹے اور ہلکے پارسل بنائے
جائین جنوبی ہندوستان مین بانس کی ہلکی ٹوکریان استعمال کی جاتی ہین جو اس
کام کے لئے بہت موزون ہوتی ہین - لیکن جب ٹوکری وغیرہ مین رکھہ کر پودون
اور درختون کو بھیجتا ہو تو اُن کو کئی ماہ پہلے سے گملون مین نصب کر دینا چاہیئے
اس مین نفع یہ ہے کہ گملون مین اگر کچھہ دنون تک رکھے جائین گے تو اُن کی

بقیہ نمبر ۹۹ - کاغذ یا کپڑا چڑھا کے بذریعہ پارسل رسال کئے یہان سے قلمین اس
طریق پر بنا کر کوہ شملہ یا پشاور یا بمبئی یا مدراس روانہ کیجائین تو اچھی طرح سے پہونچتی ہین مگر یہ
کام موسم بارش اور موسم سرما مین کرنا چاہیئے - موسم گرما مین نقصان کا احتمال ہے اور علاوہ

جڑین گچھے کی طرح ہوجائین گی اوران کے چارون طرف کسیقدر گھانس لپیٹ دینا
کافی ہوگا۔جب باسکٹ تیار ہوجائے توبید کا ڈہانچہ اُس کے اوپر باندہ دینا
چاہیئے تاکہ دہوپ سے حفاظت کے لئے کپڑا تان دیاجائے۔یا اُس پر پتیان
بچھادی جائین، اگراس ترکیب سے پارسل بنایاجائے توقریبًا پچاس چھوٹے
چھوٹے پودے اُس مین رکھے جاسکتے ہین جن کا مجموعی وزن پچاس پونڈ سے زائد
نہ ہوگا جسے ایک معمولی قلی بخوبی اُٹھاسکتا ہے۔دس روزتک ایسے پودونکو
بالکل پانی کی ضرورت نہ ہوگی، اور "راس کماری" سے "کوہ ہمالیہ" تک بحفاظت
چلے جاتے ہین۔اگر پودے بڑے ہون تواُن کی جڑون مین تھوڑی مٹی رکھی
جاسکتی ہے۔

چھوٹے چھوٹے پودے اور قلمین ڈاک کے ذریعہ سے یورپ تک
بھیجی جاسکتی ہین۔بہترین تدبیر بھیجنے کی یہ ہے کہ کیلے کے تنے کے چھلکے بموجب
قواعد "وورلینڈ پوسٹ"، حسب ضرورت چھوٹے یا بڑے کاٹ لئے جائین۔اگر
اندر کا چھلکا لیاجائے توزیادہ موزون ہوتا ہے اور دو چھلکون کے درمیان قلم
رکھہ کر اوپر سے موم جامہ یا بادامی کاغذ لپیٹ دیاجائے ہرقسم کی "بلب"
اور "ٹیوبرس" (پوٹیان) بہت آسانی کے ساتھ ڈاک کے ذریعہ سے
بھیجی جاتی ہین۔

بقیہ نمبر ۹۹۔اس کے موسم گرما مین عام طور قلم لگانے کا قاعدہ بھی نہین ہے۔

بارہ ماہ کا کام

ماہ جنوری کی ترکاریان

اس ماہ مین ہر قسم کی ترکاریون کو ہمیشہ پانی دیتے رہنا چاہیے - اگر ہفتے مین ایک یا دو بار رقیق کھاد دی جاوے تو زیادہ بہتر ہے -

ولایتی کدو کو روزانہ سیراب کرتے رہنا چاہیے -

گاجر، رائی، کرس، پالک، اور کاہو کی کاشت مسلسل فصل ہونے کی غرض سے کی جائے -

بالائی صوبہ جات مین اس ماہ مین مٹر کی تخم ریزی کی جاتی ہے - لیکن بنگال مین نہین کیجاتی - اگر مناسب خیال کیا جائے تو کرس کی کاشت کر دیجائے تاکہ تمام جاڑے کے موسم مین بالکل اور عمدہ کرس حاصل ہوتے رہین -

نوٹ نمبر ۱ - یہان ماہ جنوری مین گاجر - مولی - پھول گوبھی - کرم کلا - شلجم - چقندر پیاز - سلاد - پارسلی - سلیری - لیک - سویا - پالک - میتھی - مٹر - ٹماٹو - بیگن ولیسی - یہ کل چیزین تیار رہتی ہین ان کو برابر ہفتے وار پانی دیا جاتا ہے - رقیق کھاد یہان استعمال نہین کیا جاتا البتہ اگر رقیق کھاد دیا جائے تو مفید ہوگا - ماہ جنوری مین شلجم چقندر کو مکرر بھی بوتے

کیاریون مین خالی جگہہ پر کرم کلا اور گانٹھ گوبھی کے پودے نصب کر دئے جائین - اور کرس کے پودے بھی مسلسل ترکاری حاصل ہونے کی غرض سے لگا دئے جائین -

گذشتہ کاشت کے اس ماہ مین "کرس" کے پودے کھودنے کے لایق ہو جاتے ہین -

"کاہو" "رائی" اور کرس کے چند پودے تخم کے لئے چھوڑ دئے جائین "ہاتی چک" کے ایک یا دو درخت جن مین پھل آگئے ہون اُن کو تخم کے لئے دبنگال مین چھوڑ دینا چاہیئے - بالائی ہندوستان مین ضرورت نہین ہے "اراروٹ" اور "ٹپی اوکا" بنانے کے لئے پودون کو اُکھاڑنا چاہیئے -

پھل[۱۰۱]

"اسٹرابیری" مین پھل آجاتے ہین اس لئے روزانہ معقول سیرابی کرنا چاہیئے جال لگا کر یا کسی دوسری تدبیر سے پرندون سے بچانے کی ضرورت ہوتی ہے -

"لوکاٹ" مین خوب پانی دینا چاہیئے -

بقیہ نمبر ۱۰۱ - ہین - جو آخر ماہ مارچ تک کام دیتا ہے - اسٹرابیری کے پودے اس ماہ مین سرسبز اور پھیلتے ہوئے ہوتے ہین جن مین کہین کہین پھول نمودار ہو جاتے ہین -

نوٹ نمبر ۱۰۱ - اس ماہ مین امرود - شریفہ - بیر - کاغذی لیمون - لیمون شیرین - کی فصل

انجیر، ناسپاتی - بیر، انگور کے درختون کی قطع برید کرنا چاہیئے -

۱۰۱
آرائیشی پودے

گلاب کی کیاریون مین گوبر کی تازی کھاد بطور ہلکی تہ کے ڈالنا شروع کی جائے۔

"گل داؤدی" کی بہار ختم ہوجاتے ہی گملون سے نکال کر ان کی جڑون کو ذخیرہ مین نصب کردیا جائے۔

ذیل کے پودون کو اگر اس موسم مین تراش دیا جائے تو زیادہ مفید ہوتا ہے:

"اللے منڈاس" Allamandas.

"بی گونیاس" Bigonias.

"ہمی لیاس" Hamelias.

"ہی بس کس میوٹابس" Hibiscus mutablis.

"ہی بس کس روزاسائی نن سس" Hibiscus rosa sinensis.

" " سیریاکس" Hibiscus syriacus.

بقیہ نمبر ۱۰۱ - ہوتی ہے نارنگی - کولا - سنترا - اس ماہ مین ترش ہوتا ہے - گنے کی فصل شروع ہوجاتی ہے - کیلے بھی پال لگانے کی قابل ہوتے ہین -

۱۰۱
آرائیشی پودے - اس ماہ مین گلاب اور گل داؤدی کانڈی ٹفٹ آسٹر خوب بہار پر ہوتے ہین

Jasminium.	"جیس مینیم"
Jatropha panduraefolia	"جٹروفا پان ڈورسے فولیا"
Lagerstromias.	"لے جرس ٹرومیاس"
Lantanas.	"لین ٹیناس"
	"مے اسے نیاس"
Malvaviscus Arboreus.	"ماوے وسکس آربوری اس"
Ixoras.	"اکسوراس"
	"کوٹس کوالس"
Tecomas	"ٹکوماس"
Brunsfelsias	"برن فل سی آس"

ماہ فروری[۱۰۳] کی ترکاریان
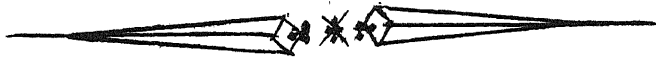
ولایتی ترکاریون کی کاشت اس ماہ مین بہت کم کی جاتی ہے - البتہ جو

نوٹ نمبر ۱۰۳ - ماہ فروری مین جملہ اقسام کی ترکاریان جنکے نام کا ذکر ماہ جنوری مین کیا گیا ہے اس ماہ مین بھی بدستور بہار پر ہوتی ہین - آسٹرابیری مین پہل شروع ہو جاتے ہین - جملہ موجودہ ترکاریون کی آبپاشی جلد جلد کرنا چاہیئے تاکہ خراب نہ ہون اس ماہ مین زیادہ گرمی نہین ہوتی ہے تاہم

کیاریوں میں پہلے سے موجود ہوتی ہیں اُن کی معقول سیرابی کی ضرورت ہوتی ہے۔

"کاہو" "رائی" اور "کرس" کی کاشت اس ماہ میں بھی کیجا سکتی ہے

جو مٹر کے درخت تخم کے لئے چھوڑ دئے گئے ہوں اُن میں پانی کی ضرورت نہیں ہے بیج پختہ ہو چلیں تو خفیف سیرابی کر دینا چاہیئے۔

"پھل"[۱۰۳]

"لوکاٹ" "ناسپاتی" "بیر" "آم" کے درختوں میں پھل آجانے پر معقول سیرابی کی جائے۔

"اننناس" کی گوڑائی کی جائے، اور پانی دیا جائے۔

"وے نیلا" کے پھولوں کے اندر کی جھلی کو کسی چمٹی سے اُتار لینا چاہیئے تاکہ پھل لانے کے قابل ہو جائیں۔

تربوز کی تخم ریزی کی جائے۔

بقیہ نمبر ۱۰۳۔ گرمی کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اسلئے جلد جلد پانی دینا لازمی ہو جاتا ہے۔

اس ماہ میں جدید کیاریاں تیار کر کے کھاد مٹی سے ٹھیک کر کے کدو گول۔ لوکی۔ بھنڈی۔ کریلا تربوز۔ چلول بوتے ہیں دو ہفتے وار پانی دیتے ہیں۔ جو ماہ مئی اور جون میں اچھی طرح سے تیار ہو کر کارآمد ہوتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۰۴۔ اس ماہ میں امرود۔ نارنگی۔ لیمو۔ بیر۔ شریفہ۔ کیلا پہلے سے تیار رہتا ہے۔

آرایشی پودے[105]

"آرکڈ" کے پودے جن کو جدید گملون اور باسکٹون مین منتقل کرنا ضروری ہو اُسکے انتظام کا یہ بہترین زمانہ ہوتا ہے۔

"ہویاس" بڑھنا شروع ہوجاتے ہین۔ پورانے گملونکی کچھہ مٹی بدل دی جاتی ہے۔ یا اُن کو جدید گملون مین رکھا جائے۔ اُن مین جڑ ووے نکلنا شروع ہوتے ہین اور ایک درخت کے متعدد درخت ہوجاتے ہین ذیل کے پودون کے گملے بدل دئے جائین۔

"کلے ڈی مس" Caladiums.

"اے رم پک ٹم" Arum pictum.

"مے نٹ ٹیا کارڈی فولیا" Manettia cordifolia.

"سرٹو پیرا فلے وا" Cyrtopera flava.

بقیہ نمبر ۱۰۴ - انجیرمین چھوٹے چھوٹے پھل آجاتے ہین۔ انگورمین پھول آنے شروع ہوجاتے ہین پانی اچھی طرح دینا چاہیئے۔

نوٹ نمبر ۱۰۵ - ماہ فروری مین فصلی پھول مثل آسٹر۔ پٹونیا۔ فلاکس۔ انٹرہینم۔ دائیلٹ خوب بہار پر ہوتے ہین۔ چوتھے دن ضرور آبپاشی ہونا چاہیئے اور کونڈیون مین اگر ہون تو روزانہ آبپاشی ہونا چاہیئے۔ گانٹھہ دار جڑین مثل نرگس ہیاسنتھس گلی ڈی اولس

ہائی بس کس جرّل ڈی اے نس " Hibiscus Jerroldianus

"گلوری اوسا سوپربا" Gloriosa superba

"کری نم" Crinum

"گل ابّا" Globba

"پنکریٹی ام" Pancratium

"ال پی نیا" Alpinia

"ہی ڈی کی ام" Hedychium

ہپ پی اس ٹرم" Hippeastrum

کم فی ریا" Kæmferia

کیاریون کے حاشیون پر

"پٹونیا" Petunia

"فلاکس" Phlox

سال پی گلوسس" Salpiglossis

کے پودے نصب کئے جائین۔

"پوئن سیانا" Poinciana اور

"ٹکوما" Tecoma وغیرہ کے تخم پودے

بقیہ نمبر ۱۰۵ سے تیار ہوتے ہین۔

جائیں۔ چند اقسام کے گلاب جن میں قلمیں نومبر میں لگائی گئی ہیں ان کو گملوں میں نصب کر کے سایہ میں رکھا جائے۔ اور معقول سیرابی کی جائے۔

گلاب کے درختوں کا اس زمانہ میں دابہ کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے

ماہ مارچ کی ترکاریاں[۱۰۶]

اس ماہ کے وسط میں مرچوں کی کیاریوں سے پورانی مٹی نکال کر جدید مٹی میں پورانی کھاد ملا کر ڈال دینا چاہیئے۔ اور خوب پانی دیتے رہنا چاہیئے۔

گاجر اور چقندر کو اکھاڑ کر خشک مٹی گملوں میں بھر کر آئندہ استعمال کے لئے رکھا جائے۔

پیاز اکھاڑ کر جمع کر لی جائے

بالائی صوبہ جات میں اس ماہ کے آغاز میں ولایتی کدو کی کاشت کر دینی چاہیئے

گوبھی توڑ لینے کے بعد ان کے ٹھونٹھ کو کھیت میں چھوڑ دینا چاہیئے۔

---

[۱۰۶] ماہ مارچ کی ترکاریاں۔ اس ماہ میں جملہ انگریزی ترکاریوں کے خاتمہ کا وقت آجاتا ہے سخت اور بدمزہ ہو جاتی ہیں۔ تاہم ان کو تر رکھنا چاہیئے زیادہ خشک نہ ہونے دے گرڈلی۔ بھنڈی۔ خرفہ بو دیا جاتا ہے۔ دیسی بینگن بھی کام دیتے ہیں۔ ٹماٹو۔ بھی کارآمد ہوتے ہیں۔ اس ماہ میں اقسام ککڑی گول و دراز کی کاشت کرنی چاہیئے۔

اور برابر پانی دیتے رہنا چاہیئے تاکہ آیندہ چیل کر چھوٹے چھوٹے تھوڑے بہت
پھول آجائیں جو کہ کچھ دنون تک کام مین لائے جا سکتے ہین۔
ولایتی "سیج" Sage کافوری اور "تائم"
"دار پا" کے خشک پتے جمع کر کے بوتلون مین بھر لیے جائین۔
سایہ دار جگہ مین اجواین خراسانی کی کاشت کی جائے۔

پھل

لیچی پختگی پر آئے گی۔ پرندون سے بچانے کے لئے درختون پر جال ڈالنے
کی ضرورت ہوگی۔

ماہ مارچ کے پھل۔ اس ماہ مین آم مین بہت چھوٹی چھوٹی کیریان پیدا ہو جاتی ہین ارنڈ ککڑی پکنا
شروع ہوتی ہے۔ نارنگی شیرین ہو جاتی ہے۔ چکوترہ قابل صرف کے تیار ہو جاتا ہے کیلے بھی وقتاً فوقتاً
تیار ہوتے رہتے ہین۔ انجیر درختون مین بہت چھوٹے چھوٹے ثمر دار ہوتے ہین انگور مین پھل
آجاتے ہین فالسے مین پھول آکر چھوٹے چھوٹے پھل موجود ہوتے ہین۔ لیچی مین چھوٹے چھوٹے
پھل نمودار ہو جاتے ہین۔ آڑو مین بھی پھل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین لیمو شیرین عمدہ
حالت مین ہوتا ہے۔ لیمو ترش ختم ہو کر جدید چھوٹے چھوٹے پھل نمودار ہوتے ہین۔ گنے کی
فصل بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ اور آیندہ سال کے واسطے اسکی کاشت کر دیجاتی ہے
رس بھری خام ہوتی ہے۔

آڑو - ناسپاتی، آم، انگور کی معقول سیرابی کی جائے "وے نیلا"
Vanilla کے پھولون کے اندر کی جھلی کو کسی چھٹی سے اُتار لینا چاہیئے تاکہ
پھل لانے کے قابل ہوجائین۔

بیل کے درختون سے پرانی شاخین تراش دی جائین۔

عمدہ قسم کے خربوزون کے بونے کا زمانہ بنگال اور بالائی ہندوستان
مین یہی ہوتا ہے۔

کیلے کے درختون سے پُرانے چھلکے اُتار لیئے جائین، اور جڑون
سے پرانی مٹی نکال کر کھاد آمیز نئی مٹی ڈال دی جائے اور پانی خوب
دیا جائے۔

آرائشی پودے

"ڈہلیاس" کی سیرابی بند کردیجائے۔ اور جب ان کے ڈنٹھل خشک
ہوکر گرجائین تو پوٹیون کو اکھاڑ کر خشک مٹی یا بالو مین دبا کر کسی غیر مرطوب
گودام مین رکھدی جائین۔

ماہ مارچ کے آرائشی پودے - اس ماہ مین تمامی فصل بہار پر ضعف غالب ہوتا ہی انکی خزان
شروع ہوجاتی ہے ان پھولون کے تخم کو خشک کرکے اسٹور مین رکھنا چاہیئے گانٹھ دار درخت
مثل نرگس - ہیاسنتھس - اے نی مون - رانن کیولس - ٹیولپ کی بہار ختم ہوجاتی ہے

دیگر اقسام کے "آکسے لیس" *Oxalis* پودون کے ساتھ بہی وہی عمل کیا جائے۔

"گلاک سی نیا مےکیولیٹا۔ *Gloxinia maculata*

"بی لی ام انگی فولیم *Lilium longifoliam* اور

ریی چارڈیا ای تہی اوپی کا" *Richardia Ethiopica* کی سیرابی بند کردی جاوے۔ اور جب اُن کے ڈنٹھل خشک ہوجائین توگملون کو مع "بلب" کے بلاکسی دست اندازی کے اسی طرح اُٹھا کر اکتوبر تک کسی غیر مرطوب مقام مین رکھدو۔ دیگر اقسام کے "بلب" دار پوٹی دار پودون کے ساتھ بہی یہی عمل کرنا چاہیئے۔

آرایشی جھاڑ مثلاً:۔

بوئن سیٹیا" *Poinsettia*

"ہلمس کی اول ڈیا" *Holmskioldia*

"ہے مل ٹونیا" *Hamiltonia.*

"فلوگے کن تہس" *Phologacanthus*

ایفی لن ڈرا" *Aphelandra.*

بقیہ نمبر ۱۸۔ انکی آبپاشی کو آہستہ آہستہ بند کرنا چاہیئے۔ کلیڈیم کی گانٹھون کو اسٹور سے نکالکر کوٹہدیو تھین کہاد مٹی بھر کر لگانا چاہیئے۔ کروٹن اریلیا نپاکس۔ ایران تہی مم مین جدید پتونکی آمد کے لئے کونپلین نکلنے کا آغاز ہوتا ہے۔

''بڈلیا'' Buddlea

''تھن برجیا'' Thunburgea

''کیشیا ایلے ٹا'' Cassia alata

جو پھل دے چکے ہون اُن کی پورانی شاخون اور ڈنٹھلون کو خوب تراش دینا چاہیئے۔

''ایوفوربیا جیک کیوای نی فلورا'' Euphorbia Jacquiniflora کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ کیا جائے۔ اور گملے مین بالو بھر کر اُن کی قلمون کو اسمین دبا کر کسی سایہ دار جگہہ مین رکھدیا جائے۔ اور معقول سیرابی کی جائے ان سے نفیس پودے نکلین گے۔ ''وربی ناس'' Verbenas کے عمدہ پودون کو گملے مین بھر کر بارش مین سایہ دار جگہہ مین رکھے جائین۔

۱۰۹
ماہ۔ اپریل کی ترکاریان

ترکاریون کی اس ماہ مین کاشت نہین کی جاتی۔

۱۰۹ ماہ۔ اپریل کی ترکاریان ماہ اپریل کی ابتدا مین بھی کدو۔ گرٹلی۔ ککڑی۔ کھیرا۔ بویا جاتا ہے پیست کی مکا بھی بوئی جاتی ہے۔ اس ماہ مین رس بھری تیار ہو جاتی ہے۔ اسٹرابیری سے بھی پھل حاصل ہوتے رہتے ہین جو اس ماہ کے آخر ہونے پر ختم ہو جاتے ہین۔ خرفہ بھی بویا جاتا ہے پودینہ بھی اسپر

مرچون کی خوب آبپاشی کرتے رہو۔
پیاز کے تخم جمع کرو۔

پھل

تربوزون کی خوب سیرابی کرو۔
"اسٹرابیری" کی آبپاشی گرمی کے موسم مین کرتے رہو۔

آرایشی پودے

"گلے ڈی اولس" Gladiolus اور دیگر بلب دار

بقیہ نمبر ۱۰۹ – ہوتا ہے اور ماہ فروری کی بوئی ہوئی ترکاری مثل گرابلی – خرفہ شروع ہوجاتی ہے
ان کی آبپاشی جلد جلد ہونا چاہیئے۔
ماہ اپریل کے پھل – اس ماہ مین آم کی کیریان بڑی بڑی ہوجاتی ہین ارنڈ ککڑی خوب پکتی ہے۔ انجیر
کا پھل پختہ ہونا شروع ہوجاتا ہے انگور کے دانہ بڑے ہوتے ہین لیکن خام رہتے ہین۔ آڑو بھی
خام رہتا ہے مگر پھلون پر رنگ آجاتا ہے۔ لوکاٹ کی فصل ہوتی ہے۔ فالسہ شروع ہوجاتا ہے
تربوز خام ہوتے ہین۔ ان سب کی آبپاشی جلدی جلدی ہونی چاہیے – تاکہ پھلے پھولے اور بڑا ہو۔
آرایشی پودے – آرایشی درختان متعلقہ فرن گھر کو دن مین چند بار خوب پانی دینا چاہیے
اور مہینے سے غسل دینا چاہیئے اور جن گرین باؤسون پر سایہ نہو اُن پر چق یا کھجور کے پتے یا نرسل

پودون کی پتیان مرجھانے لگین گی - جن گملون مین وہ ہون اُن کو اُٹھا کر کسی سایہ دار مقام پر رکھدیا جائے - اور اُس وقت تک وہان رکھے رہین کہ جدید گملون مین بھرنے کا زمانہ آجائے -

"اے کی مے نیز" Achimenes مین نمو شروع ہوجائے تو گملون مین بھردو - اور گملون کے اوپر آجائین تو پانی خوب دینا چاہیئے

۱۱۲ ماہ مئی کی ترکاریان

"مرچ پہ" اپنی بہار پر ہوتا ہے اِس کی کیاریون مین خوب پانی دینا چاہیئے -

بقیہ نمبر ۱۱۱ - یا کپڑے سے سایہ کرنا چاہیئے ورنہ درختان گرم ہوا سے جھلس جائین گے کلیڈیم مین خوشنما ورنگ برنگ کے پتے نکل آتے ہین -

جس قدر بلبس ہون اُن کو سایہ مین خشک کرنے کے بعد بحفاظت اسٹور مین رکھنا چاہیئے

زنیان کے پھول کی بہار دوپہر کے وقت خوب ہوتی ہے اس ماہ مین یہان گرمی زیادہ ہوتی ہے لانون پر خشکی آجاتی ہے - سبزی کم ہوجاتی ہے اس لئے اگر تیسرے یا چوتھے روز اون کو تر کرے تو خوب سبز رہین گے ورنہ گرم موسم کے اثر سے بیلا اور ہوا پن آجاتا ہے اور باغ کے تمامی درختون کی کونڈیان مثل کروٹن - اریلیا - بگونیا ایران تی مم - اور پام کی اقسام کو دھوپ سے ہٹا کر درختون کے سایہ مین رکھنا چاہیئے رقبہ باغ مین جسقدر درختان پھلدار بار آور وغیر بار آور ہون آب پاشی کرنی چاہیئے - ورنہ خشک ہونگے -

ماہ مئی کی ترکاریان - ماہ مئی مین بھی دیسی ترکاریون کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے گڑیلی - کدو - کھیرا

ہندوستان کے پیدا شدہ "کاہو" کی تخم ریزی کی جائے۔

آخر ماہ مین ہندوستانی ترکاریان مثلاً مختلف قسم کی سیم، کھیرا، ککڑی، کدو، ٹِھنڈا۔ بھنڈی۔ اور بیگن وغیرہ کے بیج بوئے جائین۔

ادرک۔ ارار وٹ۔ ہاتی چاک، گھیان۔ شکر قند۔ ٹی پی او کا کے پودون کو نصب کیا جائے۔

پھل[113]

انناس کی سیرابی کرتے رہو۔

بقیہ نمبر ۱۱۲ ۔ بھنڈی۔ اور سیت کی مکا کے بونے کا سلسلہ جاری رکھتے ہین۔ ماہ مارچ مین بوئی ہوئی گرٹھلی اس ماہ مین کام دینے لگتی ہے۔ خرفہ بھی برابر کام دیتا ہے رس بھری بھی پھل دیتی ہے۔ اسٹرابیری کا پھل بہت کم ہو جاتا ہے۔ جولائی کی بھاجی شروع ہو جاتی ہے۔ جاڑے کے بوئے ہوئے بیگن اسوقت تک برابر پھل دیتے رہتے ہین۔ یہان پر اس ماہ مین کسی انگریزی ترکاری کی کاشت نہین ہوتی۔

[113] ماہ مئی کے پھل ۔ اس ماہ کے آخر مین خال خال تخمی آمون کی شاخ ۔ کا گزنا شروع ہوتا ہے جم ود خام رہتا ہے رام پھل گدرا جاتا ہے۔ گلابی جامن بھی خام رہتی ہے۔ انگور بھی خام رہتے ہین۔ آڑو اس ماہ کے آخر تک گدرائے ہوئے رہتے ہین۔ لوکاٹ کی فصل کم پڑجاتی ہے لیموترش سبز اور قدرے رس دار ہوتے ہین۔ ارنڈ ککڑی پکتی رہتی ہے۔ انجیر کے پھل زیادتی کے ساتھ پکنے شروع ہوجاتے ہین

ہر قسم کے پہلدار درختون مین "بغلی پیوند" "گوٹی" اور دابہ کرنے کے لیئے یہ زمانہ زیادہ موزون ہوتا ہے۔

۱۱۴ آرائیشی درخت

چہوٹے اور منتخب قسم کے جو پودے موجود ہون انکی سیرابی خوب کرتے رہو۔

بقیہ نمبر ۱۱۳ - اس ماہ مین کیلون کی پال گھاس مین نہین لگانا چاہیئے او پل جاتے ہین کیلے کی گھڑ درخت سے اوسوقت تراشے جب چند پہل اوس کے درخت مین پیلے ہو جائین اور گھڑ کو اندہیرے مکان مین لٹکا دے چار یا پانچ روز کے اندر بلا پال یک کر زرد ہو جاتی ہین ہر فار یوڑی مین چہوٹے چہوٹے پہل آجاتے ہین اٹرا یعنی گلگل جو بہت ترش ہوتا ہے اوسکو تراش کر اوسکے بیج نکال کر ذخیرہ کرنا چاہیئے۔ اس ماہ مین یہان اس درجہ گرمی پڑتی ہے کہ گوٹی اور پیوند کا کام ہرگز نہین ہو سکتا جہانتک ممکن ہو سکے درختان ثمردار و شرلیس بوشیر کی خوب آبپاشی کرتا رہے اس ماہ کی گرمی اور دہوپ نقصان پہونچاتی ہے اس ماہ مین کیلے کے درختون کو ضرور پانی دے ورنہ خراب ہو جاتے ہین گنے کے کہیت مین برابر پانی دیتے رہنا چاہیئے۔

ماہ جون کی ترکاریان - اس ماہ مین بچے ہوئے فلاکس، اور پانزی اور وربنیا کو خوب پانی دینا چاہیئے یہ آبپاشی ساڑہے آٹھ بجے صبح تک ہوتا چاہیئے اور اخیر دن مین بعد پانچ بجے کے دو مرتبہ آبپاشی ہونی چاہیئے۔

ماہ جون کی ترکاریان[115]

بھٹا اور معمولی ہندوستانی ترکاریون کی کاشت اس ماہ مین بہی کی جاسکتی ہے
ولایتی ترکاریون مین کسی کام کی ضرورت نہین ہوتی۔

"پھل"[116]

آم کی گٹھلیان پیوند کرنے کے لئے بودی جائین، گوٹی" دابہ" اور پیوند اس ماہ
مین بہی کیا جاسکتا ہے۔ اور قلمین لگائی جاسکتی ہین۔

آرایشی درخت[117]

گل داؤدی کے جڑوے جو جنوری مین لگائے گئے ہین وہ اب بڑھ کر پودے

بقیہ نمبر[114]۔ گرین ہاؤس مین برابر درختون کو غسل دینا چاہیئے اور سیرابی کا زیادہ خیال رکھے
ماہ جون کی ترکاریان[115]۔ ماہ جون مین بہی دیسی ترکاری و بہاجی جن کا ذکر ماہ مئی مین کیا گیا ہے
کاشت کیجاتی ہے۔ شکر قند اور ادرک کے لگانے کا بہی انتظام کیا جاتا ہے۔
پھل جون[116]۔ اس ماہ مین آم کی فصل شروع ہوجاتی ہے۔ جمرود۔ آڑو۔ رام پھل پختہ ہوجاتے
ہین۔ انگور بہی پختہ ہوجاتے ہین۔
آرایشی درخت جون[117]۔ اس ماہ مین بدستور فرن ہاؤس کی آبپاشی اور غسل دینا درختون کو

ہوجاتے ہین۔ ذخیرہ سے اکھاڑ کر ان کی جڑون کو علیحدہ علیحدہ کر کے گملون مین نصب کر دینا چاہیئے۔ اور تاوقتیکہ بارش نہ ہوجائے، عمدہ اور چیدہ پودون کو سایہ مین رکھا جائے۔

گملون کو زمین سے بلندی پر رکھدینا چاہیئے، تاکہ اِن کے سوراخون مین سے کیڑے نہ داخل ہوسکین۔

گرم ملک کے پودون کی قلمین لگائی جائین۔

بارش شروع ہوجانے کے بعد فوراً ہر ایک کیاری کو دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ پانی ٹھیرتا تو نہین ہے۔ اور فوری نکاس کی تدابیر کرنا چاہیئے۔

جولائی

اِس ماہ مین زیادہ قسم کی ہندوستانی ترکاریان مثلاً بیگن، پرول۔ کھیرا۔ ککڑی۔ اور مختلف قسم کی بیلدار سیم اور کدو کے بیج بوئے جاتے ہین۔

بقیہ آرائشی درخت جون بقیہ ۲۹۸ ۔ جاری رکھنا چاہیئے۔ گل مہندی۔ اور گل گیندی کا ذخیرہ کرنا چاہیئے ڈہلیا کی گانٹھین اور کنیا کو بھی لگانا چاہیئے۔ یہان پر بعد ۱۵ جون کے بارش کا آغاز سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے اس ماہ مین گل داؤدی کے لگانے اور کیاریون کی نالیون کو درست اور صاف کرنا چاہیئے تاکہ جو بارش آنے والی ہے اوسکا پانی اون نالیون مین ٹھہرنے نہ پاوے خارج ہوتا رہے۔

ماہ جولائی کی ترکاریان۔ اس ماہ مین مرچ۔ السی کی پود لگائے اروی (گھیان) اور سیم بونا

"ارا روٹ"، اورک" ہلدی، ہاتی چک کی گوڑائی کر دینا چاہیئے۔

پھل

عمدہ قسم کے اناس کے درختون کے بالائی حصہ کو جو قلم کیے جائین، ان کو ضایع نہ کر دیا جائے۔ بلکہ گملون مین بالو بھر کر نصب کر کے سایہ مین رکھدیا جائے۔ اگر ٹھیک طور پر ان کی آبپاشی ہوتی رہے تو عمدہ پودے ان سے تیار ہو جائین گے۔

آڑو۔ بیر۔ نارنگی۔ لیمو کے درختون مین چشمہ باندھنے کے لئے یہ موسم زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

ہندوستانی ترش پالک اور "گوزبیری" کے بیج بوئے جاتے ہین۔

بقیہ ماہ جولائی کی ترکاریان۔ چاہیے۔ بارش کی مکا دیسی شلجم دیسی مولی اونچی زمینون پر کھیرا۔ پھوٹ اور بانس پتی کی بہاجی ہموار سطح پر بوئی جاتی ہے۔ اور بٹھاری باغات مین ٹماٹو کی پود تیار کرتے ہین۔ پودینہ کی کیاری مین پانی نہ ٹھہرنے دینا چاہیے ورنہ وہ گل جائے گا اس ماہ مین رجگرہ سرخ وسفید کی بہاجی تیار ہوتی ہے۔

پھل۔ جولائی مین آم کی فصل آخر ہوتی ہے۔ بارش کی فصل کے امرود اور کمرکہ خام ہوتی ہے۔ ہرفاریوڑی کی فصل ختم ہوتی ہے اس ماہ مین آم کے پیوند اور ڈلے باندھنا چاہیئے اور جڑ بڑوے نکال کر لگانا چاہیئے۔

آرائشی پودے

"امارانتھس"	*Amaranthus*
"گل مہندی"	
"مرغ کیس"	
"کسم"	
"ڈیلیا"	*Dahlia*
"دھتورا"	

آرائشی پودے۔ اس ماہ مین گل داودی کے درخت کیاریون سے نکال کر کونڈیون مین لگاتے ہین اور یہی زمانہ یہان گل داودی کے جڑوے نکالنے کا ہوتا ہے اس ماہ مین شرپس اور بوشینز کی قلمین کہلے ہوئے میدان مین اونچی کیاریان بناکر لگاتے ہین۔ سرو اور شمشاد کے ڈبے بہی تیار کیے جاتے ہین۔ آسٹر کی پود اونچے مقام پر بوکر اوسپر سایہ کرکے تیار کرنا چاہیے۔ ورنہ بارش کے پانی سے گلجائے گا تو ربنیا بونا چاہیے۔ وربنیا کے جڑوے نکال کر کونڈیون مین لگائے اور بارش کے پانی سے اوسے بچائے فرن گھر کے درختون کے غسل کو بند کردینا چاہیے درختان گرین ہاوس جنکی شاخین آڑی ٹیڑھی ہون اونکی کاٹ چھانٹ کرنی چاہیے۔ بارش کا پانی گرین ہاوس کے اندر بھرنے نہ پائے سب سے بڑا کام یہ ہوتا ہے کہ اس ماہ مین تمامی آرائشی ونمائیشی درختون کو جو کونڈیون مین لگے ہوئے ہوتے ہین۔ اون کی کہاد اور مٹی کو تبدیل

"ڈی آن تھس" Dianthus

"آئی پومیا ربرو کی ریولیا" Ipomœ rubro-cœrulea

"مارٹی نیا ڈی این ڈرا" Martynia diandra

"نکنڈرا فائی سالو آئے ڈس" Nicandra physaloides

"تماکو"

"گل دوپہریا"

"کیواے ماک لٹ" Quamoclic

"تل"

"فلاکس ڈرم منڈ ڈی آئی" Phlox Drummondii

"سورج مکھی"

"گل گیندی"

ان درختون کے تخم بوئے جاتے ہین۔

"ڈہلیا" کی پوٹیان جو گملون مین مٹی یا بالو رکھ کر گاڑدی گئی ہین اگر جڑین پھوٹنا شروع ہو گئی ہون توان کو فوراً دوسرے جدید گملون مین نصب کر دیا جائے۔

"گلاکس ای نا" Gloxinia کو دوسرے گملہ مین نصب کرنے کی ضرورت ہو گی۔

نشیبی بنگال مین گلاب مین چشمہ باندھا جاسکتا ہے۔

اِس موسم مین ہر قسم کے ملایم اور سخت لکڑی والے گرم ملک کی پودون کی قلمین لگائی جاسکتی ہین مثلاً

"کولی لیس" Coleus

"ڈی فن بے کی آس" Diffenbachias.

"گل عجائب" Habiscus وغیرہ

مختلف قسم کے گلاب کی قلمین بخوبی اس موسم مین لگائی جاسکتی ہین۔

اگست

"کرس" کے بیج گملون مین بو کر کسی سایہ دار جگہہ مین رکھنا چاہیے بیج دیر سے اوگین گے۔ لیکن ضروری ہے کہ تا اختتام بارش اکتوبر تک ان کو سایہ مین رکھنا چاہیے۔ بعد ازان باہر لایا جائے۔

نارنگی کی قلمین اس زمانہ مین جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔

"مرچوبہ" کی تخم ریزی کردی جائے تاکہ اکتوبر تک کیاری مین پودے تیار

ماہ اگست ۔ ماہ اگست مین مکا کے کھیتون اور کھیرا اور پھوٹ کے کھیتون کو سیم کے برہون کو بارش کے کیچڑے سے صاف کرنا چاہیے تاکہ کیاریون اور کھیتون مین بارش کا پانی ٹھہر سکے ورنہ جو کاشت اوسمین ہوگی وہ گل سڑ جاویگی اس ماہ مین کوئی ترکاری نہین بوئی جاتی۔

ہوکر نصب کئے جاسکیں - چھوٹے قسم کے "ٹماٹو" کے بیج بوئے جائیں -

پھل

آڑو، بیر- ناسپاتی - نارنگی - لیموں ، کے درختوں میں کامیابی کے ساتھ تشبیبی بنگال میں چشمہ باندھا جاسکتا ہے -

امرود - شریفہ اور انار کے پھلوں میں باریک ململ کی تھیلیاں پرندوں اور کیڑوں سے حفاظت کے لیئے باندہ دی جائیں -

اننّاس کے پودے یا پھونٹا یا جڑوی لگانیکا یہ موسم زیادہ موزون ہوتا ہے -

آرائشی درخت

اس ماہ میں گلاب کے درختوں میں چشمہ لگایا جاسکتا ہے بیلدار گلاب اور دیگر گرم ممالک کے پودوں کی قلمیں شیشے کے چوکھٹے کے سایہ میں نصب کیجائیں -

---

پھل ماہ اگست - نارنگی اور لیموں شیریں بڑے بڑے ہوجاتے ہیں اونکو برساتی کیڑے ڈنک مارتے ہیں جس کے اثر سے پھل گل کر گرجاتے ہیں - محفوظ رکھنے کے لئے مہوہ کے پتے کے دونے بناکر پھلوں پر چڑھاتے ہیں - بارشی امرود تیار ہوجاتا ہے مگر پھیکا اور بدمزہ ہوتا ہے - شریفہ میں پھل آجاتے ہیں مگر کہیں بھی سبز ہوتی ہیں چونکہ یہ کامل بارش کا مہینہ ہے اس لیئے اس مہینے میں یہاں پیوند کا کام کیا جاتا ہے

آرائشی درخت - اس ماہ میں گل مہندی - گل گیندی - ٹورنیا - امارانتھس - گل شبو -

ستمبر

مٹر کی تخم ریزی کی جائے۔

گوبھی - کرم کلا - گانٹھ گوبھی، اور ہاتی چوک، گملون مین کاشت کر کے سایہ مین رکھدے جائین - تاکہ بارش ختم ہوتے ہوئے کھلی کیاریون مین نصب کرنے کے لائق پودے تیار ہو جائین -

بقیہ پھل گشت - کنیا بہار پر ہوتے ہین ڈھلیا مین بہی پہول آجاتے ہین - کنول ویولس - الوبیا - اور عشق پیچا کے بیج بوئے جاتے ہین جو ماہ نومبر و دسمبر مین خوب بہار پر ہوتے ہین - انکی کیاریون مین پانی ٹھہرنے نہ پاوے - ورنہ خراب ہو جاوینگے - انکی جو کونڈیون مین لگائی جاتی ہے اس ماہ مین خوب پہولتی ہے - گلاب کے درخت ذریعہ ڈبہ تیار ہو سکتے ہین - اس ماہ مین گلاب پر چشمہ نہین چڑھایا جا سکتا - بارش کیوجہ سے سڑ جاتے ہین وہ آرکڈ جو یہان بہوپال کے جنگلات مین پایا گیا ہے - اور یہان کے باغات مین اوسکو لا کر لگایا ہے - اسی مہینہ مین خوب پہولتا ہے اوس کا ہلکا گلابی پہول جو مثل گلہری کے دُم کے ہوتا ہے بنہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

ماہ ستمبر - یہان ماہ ستمبر مین خوب بارش ہوتی ہے اسلئے ہر قسم کی انگریزی ترکاریون کی عام طور پر کاشت نہین ہو سکتی ہے - البتہ کرم کلا - گانٹھ گوبھی - پہول گوبھی کی پود تیار کیجاتی ہے جسکی بیحد حفاظت کرنا پڑتی ہے - بارش مین پود بہت گلتی ہے جو کچھ بچ جاتی

پھل

"آرڈو" کے بیج جو اس ماہ مین بودے جائین گے تو ماہ فروری مین پھوٹ آئین گے اور چشمے باندھنے کے لئے اگست مین تیار ہو جائینگے -

ناریل کے درخت کے نیچے کی سب پتیان تراش دی جائین -

آرائشی درخت

"آس ٹر" Aster

"ہارٹ سیز" Heartsease

بقیہ ماہ ستمبر - جاتی ہے اُس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ماہ نومبر کے آخر مین ترکاری کام کے لایق تیار ہوتی ہی پہاڑی باغیچہ مین جہان پر بارش ہونے کے بعد پانی بالکل نہین ٹھہرتا ہی ان مقامات پر شلجم - مولی - گاجر - ٹماٹو - دلیسی بیگن - مٹر فرینچ بین مین بوئی جا سکتی ہین - جنکو کوئی نقصان نہین ہوتا - اور کرم کلا - گانٹھ گوبھی و گوبھی کے پود کو قرینہ پر لگا دیتے ہین جو آغاز نومبر تک تیار ہو جاتے ہین -

پھل - اس ماہ مین نارنگی لیمو شیرین - کے پھلون پر قدرے زردی آجاتی ہے - نارنگی ترش اور لیمو شیرین - پھیکا ہوتا ہی - کاغذی لیمون سبز رنگ خوب رسیلے ہوتے ہین امرود کی درختو نمین چھوٹے چھوٹے پھل نمودار ہو جاتے ہین جو آئندہ موسم سرما مین پختہ ہونے والے ہوتے ہین -

آرائشی درخت - اس ماہ مین بھی گل مہندی - ٹورنیا - امران ٹھس - ڈہلیا خوب پھولتے رہتے ہین

سینی ریریا" Cineraria کے بیج بودیئے جائیں
کلی نکالنے مین ان درختون کو بہت عرصہ درکار ہوتا ہے۔
بنگال مین گل منہدی کے بیج اس ماہ کے شروع مین بوئے جائین ۔
"گل سوسن" اور دیگر اقسام کے "آکس لس"
مین بالیدگی شروع ہوجاتی ہے - ان کو گملون مین لگادینا چاہیے - اور جب
زمین کے اوپر آجائین تو ان کو باہر کھلی جگہہ مین رکھا جائے۔

بقیہ آرائشی درخت ۔ رہتے ہین - گل داؤدی کی شاخون کو قلم کرنا چاہیے - اس عمل سے
پھول بڑے ہوتے ہین - بگونیا کے پختہ پتون کو ریت مین لگاکر بیل گلاس کے نیچے - یا گلاس
ہاؤس مین رکھنا چاہیے اس طرح سے بہت سے درخت بگونیا کے تیار ہوجاتے ہین -
کلیڈیم خزان پہ ہوتی ہے -
گرین ہاؤس کے اندر کی کیاریان جنکی مٹی اور کھاد - بے اثر ہوجاتا ہے اوسکو تبدیل کردینا
چاہیے -

اس ماہ مین درختون کی کونڈیون کے اندر کیچوے اور سیاہ رنگ کی الیان پیدا ہوجاتی ہین -
جن سے درختون کو بہت بڑا نقصان پہونچتا ہے - یہ کیچوے اور الیان کونڈیون کی مٹی کو
کھاکر اتنا بول وبراز کرتے ہین جس سے مٹی مین کوئی اثر باقی نہین رہتا آخر کار درخت ضایع
ہوجاتے ہین اس لئے بعد معائنہ کونڈیون مین ہرتال یا سنکھیا یا دھتورے کا جوش دیا ہوا پانی دینا
چاہیے تاکہ یہ مہلک کیڑے ضایع ہوجائین -

اکتوبر

بارش ختم ہونے کے بعد ہی زمین کو تیار کرکے شلجم، گاجر، مٹر، سیم، ولائتی سیم، کاہو، چقندر، پالک، انگریزی پیاز، کو بو دینا چاہیئے۔

بنگال مین ولائتی کھیرے کے بیج اور امریکہ کے کدو کے بیج بوے جائین کھلی ہوئی کیاریون مین پھول گوبھی۔ کرم کلا۔ گانٹھ گوبھی، ہاتی چاک اور مرچوں کے چھوٹے پودے لگا دینا چاہیئے۔

پھل

آسٹرابیری کے لئے کیاریان تیار کرنی چاہین۔ اور ان مین اس کے

ماہ اکتوبر۔ اس ماہ مین بارش کم کم ہوتی ہے۔ اس لئے پھول گوبھی۔ کرم کلا۔ گانٹھ گوبھی شلجم کا ذخیرہ اونچی اونچی کیاریان کھاد اور مٹی کی بنا کر تیار کرنا چاہیئے اور کچھواڑہ کی زمین مین مولی۔ گاجر۔ دھنیا۔ سویا۔ پالک۔ بونا چاہیئے۔ جو فصل سے اول دسترخوان پر آوے کیونکہ اسوقت موسم بارش کی ترکاریان خزان پر ہوتی ہین تاہم کچھہ کچھہ کام کے لائق ہوتی ہین جو آئندہ دو ہفتہ بعد اکھاڑ کر پھینکدی جاتی ہین اور دوسری از سر نو کیاریان تیار کرکے بیگن۔ ٹماٹو فرنچ بین۔ سلاد۔ لگا یا جاتا ہے۔

پھل اکتوبر۔ اس ماہ مین امرود خام ہوتے ہین۔ نارنگی گو زرد ہوتی ہے تاہم ترش ہوتی ہے۔ لیمو شیرین قدرے زرد ہو جاتے ہین۔ کاغذی لیمو بھی زردی مائل ہوتے ہین۔ کمرکھ کا پکنا

پودے لگادیے جائین۔

بالائی صوبہ جات مین سن تیار ہو جاتا ہے۔ کاٹ کر جمع کرلیا جائے ورنہ سردی سے نقصان پہونچ جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل بیج بو دیے جائین۔

بادام۔ ناسپاتی۔ دیسی اخروٹ۔ بیر۔ اسٹرابیری، ٹری ٹماٹو، بیر۔ چکوترہ۔ دام پی۔ شریفہ، امرود، اٹرا، کھرنی، لیچی۔ آڑو، کواس گس ٹین" Cowa - Mangosteen

آرایشی درخت

نصف ماہ کے بعد قریبًا تمام قسم کے موسمی ولایتی پھولون، بیجون کو گملون مین یا سایہ دار اونچی کیاریون مین بو دینا چاہیئے۔

جن گملون مین لی لی ام Lilium کے "بلب" ہون ان کو پانی سے نم کرکے قریبًا بارہ گھنٹہ کے بعد جب مٹی پورے طور پر ڈھیلی پڑ جائے تو بلب کو ہوشیاری کے ساتھ نکال کر دوسرے گملے مین لگا دینا چاہیئے۔

بقیہ پھل۔ شروع ہو جاتا ہے۔ ان درختون کے جمینون کی زمین تر ہوتی ہے اسکو اپنی حالت پر رہنے دے۔ خشک ہونے پر گوڑنا چاہیے اور تھانے بناکر پانی دے۔

آرایشی درخت۔ اس ماہ مین آسٹر کو ذخیرہ سے نکالکر بدلتے ہین گل داودی کی کونڈیون مین گوڑا دیکر تازی کھاد دیتے ہین فرن ہاوس کے درختون کی کونڈیون مین تھوڑی تازی

بالائی ہندوستان مین عموماً گلاب کے پودون کو تراش دینا چاہیے۔

ہے یاسنتھ۔ Hyacinth

اُ سے نی مون " Anemone

رانن کیولس " Ranunculas. اور مختلف

اقسام کے " نارسسس " Narcissus.

" آئی رس " Iris.

اکسیا Ixia

کے بلب جو ولایت وغیرہ سے روانہ کیے جاتے ہین وہ اس موسم مین یہان پہونچتے ہین - اور گملون مین بھرنے کا ان کے یہی زمانہ ہے۔

ذیل کے پودون کو ازسرنو گملون مین نصب کرنا چاہیے۔

" الائی ساسٹاری روڈررا "

" ان ٹرہی نم۔ Antirrhinum

" کارنے شن " Carnation.

" سن ٹراڈی نیا " Centradenia

" کولم بائن " Columbine

" پن زی Pansy

بقیہ آرائشی درخت - کھاد دینا چاہیے تاکہ درختون کو قوت پہونچے۔

Franciscea	" فرن سس سیا "
Geranium	" جی رانی ام "
Geum	" جی یم "
Habrothamnus.	" ہب رو تھم نس "
Heliotrope.	" ہیلیو ٹروپ "
Hydrangea	" ہائی ڈرن جیا "
Iris.	" آئی رس "
Linum.	" لی نم "
Lophospermum.	" لو فس پرمم "
Pink	" پنک "
Plumbago rosea	" پلم بیگو روزیا "
Scabious	" اس کے بی اس "
Sweetwilliam	" سویٹ ولیم "
Verbenas.	" وربناس "

بالائی والی لیسٹ ہندوستان مین روشون اور راستون کی مرمت کرادیجائے

Violet

نومبر

ترکاریان

مٹر - ولایتی سیم - شلجم - گاجر - مولی - کاہو - چقندر - رائی - کرس - کے تخم دوبارہ ترکاریان حاصل کرنیکے لئے بوے جائین۔

کبھی کبھی شلجم - گاجر، اور چقندر کے زائد پتون کو توڑ دیا جائے۔

پھول گوبھی کرم کلا، گانٹھ گوبھی، کاہو، اور کرس، کے پودے نصب کردئے جائین۔

مٹر کے پودون مین قبل گرنے کے ٹیکے لگادے جائین۔

آلو کی گوڑائی کرادی جائے۔

رتالو استعمال کے قابل تیار ہو جاتے ہین۔

ترکاریان ماہ نومبر - اس ماہ مین کچھواڑہ کی زمین کو خوب ہل بکھر سے جوت کر چھوڑ دے اور ایک ہفتہ بعد پھر ہل بکھر لگاکر کیاریان بنادے اور کھاد اچھی طرح دیکر گانٹھ گوبھی - کرم کلا - پھول گوبھی کی پود کو قرینہ پر لگادے - گاجر - مولی - فرنچ - بین - مٹر دیسی بیگن - چقندر - کی تخم ریزی کرے سویا - پالک - میتھی - پودے لوسن کی کاشت بھی اس ماہ مین ہوتی ہے رس بھری کے بیج کا ذخیرہ اور پودینہ کی کیاریون کو درست کرے - اس ماہ مین وہ ترکاری کام آتی ہے جسکی کاشت ماہ اکتوبر دسمبر مین کیگئی تھی۔

پیاز کی گانٹھیں گاڑدی جائین تاکہ اپریل تک بیج تیار ہوجائین پودینہ کی پودھ اُکھاڑ کر دوسری تازی مٹی مین خوب کھاد دیکر نصب کی جائے۔

پھل

اِس ماہ کے آخر تک آم، آڑو۔ ناسپاتی اور انگور کی جڑون کی مٹی کو کھود دیا جائے اور پانی بالکل بند کر دیا جائے۔ تاکہ پتے جلد گرجائین، اور پھلنے والی شاخون کی لکڑی پختہ ہوجائے۔

آرایشی درخت

ہر قسم کے گلاب کی قلمین لگانے کا یہ بہت عمدہ موسم ہوتا ہے۔ اور خاص کر ٹھنڈے ملک کے گلاب کی قلمین ضرور لگا دینا چاہیئے۔

پھل۔ اس ماہ مین امرود تیاری پر ہوتا ہے۔ نارنگی۔ لیموشیرین استعمال مین آنے لگتا ہے۔ لیمو ترش بھی زرد ہوجاتا ہے۔ چمنون مین آٹھوین دن پانی دے۔

آرایشی درخت۔ ۱۵۔ نومبر کے بعد سے گلاب کی جڑون کی مٹی کھود کر اونکو کھول دینا چاہیئے اور دو تین ہفتہ تک کھلا رہنے دے۔ تاکہ آفتاب کی تمازت جڑون کو گرمی پہونچاے اور رطوبت دور ہو۔ بیکار جڑون کو مناسب طور پر کاٹے بعدہٗ کھاد دیکر گلابون کو قلم کرے اور پانی دے گل داؤدی کے درختون مین کلیان چٹخنے لگتی ہین۔ وایلٹ کی کھاد مٹی تبدیل کرکے درست کرے۔

"عقیق البز" کے اقسام کو کھود کر اور اُن کی جڑون کو علیحدہ علیحدہ کرکے دوسری جگھہ لگادیئے جائین۔

دسمبر

مولی - رائی - ہالون - کاہو - مٹر اور سیم کو دوسری فصل کے لیئے بودیا جائے

بقیہ آرائشی درخت - گیسنیرا - اکمنی - کلیڈیم - کے پانی کو بند کردے ڈہلیا کا پھول خشک ہو چلتا ہے اسلیئے اوسے تراش کر اوسکی قلمین لگادے اس ماہ مین تمامی موسم سرما کی پہلوار بوئی جاتی ہے - اور جن پہلوارونکا اول ذخیرہ کرنا ہوتا ہے اونکا ذخیرہ کیا جاتا ہے -

باغبان اپنے تجربہ کے مطابق ان چیزون کو بوتے ہین - فرن ہاوس کے درخت سکون مین ہوتے ہین اون کی نشو و نما رک جاتی ہے - اس لئے اونکو زیادہ پانی نہ دے -

مشاہدہ پر پانی دینے کی ضرورت معلوم ہو تو دیا جائے بارش کا پانی کہا کر مختلف اقسام کے فرنون کے پتے میلے اور بدنما ہو جاتے ہین ان کی شاخون کو قلینچی سے تراش دے سردی کا آغاز ہو جاتا ہے اسلیئے گرین ہاوس پر کچھہ کپڑے سے سایہ کرنی چاہیئے - تاکہ سردی کا اثر درختون پر نہ پڑے اگر گرین ہاوس کے درختون مین پانی دینے کی ضرورت محسوس ہو تو بجائے باسی اور سرد پانی کے تازہ پانی کم مقدار مین دے - بیگونیا - فٹونیا - آرکڈ - سینٹ پالیا سیکسی فریگا ان ایسی چیزون کو گلاس ہوس مین رکھکر گرمی پہنچائے میرے نزدیک اس ماہ مین بیس مختلف اقسام کی کونڈیون مین لگادے تو مناسب ہے - گل شبو کو کھود کر اسکی گانٹھون کو اسٹور مین رکھے -

ماہ دسمبر - اس ماہ مین انگریزی ترکاریان قریب قریب سب قسم کی تیار ہو جاتی ہین لیکن سلسلہ قایم

گانٹھ گوبھی، کرم کلاّ ۔ پھول گوبھی، اور کرس کے پودے لگائے جائین۔
پہلے کے بوئے ہوئے کرس زمین سے استعمال کے لئے اکھاڑنے کے
قابل ہوجاتے ہین۔ کرس، کدو، مولی اور مرچوبہ کے پودون کی آبپاشی خوب کیجائے
سابق کے بوئے ہوئے مرچوبہ کے درختون کو پانی نہ دینا چاہیئے۔ تاکہ
خشک ہوجائین۔

پھل

ٹٹوہ کو جمع کرلیا جائے۔
گوزبیری کی خوب آبپاشی کیجائے۔

بقیہ ماہ دسمبر۔ رکھنے کے لئے مکرر تخم ریزی بھی ولایتی ترکاریون کی کرتے ہین۔ اس ماہ مین یہان
میدانی اور پہاڑی باغات مین ترکاریان تیار ہوجاتی ہین۔ صرف اسقدر اختلاف ہوتا ہے کہ
پہاڑی باغیچہ جات اول تیار ہوتے ہین اور میدانی باغات مین بعد کو ترکاری کی فصل شروع
ہوتی ہے۔ اوران ولایتی ترکاریون کا سلسلہ آیندہ مارچ تک قایم رہتا ہے۔
پھل۔ یہان پر پھلون کے درختون مین آٹھوین دن آبپاشی کرنی چاہیئے تاکہ فصل امرود
نارنگی۔ لیمون شیرین۔ کمرکھ۔ لیموترش شاداب ہون اور چکوترہ گداز ہو۔ یہان پر برف باری نہین
ہوتی اسلیئے ہفتہ وار آبپاشی کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔

ممالک متحدہ مین شب کے وقت درختون کو چھپا دینا چاہیئے، ورنہ سردی سے ان کو نقصان پہنچے گا- اور پھل پختہ نہ ہونگے۔

Bilimbis کے چھوٹے پودون کو سایہ مین گرم مقام پر شب کے وقت رکھا جائے۔

انجیر، اور انگور کے درختون کو تراش دیا جائے۔

اِس ماہ کے آخر مین جن پھلدار درختون کی جڑ مین کھول دی گئی ہون ان مین تازی مٹی اور کھاد دیکر بند کر دیا جائے۔

آرایشی درخت

"الائے سیا سائی ٹری اوڈورا" Aloysia Citriodora

آرایشی درخت- اس ماہ مین گل داؤدی خوب شباب پر ہوتی ہے موسمی پھلوار مثل اسٹر- فلاکس- کانڈی ٹفٹ- نس ٹرٹیم- لینم- ننیانیٹ- اسٹاک- فرنچ مری- گولڈ- وائیٹ پھال پر ہوتے ہین- لارکس پر کے درخت ایک ایک فٹ کے ہوجاتے ہین- پاپی بھی کلیان دیتا ہے- جرانیم مین بھی کچھہ کچھہ پھول آجاتے ہین- انگریزی اقسام کے گلاب کا پھولنا شروع ہوجاتا ہے کوری آپ سس- خوب پھولتا ہے- سالویا کی بھی بہار ہوتی ہے- پنک اور پٹونیا بھی کچھہ کچھہ پھول دیتے ہین- بہرحال اس ماہ مین بہت اقسام کی پھلوار بہار دیتی ہے- پینزی سے چھوٹے چھوٹے پودے ہوتے ہین- جو آیندہ ماہ مین جاکر پھولین گے- اسی ماہ مین مختلف

"ہلیوٹروپ" Hiliotrope

"جے رے نی یم" Geranium.

"کارے لشم"

"پنک" Pink

"ہبروتھم نس" Habrothamnus

"ورناس" Verbenas. کی قلمین لگائی جائین۔ اور

"ایرم پک ٹم" Arum Pictum.

گس نراھوبی فلورا" Gesnera tubiflora

"اسپرنکی لیا" Sprekelia

کلے ڈی ام Caladium. اور دیگر اقسام کے بلب دار پودون کو خشک ہونے دیا جائے۔

ممالک متحدہ مین شب کے وقت:۔

"ہلیوٹروپ" Heliotrope.

بقیہ پھل - اقسام کے بلبس کو لگاتے ہین میرے نزدیک بلبس کو نومبر مین لگائے تو بہتر ہے لیکن اکثر دسمبر مین بھی لگاتے ہین درختستان گرین ہاؤس سکون مین ہوتے ہین اون کی نشوونما مین سردی کیوجہ سے رکاوٹ ہوتی ہے - اسلیئے آبپاشی بعد غور کرنا چاہیئے - پانی تازہ دس گیارہ بجے دن کو دے۔

"ٹروپی اوئم" Tropoeolum.

"کینری کری پر" Canary Creeper. اور منہدی وغیرہ کے چھوٹے
پودوں کو کسی چیز سے ڈھک دیا جائے۔

"اک سوراجاوانی کا" Ixora Javanica

پلم بے گو" Plumbago

"ہویاس" Hoyas.

"وے نیلا" Vanilla کے پودے جو گملوں میں رکھے
ہوں ان کو برآمدے میں رکھدیا جائے۔

جلد بڑھنے والے پودے مثلاً :-

"برووّلیا" Browallia

"لناریا" Lenaria

کیوفیا" Cuphea

"منیا یٹ Mignonette

فرنچ میری گولڈ" French marigold اور

"کان ول ویوس میجر" Convolrutus major
بیج بوئے جائیں۔

"جرمن اسٹر" German Aster.

"کانی سی نی راریا" Cinerarias. اور
"پینزی" Pansy کو عمدہ کھاد دیکر
گملے بدل دئے جائیں۔

(شمالی ہندوستان کے کوہستانی باغات کے دوازدہ ماہی کام)

ماہ جنوری کی ترکاریان

ترکاریون مین کبھی کام کی ضرورت نہین ہوتی - برف سے تمام زمین ڈھکی رہتی ہے - ایسی حالت مین کوئی ترکاری زندہ نہین رہ سکتی اس لئے ترکاریون کے باغیچہ مین سب کام بند رہتا ہے -

پھل

یہی کیفیت پھلون کے باغ کی ہوتی ہے - مین واقف نہین ہون کہ کوہی مقامات پر شیشے کے مکانات مین پھل پیدا کئے جاتے ہون لیکن اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ پیدا کئے جاتے ہین تو پچاس سے ساٹھ درجہ تک یکسان ٹمپریچر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہوگی -

پھول

پھول کے باغات مین جو حصہ کھلا ہوا ہوتا ہے وہ برف سے ڈہکا ہوتا ہے

اس مین کوئی درخت نصب نہین کیا جاسکتا - یہ فرض کرلیا گیا ہے کہ جو درخت ”گرین ہاؤس“ یا ہاٹ ہاؤس مین ہو سکتے ہین ان کے لئے یہ دونون اسباب موجود ہین، دوسرے درخت مثلاً گلاب وغیرہ جو کھُلے ہوئے حصہ باغ مین ہوتے ہین اپنر معقول سایہ ہونا چاہیئے، احتیاط رکھنی چاہیئے کہ شب کے وقت پچاس درجہ سے کم کی گرمی نہونے پائے - اس زمانہ مین کیڑے مکوڑون کو دیکھتے رہنا ضرور ہے - اگر پیدا ہو گئے ہون تو ان کو ضائع کردینا چاہیئے، ورنہ موسم تبدیل ہونے پر وہ نقصان پہنچانے لگین گے -

ماہ فروری کی ترکاریان

عموماً اس ماہ مین بہ نسبت دوسرے مہینون کے زیادہ برف گرتی ہے لیکن ہوشیار باغبان کو لازم ہے کہ گملون اور صندوقون اور دیگر چوڑے ظرف و شیشہ کے چوکھٹون مین جن مین نیچے سے گرمی پہونچائی جاسکتی ہے - ترکاریون کے بونے کی تیاریان کرتا رہے - برف کا گرنا اس کا مانع نہ ہوگا نیچے کی گرمی سے مراد صرف گرم کیاریون سے ہے جو زمین سے اونچی بنائی جاتی ہین - اور جن مین گملے اور چوڑے منھ کے کونڈے وغیرہ کنارے تک گاڑ دئے جاتے ہین - گاجر، شلجم - سلاد - کرم کلاّ - پالک - کاسنی - مرچ بہ - مولی - کرس کے تخم بو دینا

چاہییں - اگر شیشے کے چوکٹے موجود نہ ہون تو گملے، کونڈے اور صندوقون
کو گرین ہاؤس یا اسٹور مین رکھنے چاہین -

پھل

اس ماہ کے ختم ہوتے ہوتے پھل کے درختون مین پھر جان واپس آتی ہوئی
معلوم ہوگی - جڑون سے تمام کچرہ نکال دینا چاہیئے - اور ان کے چارون طرف
سے مٹی کھود کر نکال دینے کی تیاری کرنا چاہیئے، یہ اُس وقت تک نہ کیا جائے
جب تک کہ برف گرنے کی امید بالکل قطع نہ ہو جائے - اگر موسم کے جلد شروع ہونے
کے آثار ہون تو سیب - ناسپاتی - زرد آلو، اور "آلوچہ" کے درختون کو اس ماہ
کے آخر مین تراش دیا جائے - اور کھاد دیدی جائے -

"اسٹرابیری" کے لئے کیاریان بنائی جائین، اور ان مین اس کی پودھ
نصب کردی جائے -

پھول

اس ماہ کے آخر سے پھول کے باغات مین کام کا زمانہ شروع ہو جائیگا -
انگریزی موسمی پھولون کے بیج گملون اور طشتریون مین بوئے جائین اور علی الخصوص
Calceolaria "کال سی اُو لے رِی آ"

" سینی رار یا "	Cineraria
" ہارٹ سیز "	Heartsease
" آسٹر "	Aster.
" لارکس پر "	Larkspur.

اس لئے کہ ان کے درخت بہ نسبت دوسرے قسم کے پودون کے عمدہ مین تیار ہوتے ہین - اگر برف کا گرنا منقطع ہوگیا ہو تو گلاب "جی رانیم" اور "فیوشیا" کے پودون کو تراش دیا جائے - اور ان کی قلمین بالو مین دبا کر کسی سایہ دار مقام پر رکھدی جائین - "جی رانیم" "فیوشیا" اور گلاب کے گملون مین تبدیلی مٹی کے لئے یہ زمانہ زیادہ موزون ہوتا ہے -

باہر کی کیاریون اور روشون کو دیکھنا چاہیئے - اور کچرہ وغیرہ سے صاف کرا کر مٹی کی گوڑائی کرا دی جائے - اور درخت و پودے نصب کرنے کے لئے تیار کر لینا چاہیئے -

ماہ مارچ کی "ترکاریان"

کوہی مقامات کے باغات مین یہ مہینہ باغبانون کے لئے زیادہ عدیم الفرصتی کا ہوتا ہے - قریبًا نصف ماہ گذر کر جو ترکاریان گزشتہ ماہ مین بوئی گئی ہین وہ اِس

قابل ہوجاتی ہین کہ ان کو سایہ سے اکھاڑ کر کھلی کیاریون مین لگادیا جائے۔ اور انہین ترکاریون کی کاشت دوبارہ فصل کے لئے پھر کردیجاے۔ مٹر سیم ٹماٹو، سالسی فائی، چقندر، پیاز، کرم کلاّ۔ اور گانٹھ گوبھی کے تخم سایہ دار کیاریون مین لگائے جائین، یا گملون، کونڈیون اور صندوقون مین بودی جائین۔

پھل

اس ماہ مین پھل دار درختون کو کاٹ چھانٹ دینا چاہیے۔ چھانٹنے کا طریقہ ہر ایک پھل کے درخت کے بیان مین کیا جائے گا، صرف اسقدر یاد رکھنا چاہیے کہ جو کچھہ کارروائی درختون کے ساتھ اس وقت کی جائے گی اس کا عمدہ اثر ان کے پھلون پر یقیناً پڑے گا۔

"پھول"

اس ماہ مین گرین ہاؤس اور "اسٹوؤ" کو ازسرنو درست کرلینا ضروری ہے۔ "جی رانیم" "فیوشیا" گلاب، "ہائی ڈرن جی اس Hydrangea. بی گونیا وغیرہ کی قلمین لگادی جائین تو عمدہ ذخیرہ درختون کا تیار ہوجاتا ہے۔

"ہے یاسنتھ" Hyacinth.

"نارسی سس" Narcisus.

Gladiolus. "گلی ڈی اولس"

Tulips "ٹیولپ"

Ranunculus. "رانن کیولس"

Anemone. "اے ٹومون"

Spiroeas. "اس پے ریاس"

Ixias. "اکسیاس"

"اس پارکس اس" Sparaxis. اور مختلف اقسام کے سوسن کے پودون کو گملون مین یا روشون مین مٹی کی کھاد دیکر نصب کر دے جائین۔

گلاب کے پودون کو اگر وقتاً فوقتاً رقیق کھاد دیدی جائے تو حیرت ناک اثر اوس پر ہوتا ہی، جرانیم، اور فیوشیا کو بھی اسی قسم کی کھاد کیاریون مین کبھی کبھی دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اس ماہ کے آخر مین موسمی پھولون کے چھوٹے چند روزہ پودون کو دوبارہ اُکھاڑ کر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لے جانا چاہیئے۔

Calceolaria. "کال سی اولی ریا"

Cinerarias "کالی نی رے ریا"

Heartsease "ہارٹ سینز"

اس قابل ہو جاتے ہین کہ ان کو مستقل طور پر جہان لگانا ہو لگا دیا جائے ایک بات کا خیال رکھا جائے کہ ہوا اور روشنی ان کو معقول پہنچتی رہے۔ اسکی بہترین تدبیر یہ ہے کہ ان کے اوپر پارچہ کا شامیانہ تان دیا جائے ان کو پانی دینے مین کوتاہی نہ کرنا چاہیئے، اور ہفتہ مین ایک بار رقیق کھاد کا ہلکا لوشن دیدیا جائے اگر اس زمانہ مین ایسے موسمی پھولون کے درختون کی معقول نگہداشت کی جائے تو آئیندہ چل کر خوب بہار دکھاتے ہین۔

فرن کے گملون کو بغور دیکھ لیا جائے۔ اگر ان کے بدلنے کی ضرورت ہو تو بدل دئے جائین۔ بہت قسم کے ملایم اور نازک پودے جو شیشون کے چوکٹون کے نیچے لگائے جاتے ہین ان کو دوسرے گملون مین نصب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سدابہار " فلاکس "	Phlox
" کارنے شن "	Carnation
" پی کوٹی "	Picotee
" ہائی رن جیا "	Hydrangea.

کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہوگی، پورانی مٹی نکال کر نئی مٹی ڈال دینا چاہیئے پورانی اور سڑی شاخون، و پتون کو دور کر دیا جائے اور قلمین لگا دی جائین۔

شام سے صبح تک سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے احتیاط رکھی جائے
کہ گرین ہاؤس اور "اسٹوو" کا ٹمپریچر زیادہ گھٹنے نہ پائے۔

ماہ-اپریل کی ترکاریاں

یہ بھی کام کا مہینہ ہوتا ہے، باغبان لوگ سخت عدیم الفرصت رہتے ہیں
جن ترکاریوں کی تخم ریزی ماہ گذشتہ میں کی گئی ہے ان کی تخم ریزی پھر کی جائے
جو پودے ایک جگہ سے اکھاڑ کر کیاریوں میں لگائے گئے ہیں ان کی معقول
سیرابی کرتے رہو۔

آسٹرابیری میں پختگی آ چلی ہوگی، پانی خوب دیتے رہو ورنہ پھل چھوٹے اور
بدمزہ ہوں گے۔ دوسرے پھل کے درختوں کو کافی طور پر پانی ملنا چاہیئے۔

پھول

گلاب، جیرانیم اور فیوشیا کے پودے تیزی کے ساتھ بڑھتے ہوں گے
ان کی خوب سیرابی کرتے رہو وقتاً فوقتاً رقیق کھاد کا دینا مفید ہوتا ہے۔ اور
خاص گملوں اور کونڈیوں کے گلابوں میں رقیق کھاد ضرور دی جائے۔

ڈہلیا۔ کے بلب کو دیکھتے رہنا چاہیئے ان کو پورانے گملوں سے نکال

تازی اور کھاد آمیز مٹی گملون مین بھر کر ان کو لگا دیا جائے مٹی جسقدر زیادہ زرخیز اور زوردار ہوگی، اوسی قدر اچھا ہے۔

"کلے ڈی ام" Caladium.

"ایلو کے سی اس" Alocasias.

"گیس نیراس" Gesneras.

"گلاکس ای نی ئس" Gloxinias. ان کی گانٹھون کو گملون مین لگا دیا جائے۔ گلاب

"جے رانیم" Geranium. فیوشیا Fuchsia اور "بیگونیا" Bigonia وغیرہ کی قلمین لگا دی جائین۔ تو جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔

ماہ مئی کی ترکاریان

ترکاریون مین کسی خاص قسم کی ضرورت اس مین نہین ہوتی۔ جن ترکاریون کے پودے ماہ گذشتہ مین نصب کر دیئے گئے ہین یا جو حال کے بوئے ہوئے ہین۔ ان مین پانی خوب دینا چاہیئے۔ عموماً یہ مہینہ بہت خشک ہوتا ہے۔ اگر پانی پورے طور پر نہ دیا گیا تو جڑون کے خشک ہو کر چھوٹے رہ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے

امریکہ کی مکہ کی تخم ریزی کردینا چاہیئے۔

پھل

"سیب"، "ناسپاتی"، "آلوچہ" اور "چے ریز"
قریبًا تیاری کے ہون گے، پرندون اور گلہریون سے ان کے پھلون کے بچانے کی تدبیر کرنا چاہیئے۔ اگر پانی کافی مقدار مین دستیاب ہو تو کوتاہی ہرگز نہ کی جائے۔

پھول

اس زمانہ مین "گرین ہاؤس" اور اسٹوڈین پچکاری کا استعمال ضروری کیا جائے بہت سے موسمی پھولون کے درختون مین پھول آنا شروع ہو جائیگا۔

"سینی ریا س" Cinerarias.

"پینزی" Pansy

"کال سی اولا ایاس" اور Calceolarias.

می میولس Mimulus کو اگر سیراب کرتے رہنے کی ضرورت ہوگی۔

"ہائی ڈرن جی اس" Hydrangeas

مین پالیہ گی آ جلی ہو گی۔ ان کی جڑون کی مٹی کو ڈھیلی کر دیا جائے تو ان کو زیادہ

مفید ہوتا ہے۔ ایک ماہ کے بعد خوب پھول کی بہار دکھاتے ہین۔

جون

اس ماہ مین بھی آیندہ کے لئے ترکاریون کے بیج بوئے جاتے ہین۔ بہت قسم کی ترکاریان قابل استعمال تیار ہو جاتی ہین۔ کرس کی جڑین کھول دی جائین۔

پھل

کوئی خاص کام اس ماہ مین نہین کیا جاتا۔ البتہ درختون مین پانی دیتے رہنا چاہیئے۔ پیوند کے لئے یہ زمانہ زیادہ موزون ہوتا ہے۔

پھول

بہت قسم کے موسمی پھول اور گلاب، "فیوشیا" "جے رانیم" اور رائی ورجنیا خوب پھولتے ہین، پانی خوب دیتے رہنا چاہیئے۔ بیگونیا بہار پر ہوگا۔ اس زمانہ مین اکثر اقسام کے موسمی پھولون کی قلمین لگائی جائین تو جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔ کھلی کیاریون اور سایہ مین رکھے ہوئے درختون مین پچکاری کرتے رہنا ضروری ہے فرن کو بھی سیراب رکھنا بہت ضروری ہے۔

جولائی

برسات شروع ہو جاتی ہے جو بیج اس ماہ مین یا بعد کے مہینون مین بوئے جائین ان کو کھلی ہوئی جگہہ مین نہ رکھا جائے، بلکہ سایہ مین رکھنا چاہیئے۔ تاکہ پانی کی زیادتی سے ان کو نقصان نہ پہنچے، آیندہ فصل کے لئے ترکاریان بھی بوئی جاتی ہین۔

پھل

سیب۔ ناسپاتی۔ الوچہ، پکنے لگتے ہین اور ہر قسم کے نقصانات سے ان کو بچانے کا زمانہ بھی ہے۔ اس ماہ کے آخر مین پہاڑی الوچہ کے تخم بوئے جائین تاکہ چند ولایتی اقسام کے الوچون کے پیوند ان پر لگا دئے جائین۔

پھول

ڈہلیا مین پھول آنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی رقیق کھاد ان کو بہت مفید ہوتی ہے "اسٹلو" اور گرین ہاؤس مین معلق ٹوکریون مین جنگلی فرن اور دیگر اقسام کے

"اے ڈی ان ٹم" Adiantum

"ڈول لیا" Davallias.

"نفرو لی پس ڈف ی" Nephrolepis. Duffi

وغیرہ نصب کر کے اور بیچ مین "بی بیگونیا" لگا دیا جائے تو زیادہ خوشنما معلوم ہوتا ہے، "فیوشیا" سرعت کے ساتھ بڑھتے ہونگے۔ اور تین چار انچھ کے گملون مین کھاد آمیز مٹی بھر کر ان کو نصب کر دیا جائے۔ اور پانی کے نکاس کا انتظام کر دیا جائے۔

"بیگونیا" Begonia

"ڈی فن بے کیاس" Dieffenbachias

"ان تھوری ام" Anthurium.

"ڈرے سی ناس" Dracaênas

"کروٹن" Croton اور

جرے نی ام Geranium فیوشیا Fuchsias.

"ہائی ڈرن جی آ" Hydrangea کی قلمین لگائی جائین، گرین ہاوس اور اسٹو کو دیکھا جائے کہ ان مین کیڑے مکوڑے تو پیدا نہین ہو گئے ہین، جہانتک ہوسکے ان کے اندر ٹمپریچر یکسان رکھا جائے۔

ماہ۔ اگست کی ترکاریان

چونکہ اس ماہ مین یا تو بارش مسلسل ہوتی رہتی ہے۔ یا مسلسل کئی روز تک

بارش بند رہتی ہے - اس لئے کھلی ہوئی کیاریوں مین کوئی تخمریزی نہین کی جاتی کھلی ہوئی کیاریون مین جو چھوٹے پودے گذشتہ مین لگائے گئے ہین - بارش کے پانی سے ان کی جڑین کہل تو نہین گئی ہین - یا اکھڑ تو نہین گئے ہین -

"پھل"

سیب - ناسپاتی - الوچہ پختہ ہوکر توڑ لینے کے قابل ہو جاتے ہین - پھلون کے پختہ ہونے کے بعد درختون مین تکان آجاتی ہے - اس لئے جلد ان کو توڑ لینا چاہیئے اس ماہ مین پیوند لگایا جاسکتا ہے - اورخاص کر آڑون مین چشمہ باندھا جاسکتا ہے -

پھول

بیگونیا - جی رانی ام اور فیوشیا وغیرہ کی قلمین گرم مکان مین بالو مین دبی ہوئی رہنے دیجائین "ہائی ڈرن جی آ" کی قلمین لگائی جائین تو آخر مارچ تک عمدہ پودے تیار ہو جاتے ہین "فیوشیا" اس ماہ مین خوب بڑھ جاتے ہین - ان مین ٹیکین لگادی جائین "ڈھلیا" مین بھی ٹیکون کی ضرورت ہوتی ہے شیشے کے جوکٹے اور گرین ہاؤس وغیرہ کو بغور دیکھتے رہنا چاہیئے یہی زمانہ ہے کہ کیڑے مکوڑے مختلف قسم کے پیدا ہوکر پودون کو نقصان پہنچاتے ہین -

گلاب کے درختون مین چشمہ باندھا جاسکتا ہے - اقسام

Tea ٹی China "چائی نا"
اور "بوربن" Bourbon وغیرہ کی قلمین شیشے کے چوکٹون مین
لگائی جاسکتی ہین۔

ماہ ستمبر کی ترکاریان

اس ماہ کے شروع مین اگر گاجر۔ کرم کلا، اور پہول گوبھی کے بیج کسی سایہ دار جگہہ مین بودئے جائین تو موسم خزان کے ختم ہوتے ہوتے کھانے کے قابل یہ ترکاریان ہوجاتی ہین۔ اگر گنجایش کافی ہو تو دوسری ترکاریان بھی بوئی جاسکتی ہین۔ بیج حاصل کرنے کے لئے اچھے صحتور اور قوی درخت منتخب کرلئے جائین۔

پھل

بعض اقسام کے سیب۔ ناسپاتی اور بیر جو اس ماہ مین پختہ ہوتے ہین۔ ان کو پرندون کے حملون سے بچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پختہ پھل توڑ لینے کے بعد تمام سڑی گلی شاخون اور پتیون کو توڑ لینا چاہیئے، خشک اور پورانی شاخون کو جن مین پھل آچکے ہین۔ ان کو کاٹ لیا جائے اور درخت کی ہر طرف سے

ماہ - اکتوبر کی ترکاریان

کرس کی کیاریون مین تازی کھاد ڈالی جائے ، ہاتی چاک کے بیج جمع کر لئے جائین - اور درختون کو کاٹ دیا جائے - اور جڑون مین تازی کھاد دیدی جائے کاہو، کرس، اور گاجر وغیرہ کے بیج شیشے کے چوکٹون مین بودے جائین - تاکہ موسم سرما مین کھانے کے لایق ہوجائین -

"پھل"

اِس زمانہ مین تمام پھل کے درخت حالت سکون مین ہوتے ہین ، سیرابی بند کردیجائے ، اور کبھی کبھی خفیف پانی دیا جائے ، اس ماہ کے ختم ہوتے ہوتے عام طور پر سب درختون کی شاخین تراش دی جائین ، کوہی مقامات مین اِس طرف بالکل توجہ نہین کی جاتی جو پھل کے درخت اپنے موسم مین نہ پھلے ہون اُن کی جڑون کی قطع برید کردی جائے -

پھول

بہت قسم کے پھول کے درخت اِس زمانہ مین حالت سکون مین رہتے ہین "فرن" Fern.

"گلاک سی نیاس"

"گیس نیراس"

"ڈی فن سبے کیاس" وغیرہ کو

برائے نام پانی دیا جائے۔ گانٹھ دار پودون کو عموماً پانی نہ دیا جائے اور زمین جب خشک ہو جائے اور ان کے "تنے" سوکھ جائین تو ان کی جڑون کو نکال کر با حتیاط خشک بالو یا لکڑی کے برادہ مین دبا دئے جائین۔ اسٹود کا ٹمپریچر خاص کر شب مین بڑھا دیا جائے۔ سوکھے پھولون کے بیج جمع کر لیئے جائین، اور کیاریون کو کھود کر درخت نکال لیئے جائین۔

ماہ نومبر کی ترکاریان

اِس ماہ مین ترکاریون کی کاشت مین زیادہ کام نہین ہوتا۔ ماہ گذشتہ کی بوئی ہوئی ترکاریون کے چھوٹے پودون کو سایہ مین رکھا جائے۔ جو ترکاریان کہ تیار ہو چکی ہین، اور ان کے بیج پختہ ہو گئے ہین ان کے بیجون کو جمع کر لیا جائے۔

پھل

اِس ماہ مین کوئی کام پھلون کے درختون مین نہین کیا جاتا۔ جہان تک

مجھے علم ہے کہ بعض مقامات پر شیشون کے چو کٹھون مین پھل کے درختون کی کاشت نہین کی جاتی - پھل کے نازک پودون کو کھرے سے بچانے کی ضرورت اس ماہ سے شروع ہو جاتی ہے -

پھول

نازک پھول کے پودون کو سردی سے بچانے کا انتظام کرنا چاہیئے - بعض اوقات اس ماہ مین سخت بارش اور پالے کے ساتھ برف بھی گرتی ہے ، گرین ہاؤس وغیرہ کا شب کے وقت ٹمپریچر بڑھا دینا چاہیئے - ورنہ نایاب نازک نفیس پودون کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے - اگر ٹمپریچر ساٹھ درجہ سے کم ہوا تو فرن اور آرکڈ کو سخت نقصان پہنچیگا - تمام پودون کو پانی بہت کم دیا جائے اور بہتون کو قطعی طور پر نہ دیا جائے - اور اس خصوص مین باغبان کو اپنے ذاتی تجربہ اور مقامی ضرورت کے لحاظ سے کاربند ہونا چاہیئے -

ماہ دسمبر کی ترکاریان

اس ماہ مین کسی خاص کام کی ضرورت ترکاریون مین نہین ہوتی بلکہ قریب قریب جن کا تذکرہ ماہ گذشتہ مین کیا گیا ہے انہین کو اس ماہ مین بھی کیا جائے

اگر مناسب ہو تو اکتوبر کی بوئی ہوئی پود کو گرم کیاریوں یا شیشے کے چوکٹون کے نیچے رکھا جائے لیکن میدانی علاقون مین ان مہینون مین ترکاریان، تیار ہوکر بازارون مین بکنا شروع ہو جاتی ہین - اور بآسانی ملنے لگتی ہین - اس لئے زیادہ تردد کی ضرورت نہین -

پھل

اس ماہ مین بھی پھل کے درختون مین کوئی کام نہین ہوتا، برف گرنا شروع ہو جاتی ہے -

پھول

جن کامون کی تفصیل ماہ گذشتہ مین کی گئی ہے، انہین کامون کو اس ماہ مین بھی کیا جائے - جو پھول کہ اس موسم سرما مین پھولتے ہین - انھین بہت خفیف پانی دیا جائے - بقیہ درختون کی سیرابی بالکل بند کردی جائے اور ان کی زندگی قایم رکھنے کے لئے بہت خفیف کبھی کبھی سیرابی کردیجائے -

باب تمبر